Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

انا سکتی یوگ

یعنے

شریمد بھگوت گیتا

مع

گیتا بودھ

از

مہاتما گاندھی

پبلشرز
لاجپت رائے اینڈ سنز تاجرانِ کتب
اُردو بازار۔ دہلی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

Shri Ram

Specimen.

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اناسکتی یوگ

یعنی

شریمد بھگوت گیتا

مع

گیتا بودھ

از

مہاتما گاندھی

اپنے سرگباشی پتا لالہ لاجپت رائے جی کی یاد میں
لاگت قیمت پر چھاپی گئی

پبلشرز

لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب دہلی

قیمت ایک روپیہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مہاتما گاندھی کا ایک پیارا گیت

اُٹھ جاگ مسافر

اُٹھ جاگ مسافر بھور بھئی اب رین کہاں جو سووت ہے
جو جاگت ہے سو پاوت ہے جو سووت ہے سو کھوت ہے

ٹک نیند سے اکھیاں کھول ذرا اور اپنے رب سے دھیان لگا
یہ پریت کرن کی ریت نہیں، رب جاگت ہے تو سووت ہے

جو کل کرنا ہے آج کر لے جو آج کرنا ہے اب کر لے
جب چڑیوں نے چگ کھیت لیا پھر پچھتائے کیا ہووت ہے

ناداں بھگت کرنی اپنی اے پاپی پاپ میں چین کہاں
جب پاپ کی گٹھڑی سیس دھری
پھر سیس پکڑ کیوں رووت ہے

نوٹ:۔ اس کتاب "گیتا بودھ" کے نئی ایڈیشن ہماری فرم نے لاہور میں شائع کئے تھے ہم نے اسکی اشاعت گاندھی جی سے اجازت حاصل کر کے کی تھی۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

تمہید

۱

جیسے سوامی آنند وغیرہ دوستوں کے پریم کے بس میں ہو کر میں نے صرف اظہارِ عقیدت کیلئے آتم کتھا لکھنی شروع کی تھی، وہی بات گیتا جی کے ترجمہ کے متعلق ہوئی ہے۔ "آپ گیتا کے جو معنی کرتے ہیں، وہ معنی تبھی سمجھ میں آ سکتے ہیں، جب آپ ایک بار ساری گیتا کا ترجمہ کر جائیں۔ اِدھر اُدھر کے شلوکوں سے اہنسا وغیرہ ثابت کرنا یہ مجھے تو مناسب معلوم نہیں ہوتا۔" یہ سوامی آنند نے عدم تعاون کے زمانہ میں مجھ سے کہا تھا۔ مجھے اُن کے دلائل میں وزن معلوم ہُوا۔ میں نے جواب دیا کہ فرصت ملنے پر کروں گا۔ پھر میں جیل چلا گیا۔ وہاں تو گیتا کا مطالعہ خاص طور پر بڑے غور و فکر کے ساتھ کرنے کا موقعہ مل گیا۔ لوکمانیہ کا گیان کا بھنڈار پڑھا۔ انہوں نے ہی پہلے مجھے مراٹھی، ہندی اور گجراتی ترجمے پریم سے بھیجے تھے اور مراٹھی نہ پڑھ سکوں تو گجراتی تو ضرور پڑھوں۔ یہ تاکید کی تھی۔ جیل کے باہر تو اسے نہیں پڑھ سکا۔ لیکن جیل میں گجراتی ترجمہ پڑھا۔ اسے پڑھنے پر گیتا کے متعلق زیادہ پڑھنے کی خواہش پیدا ہوئی اور گیتا سے تعلق رکھنے والی کئی کتابوں کی ورق گردانی کر ڈالی ⁂

گیتا سے میرا پہلا تعارف ایڈون آرنلڈ کے منظوم ترجمہ کے ذریعے ۱۸۸۸-۱۸۸۹ء میں حاصل ہُوا۔ اس سے گیتا کا گجراتی ترجمہ پڑھنے کی زبردست خواہش پیدا ہوئی۔ اور جتنے ترجمے ہاتھ لگے، پڑھ ڈالے۔ مگر اس طرح کا مطالعہ مجھے اپنا ترجمہ عوام کے سامنے رکھنے کا حق بالکل نہیں دیتا۔ دوسرے میری سنسکرت کی واقفیت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بہت تھوڑی ہے - گجراتی کی واقفیت علمیت کے حساب سے کچھ نہیں ہے - پھر میں
نے ترجمہ کرنے کی جرأت کیوں کی ؟

گیتا کو جیسا میں نے سمجھا ہے - اسی طرح پر عمل کرنے کی میری اور میرے کئی ساتھیوں کی ہمیشہ کوشش رہی ہے - گیتا ہمارے لئے روحانی تشخیص امراض کی کتاب ہے - اس کے مطابق عمل کرنے میں ہمیشہ ناکامیابیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے - لیکن یہ ناکامیابی ہماری کوشش کے باوجود ہوئی ہے - اس ناکامیابی میں ہمیں کامیابی کی نکلتی ہوئی کرنوں کی جھلک دکھائی دیتی ہے - یہ ننھا سا انسانی گروہ جن معانی کو عمل میں لانے کی کوشش کرتا ہے - وہ معانی اس ترجمہ میں ہیں ؛

اس کے علاوہ عورتیں ، ویش اور شودر لوگ جنہیں صرف تھوڑی سی حرف شناسی ہی ہے - جنہیں اصلی سنسکرت میں گیتا سمجھنے کا موقعہ نہیں ہے ، نہ خواہش ہے - لیکن جنہیں گیتا کے سہارے کی ضرورت ہے - انہیں کے لئے یہ ترجمہ ہے - گجراتی زبان کا تھوڑا علم ہوتے ہوئے بھی مجھے اس کے ذریعہ گجراتی بھائیوں کو جو کچھ میرے پاس سرمایہ ہے ، دیئے جانے کی ہمیشہ زبردست خواہش رہی ہے - میں یہ ضرور چاہتا ہوں ، کہ گندے لٹریچر کی لہر کے زور کے زمانے میں ہندو دھرم میں بے نظیر شمار ہونے والی کتاب کا آسان ترجمہ گجراتی لوگوں کو ملے - اور اس سے وہ اس لہر کا مقابلہ کرنے کی طاقت حاصل کریں -

اس خواہش میں دوسرے گجراتی تراجم کی قدر و قیمت کم کرنے کا خیال نہیں ہے - ان سب کی قیمت اپنی جگہ چاہے کچھ ہو - لیکن ان کی پشت پر مترجموں کے عمل کے تجربے کا دعوے ہو ، یہ بات میرے علم میں نہیں ہے - اس ترجمہ کی پشت پر میرے تیس برس کے عمل کی کوشش کا دعوے ہے - اس سبب سے میں یہ ضرور چاہتا ہوں ، کہ ہر ایک گجراتی بھائی اور بہن جو دھرم کے عمل میں لانے کی خواہش رکھتے ہیں -

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

وہ اسے ضرور پڑھیں۔ غور فرماویں، اِس میں سے طاقت حاصل کریں ؛

اس ترجمہ کے ساتھ میرے ساتھیوں کی محنت موجود ہے۔ میری سنسکرت کی واقفیت بہت ادھوری ہونے کی وجہ سے لفظی معنوں پر میرا پورا یقین نہیں جمتا تھا۔ اس کا خیال رکھتے ہوئے اس ترجمہ کو ونوبا، کاکا کالیکر، مہادیو ڈیسائی اور کشوری لال شروا نے ملاحظہ کر لیا ہے ؛

۲

اب میں گیتا کے معانی پر غور کرتا ہوں ؛

۱۸۸۸-۸۹ء میں جب پہلی بار گیتا کے درشن ہوئے، تبھی میرے دل میں یہ بات آئی، کہ یہ تاریخی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ اس میں جسمانی لڑائی کے بیان کے بہانے سے ہر ایک انسان کے دل کے اندر جو لگاتار کشمکش جاری رہتی ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ انسانی لڑائیوں کی بناوٹ کا خیال اندرونی لڑائی کو دلچسپ بنانے کے لئے فرضی ہے۔ یہ پہلا خیال خاص طور پر، دھرم پر اور گیتا پر گہرا غور و غوض کرنے پر مضبوط ہو گیا۔ مہابھارت کا مطالعہ کرنے کے بعد مندرجہ بالا خیال اور بھی پختہ ہو گیا ؛

مہابھارت کو میں زمانۂ حال کے معنوں میں تواریخ نہیں مانتا۔ اس کے زبردست ثبوت آدی پرب میں ہی ہیں۔ کھلاڑیوں کی غیر انسانی اور معمولی انسانی پیدائش کا بیان کر کے بیاس بھگوان نے بادشاہ اور رعیت کی تواریخ کو دھو بہایا ہے۔ اس میں جن کا ذکر ہے وہ بنیادی طور پر تاریخی ہو سکتے ہیں۔ لیکن مہابھارت میں تو ان کا استعمال صرف دھرم کا درشن کرانے کے لئے ہی کیا گیا ہے ؛

مہابھارت کے مصنف نے انسانی جنگ کی ضرورت کو ثابت نہیں کیا۔ اس کا بے فائدہ ہونا ثابت کیا ہے۔ فاتح سے رونے اور پیٹنے کا کام کرایا ہے، اور دُکھ کے سوا اور کچھ باقی نہیں رکھا ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اس بڑی ضخیم کتاب میں گیتا ممتاز طور پر موجود ہے، اس کا دُوسرا ادھیائے جسمانی جنگ کے ترتیب سکھانے کی عقل سلیم والے کی تعریف سکھاتا ہے، مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ عقل سلیم کے مالک کا دُنیاوی لڑائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا یہ بات اس کی تعریف میں ہی موجود ہے۔ معمولی خاندانی بکھیڑوں کے مناسب یا غیر مناسب ہونے کا فیصلہ دینے کے لئے گیتا جیسی کتاب کا ظہور ممکن نہیں ہے ؛

گیتا کے کرشن مکمل طور پر پاکیزہ مجسم گیان ہیں، لیکن فرضی ہیں۔ یہاں کرشن نام کے اوتاری شخص سے انکار نہیں ہے۔ صرف مکمل کرشن فرضی ہے، مکمل کا اوتار کے پیچھے سے وجود ہوا ہے ؛

اوتار سے مطلب ہے جسم والا خاص شخص۔ سبھی جیو ایشور کے اوتار ہیں لیکن دُنیاوی زبان میں سب کو ہم اوتار نہیں کہتے۔ جو شخص اپنے زمانہ میں سب سے اعلےٰ دھرم والا ہوتا ہے۔ اُسی کو مستقبل میں ہونے والے لوگ اوتار مان کر پُوجتے ہیں۔ اس میں مجھے کوئی بُرائی نظر نہیں آتی۔ اس سے نہ تو ایشور کی بزرگی میں فرق پڑتا ہے، نہ صداقت کو نقصان پہنچتا ہے۔ سہ

آدم کو خدا مت کہو آدم خدا نہیں
لیکن خدا کے نُور سے آدم جُدا نہیں

جس میں دھارمک زندگی اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ ہے، وہ خاص اوتار ہے۔ اس سلسلہ انکار میں کرشن کی شکل میں سولہ کلا سمپورن اوتار آج ہندو دھرم کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے ؛

یہ نظارہ انسان کی آخری پیاری خواہش کا مظہر ہے۔ انسان کو ایشور کی شکل میں آئے بغیر چین نہیں پڑتی، شانتی نہیں ملتی۔ ایشور رُوپ ہونے کی کوشش ہی سچی کوشش اور محض یہی پرشارتھ ہے اور یہی آتم درشن ہے۔ یہ آتم درشن جیسے سب مذہبی کتابوں کا مضمون ہے ویسے ہی گیتا کا بھی ہے۔ لیکن گیتا کے مصنف نے اس مضمون کو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کو ثابت کرنے کیلئے گیتا نہیں بنائی۔ گیتا کا مقصد آتما کے متلاشی کو آتم درشن ہونے کا بے نظیر طریقہ بتلاتا ہے۔ جو چیز ہندو دھرم گرنتھوں میں جگہ جگہ دکھائی دیتی ہے، اُسے گیتا نے کئی طرح سے کئی الفاظ میں بار بار دہرانے کا التزام مانے پر لے کر بھی اچھی طرح بتلایا ہے ؛

وہ بے نظیر طریقہ ہے کرم پھل کا تیاگ ؛

اس مرکزی نقطہ کے چاروں طرف گیتا کی ساری سجاوٹ کی گئی ہے۔ بھگتی گیان وغیرہ اس کے آس پاس تارا منڈل کی طرح سجا دکھلائے ہیں۔ جہاں جسم ہے وہاں کرم تو ہے ہی۔ اس سے کوئی آزاد نہیں ہے۔ پھر بھی جسم کو پربھو کا مندر بنا کر اس کے ذریعے نجات کا حاصل ہونا سبھی مذاہب نے مانا ہے۔ لیکن سبھی کرموں میں کچھ بُرائی تو ہے۔ نجات تو بے عیب کی ہوتی ہے۔ تب کرم کی زنجیروں سے یعنی عیبوں سے کیسے چھٹکارا ہو۔ اس کا جواب گیتا جی نے صاف الفاظ میں دیا ہے ؛

نشکام کرم کرکے، یگیہ کے لئے کرم کرکے، کرم پھل تیاگ کرکے، سب کرموں کو ایشور ارپن کرکے، یعنی من، زبان اور جسم کو ایشور میں ہوم کرکے ؛

لیکن نشکام ہونا، کرم پھل کو چھوڑ دینا، صرف زبانی جمع خرچ سے نہیں ہو جاتا۔ یہ صرف عقلی ڈھکوسلا نہیں، یہ تو دل کو اچھی طرح ٹٹولنے سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ یہ تیاگ کی طاقت پیدا کرنے کے لئے گیان چاہیئے۔ ایک طرح کا گیان تو بہتیرے پنڈت حاصل کئے ہوتے ہیں۔ وید وغیرہ انہیں حفظ رہتے ہیں، لیکن اُن میں سے اکثر عیاشی میں لگے رہتے ہیں۔ گیان کا استعمال خشک پنڈتائی کیلئے نہ رہ جائے۔ اسی لئے گیتا کے بنانے والے نے گیان کے ساتھ بھگتی کو ملا کر پہلا درجہ دیا ہے۔ بھگتی کے بغیر گیان بیکار ہے۔ اس لئے کہا ہے کہ بھگتی کرو، تو گیان مل ہی جائے گا۔ لیکن بھگتی تلوار کی دھار پہ دوڑنا ہے۔ اسی لئے گیتا بنانے والے نے بھگت کی تعریف عقل سلیم کا مالک

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شخص بتلاتی ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ گیتا کی بھگتی کھنڈ وین نہیں ہے ۔ اندھا دھند یقین کر لینا نہیں ہے ۔ گیتا میں بتلائے طریقوں کا بیرونی نمائش یا کاموں سے کم از کم تعلق ہے ۔ مالا، تلک اور، رگھے وغیرہ ذرائع کا چاہے بھگت استعمال کرے، لیکن وہ بھگتی کے نشان نہیں ہیں ۔ جو کسی سے دشمنی نہیں کرتا، جو دیا کا بھنڈار ہے، جو میرے پن سے خالی ہے، جس میں تکبر نہیں، جسے رنج و راحت، گرمی، سردی یکساں ہے، جو معاف کرتا جاتا ہے، جو ہمیشہ قانع ہے، جس سے لوگ نہیں گھبراتے اور جو لوگوں سے خوف نہیں کھاتا، جو خوشی، غمی، خوف وغیرہ سے آزاد ہے، جو پاک ہے، جو کام میں ماہر ہونے پر بھی الگ رہتا ہے، جو پھلے برے کا تیاگ کرنے والا ہے، جو دشمن اور دوست پر نظر رکھنے والا ہے، جسے عزت اور بے عزتی برابر ہے، جسے تعریف سے خوشی اور چغلی سے شکایت نہیں ہوتی، جو خاموش رہنے والا ہے، جو خلوت کی پسند ہے، جس کی عقل قائم ہے وہ بھگت ہے ۔ یہ بھگتی دنیاوی جھنجھٹوں میں پھنسے ہوئے مرد اور عورتوں کے لیے ممکن نہیں ہے ۔

اس سے ہم دیکھتے ہیں کہ گیان حاصل کرنا، کھ مکت ہونا، یہی آتم درشن ہے ۔ آتم درشن اس سے الگ چیز نہیں ہے ۔ جیسے ایک روپیہ دیکر زہر بھی خریدا جا سکتا ہے اور امرت بھی لایا جا سکتا ہے ۔ ویسے ہی یہ نہیں ہو سکتا کہ گیان یا بھگتی سے بندھن بھی لایا جا سکے ، اور نجات بھی ۔ یہاں تو ذریعہ اور مقصد ایک نہیں تو الگ بھاگ ایک ہی چیز ہے ۔ ذریعہ کی آخری حد نجات ہے اور گیتا کا مطلب پرم شانتی ہے ۔

اسی طرح کے گیان اور بھگتی کو کرم پھل تیاگ کی کسوٹی پر چڑھنا ٹھہرا دنیاوی نظر سے خشک پنڈت بھی گیانی مانا جاتا ہے، اسے کوئی کام کرنا ضروری نہیں ہوتا ۔ ہاتھ سے لوٹا تک اٹھانا بھی اس کے لیے کرم کی زنجیر ہے ۔ یگیہ سے خالی جہاں گیانی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مانا جائے۔ وہاں لوٹا اُٹھانے جیسے ناچیز دینوی کام کو بھی جگہ مل سکتی ہے ؛

دنیاوی خیال میں بھگتی کا مطلب ہے ڈھونڈو۔ مالا اُٹھا کر جپ جپنے والا فرصت کا کام کرتے ہوئے بھی اس کی مالا کی رکاوٹ پڑتی ہے۔ اس لئے وہ کھانے پینے وغیرہ لذات حاصل کرنے کے وقت پر ہی مالا کو ہاتھ سے چھوڑتا ہے۔ چکی چلانے یا بیمار کی خدمت وغیرہ کرنے کے لئے ہرگز نہیں ؛

ان دونوں جماعتوں کو گیتا نے صاف سنا دیا ہے کہ "کرم کے بغیر کسی نے کامیابی حاصل نہیں کی۔ جنک وغیرہ بھی کرم کے ذریعہ ہی گیانی ہوئے تھے۔ اگر میں بھی کاہلی چھوڑ کر کرم نہ کرتا رہوں تو ان دنیاؤں کا ناش ہو جائے" تو پھر لوگوں کیلئے تو کہنا ہی کیا رہا؟

لیکن ایک طرف سبھی کرم پھنسانے والے ہیں۔ اکرمیتا کلام نہیں ہو سکتا۔ دوسری طرف سے قالب میں آنے والا کبھی خواہش سے یا خواہش نہ رکھتے ہوئے بھی کرم کرتا رہتا ہے جسمانی یا دماغی سبھی حرکات کرم ہیں۔ تب کرم کرتے ہوئے بھی انسان بندھن سے آزاد کیسے رہ سکتا ہے۔ جہاں تک مجھے پتہ ہے اس گتھی کو جس طرح گیتا نے سلجھایا ہے، اس طرح دوسری کسی بھی دھرم پستک نے نہیں سلجھایا۔ گیتا کا کہنا ہے "کہ پھل سے لگاؤ چھوڑ دو اور کرم کرو۔ امید نہ باندھ کر کرم کرو۔ نشکام ہو کر کرم کرو۔" یہ گیتا کی وہ گونج ہے جو بھلائی نہیں جا سکتی۔ جو کرم چھوڑتا ہے وہ گرتا ہے۔ جو کرم کرتے ہوئے بھی اُس کا پھل چھوڑتا ہے، وہ چڑھتا ہے ؛

یہاں پھل کے تیاگ کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ تیاگی کو پھل نہیں ملتا۔ گیتا میں کہیں ایسے مطلب کیلئے جگہ نہیں ہے۔ پھل کے تیاگ سے مطلب ہے۔ پھل کیلئے پھنساؤ کا نہ ہونا۔ اصل میں تو پھل تیاگ کرنے والے کو ہزار گنا پھل ملتا ہے۔ گیتا کے پھل تیاگ میں لامحدود یقین کا امتحان ہے۔ جو آدمی نتائج کے متعلق سوچتا رہتا ہے، وہ کئی بار کرم یا فرض سے گر جاتا ہے اس کا استقلال جاتا رہتا ہے۔ اسلئے وہ غصّہ کے بس میں ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نامناسب کام کرنے لگتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ایک کرم سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں لگ جاتا ہے۔ نتائج کی طرف خیال رکھنے والے کی حالت وحشیوں میں اندھے ہوتے ہونے کی طرح ہو جاتی ہے اور آخر میں عیاش آدمی کی طرح اصل اور نقل، دھرم اور ادھرم کی تمیز چھوڑ دیتا ہے۔ اور پھل حاصل کرنے کے لئے من مانے طریقوں سے کام لیتا ہے، اور اسے دھرم مانتا ہے ؛

پھل میں پھنس جانے سے ایسے نتائج میں سے گیتا بنانے والے نے بے تعلقی یعنی کرم کے پھل کے خیال کو چھوڑ دینے کا اصول نکالا، اور اسے دنیا کے سامنے نہایت دلچسپ زبان میں رکھا ہے۔ یہ بات عام طور پر مانی جاتی ہے کہ دھرم اور ارتھ ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ تجارت وغیرہ دنیاوی کاروبار میں دھرم کا پالن نہیں ہو سکتا۔ دھرم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دھرم کا استعمال صرف حصول نجات کیلئے کیا جاتا ہے۔ دھرم کی جگہ دھرم اچھا لگتا ہے اور ارتھ (دنیاوی اشیاء) کی جگہ ارتھ۔ میری سمجھ میں گیتا بنانے والے نے اس وہم کو دور کیا ہے۔ اس نے نجات اور دنیاوی کاروبار میں فرق نہیں رکھا، بلکہ برتاؤ میں دھرم کا استعمال کیا ہے۔ جو دھرم برتاؤ میں نہیں لایا جا سکتا، وہ دھرم نہیں ہے۔ میری سمجھ میں یہ بات گیتا میں موجود ہے۔ یعنی گیتا کی رائے کے مطابق جو دھرم ایسے ہو کہ پھل کے بغیر ہو ہی نہ سکیں، وہ سبھی چھوڑنے لائق ہیں۔ ایسا سنہری اصول انسان کو بے شمار دھارمک الجھنوں سے بچاتا ہے۔ اس اصل کے مطابق خون، جھوٹ بدمعاشی وغیرہ کام بہ آسانی چھوڑ دینے کے لائق ہو جاتے ہیں، آدمی کا جیون سادہ بن جاتا ہے، اور سادگی میں سے شانتی پیدا ہوتی ہے ؛

پھل تیاگ کے نتائج سے بے پرواہی کے یہ معنی بھی نہیں ہیں۔ نتائج ذرائع کا خیال اور اسی کا گیان نہایت ضروری ہے۔ یہ ہو جانے کے بعد جو انسان نتائج کی خواہش کئے بغیر ذرائع میں محو ہو جاتا ہے، وہ پھل تیاگی ہے ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اس نقطۂ نگاہ سے غور کرتے ہوئے مجھے معلوم ہوا ہے، کہ گیتا جی کی تعلیم کو عملی جامہ پہنانے والے کو قدرتی طور پر صداقت اور کسی کو نہ ستانا، ان دونوں باتوں پر عمل کرنا پڑتا ہے۔ نتائج کے پھنساؤ کے بغیر نہ تو انسان کو جھوٹ بولنے کا لالچ ہوتا ہے، نہ کسی کو ستانے کا، چاہے کسی ایذا رسانی یا جھوٹ کے کام کو لیا جائے، تو یہ معلوم ہوگا، کہ اس کی پشت پر نتائج کی خواہش ضرور ہے لیکن عدم ایذا رسانی کا ثابت کرنا گیتا کا مضمون نہیں ہے۔ گیتا کے زمانے سے پہلے بھی عدم ایذا رسانی اعلےٰ دھرم مانا جاتا تھا۔ گیتا کو تو عدم پھنساؤ یا بے تعلقی کا اصول ثابت کرنا تھا۔ دوسرے ادھیائے میں ہی یہ بات صاف واضح ہو جاتی ہے ؛

لیکن اگر گیتا کو عدم ایذا رسانی قابلِ قبول ہوتی یا اصول بے تعلقی میں عدم ایذا رسانی خود بخود آ ہی جاتی ہے، تو گیتا کے بنانے والے نے انسانی جنگ کو مثال کے طور پر بھی کیوں رکھا؟ گیتا کے زمانے میں عدم ایذا رسانی کا اصول مانا جانے پر بھی انسانی جنگ ایک معمولی چیز ہونے کی وجہ سے گیتا بنانے والے کو ایسی لڑائی کو بطور تمثیل لیتے ہوئے کوئی جھجک نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے ؛

لیکن پھل تیاگ کی بزرگی پر وچار کرتے ہوئے گیتا کے مصنف کے دل میں کیا خیال تھے۔ اس نے عدم ایذا رسانی کی حد کہاں مقرر کی تھی، اس پر ہمیں وچار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ شاعر معرکے کے اصول دنیا کے سامنے رکھتا ہے۔ اس سے یہ نہیں ہوتا کہ وہ ہمیشہ اپنے اصولوں کی بزرگی مکمل طور پر جانتا ہے، یا جاننے کے بعد انہیں مکمل طور پر زبان میں ادا کر سکتا ہے۔ اسی میں نظم اور شاعر کی تعریف ہے۔ شاعر کی معانی کی کوئی حد نہیں ہے۔ جیسے بتدریج انسان ترقی کرتا ہے، ویسے ہی اعلےٰ کلام کے معانی بھی بتدریج ترقی کرتے رہتے ہیں۔ مختلف زبانوں کی تواریخ کی پڑتال کیجئے تو معلوم ہوگا کہ بے شمار الفاظ کے معنی ہمیشہ نئے نئے ہوتے رہتے ہیں۔ یہی بھگوت گیتا کے معانی کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

متعلق بھی ہے۔ گیتا کے مصنف نے خود خاص معنی والے مشہور الفاظ کے معانی کو وسعت
دی ہے۔ یہ بات گیتا کے ادھر ادھر کے دیکھنے پر بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ گیتا کے زمانے کے
پہلے ممکن ہے۔ یگیہ میں جانداروں کی قربانی جائز رہی ہو، لیکن گیتا کے یگیہ میں اسکی کہیں
ٹوہ تک نہیں ہے۔ اس میں تو جپ یگیہ کو سب سے بڑا مانا گیا ہے۔ تیسرا ادھیائے بتلاتا ہے
کہ یگیہ کے معنی عام طور پر رفاہِ عام کے کاموں میں جسم کا استعمال ہے۔ تیسرے اور چوتھے
ادھیائے کو ملا کر اور بھی تشریحات کی جا سکتی ہیں، لیکن جانداروں کی قربانی نہیں نکالی جا سکتی۔
یہی بات گیتا کے سنیاس کے معنی کے متعلق بھی ہے۔ سبھی کرموں کو چھوڑ دینا گیتا
کے سنیاسی کو اچھا نہیں لگتا۔ گیتا کے سنیاسی نہایت مصروف ہوتے پر بھی بالکل کام
نہ کرنیوالا ہے۔ اسی طرح کے مصنف نے مخصوص الفاظ کے وسیع معانی کرنا ہمیں سکھایا ہے۔
گیتا بنانے والے کی زبان کے الفاظ سے یہ بات چاہے نکلتی ہو۔ کہ مکمل طور پر پھل کا تیاگ
کرنیوالے سے جسمانی لڑائی لڑی جا سکتی ہے لیکن گیتا کی تعلیم کو مکمل طور پر لگانے کی لگاتار
چالیس سال تک کوشش کرنے پر بھی مجھے تو عاجزانہ طور پر یہ معلوم ہوا کہ صداقت اور علم
ایذا رسانی پر مکمل عمل کئے بغیر کرم پھل کا تیاگ انسان کے لئے ناممکن ہے:

گیتا مختصر کتاب نہیں ہے۔ گیتا ایک بڑی مذہبی منظوم کتاب ہے۔ اس میں
جتنے گہرے اتریئے۔ اتنے ہی اس میں سے نئے اور خوبصورت معانی ملیں گے۔ گیتا
مختلف انسانی جماعتوں کے لئے ہے۔ اس میں ایک ہی بات مختلف طریقوں سے
کہہ دی ہے۔ اس لئے گیتا کے مشہور الفاظ کے معنی ہر زمانے میں بدلتے اور وسیع ہوتے
رہیں گے۔ گیتا کے بنیادی اصول (مول منتر) کبھی نہیں بدل سکتے۔ وہ منتر جس طریقے
سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ اس طریقے سے متلاشی حق چاہے جو معانی نکال سکتا ہے:

گیتا جائز ناجائز بتلانے والی کتاب بھی نہیں ہے۔ ایک شخص کے لئے جو
جائز ہے، وہی دوسرے کے لئے ناجائز ہو سکتا ہے۔ ایک زمانہ میں یا ایک خاص

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ملک میں جو جائز ہوتا ہے، وہ دوسرے زمانہ میں یا دوسرے ملک میں ممنوع ہو سکتا ہے۔
سبھی ممنوعات پھنسانے والے ہیں۔ جائز کام میں پھنساؤ نہیں ہے :۔

گیتا میں گیان کی بزرگی مانی گئی ہے۔ پھر بھی گیتا کو عقل سے پاتا ممکن نہیں ہے۔ یہ دل سے پہنچنے لائق ہے۔ اس لئے وہ کمزور یقین والوں کے لئے نہیں ہے۔
گیتا بنانے والے نے ہی کہا ہے :۔

"جو تپسوی نہیں ہے، جو بھگت نہیں ہے، جو سننا نہیں چاہتا اور جو مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ اُس سے تو یہ گیان کبھی مت کہنا"۔

ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۶۷

"لیکن یہ نہایت پوشیدہ گیان جو میرے بھگتوں کو دے گا، وہ میری اعلےٰ بھگتی کرنے کی وجہ سے بلا شک و شبہ مجھے حاصل کر لیگا"۔

ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۶۸

"نیز جو آدمی نفرت سے خالی ہو کر یقین کے ساتھ سُنے گا، وہ بھی نجات حاصل کر کے جہاں نیک اعمال کرنیوالے لوگ رہتے ہیں۔ اس اعلےٰ جگہ کو حاصل کرے گا"۔

ادھیائے ۱۸۔ شلوک ۷۱

کوسانی ہمالیہ
ماہ اساڑھ۔ سومبار۔ کرشن پکش کی دوسری
سمت ۱۹۸۶ بکرمی مطابق ۲۴ جون ۱۹۲۹ء

موہن داس کرم چند گاندھی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پہلا ادھیائے

ارجن وشاد (دکھ) یوگ

گیتا مہا بھارت کا ایک ننھا سا حصّہ ہے۔ مہا بھارت تاریخی کتاب مانی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے خیال میں مہا بھارت، رامائن تاریخی کتابیں نہیں بلکہ مذہبی ہیں یا اگر اس کو تاریخ کہیں تو یہ رُوح کی تاریخ ہے۔ اور یہ ہزاروں سال پہلے کہا ہوا تھا۔ ان باتوں کا حال نہیں۔ بلکہ جو آج ہر انسانی جسم میں ہلچل مچ رہی ہے۔ اس کی تصویر ہے۔ مہا بھارت اور رامائن، دلوں میں دیو اور اُسر کی رام اور راون کی ہر روز ہونے والی لڑائی کا حال ہے۔ اس بیان میں گیتا کرشن اور ارجن کے درمیان بات چیت ہے۔ اس بات چیت کا حال سنجے اندھے دھرت راشٹر سے کرتے ہیں۔ گیتا کے معنی گائی ہوئی ہے۔ اس میں اُپنشدوں کا ہی گیان ہے۔ اس لئے اس کا پورا مطلب گایا ہوا اُپنشد ہوا۔ اُپنشد یعنی گیان یا علم اس لئے گیتا کے معنی سری کرشن کا ارجن کو دیا ہوا علم یا اُپدیش ہوا۔ ہمیں یہ سمجھ کر گیتا پڑھنی چاہیئے کہ ہمارے جسم میں انتریامی شری کرشن مہاراج براجتے ہیں۔ اور جب ارجن کی طرح متلاشئ حق بنکر دھرم کی پریشانی میں انتریامی بھگوان کو پوچھتے ہیں۔ اُن کی پناہ میں جاتے ہیں۔ تب وہ ہمیں پناہ دینے کو تیار ہی رہتے ہیں۔ ہم سوئے ہوئے ہیں۔ انتریامی تو ہمیشہ جاگتا ہے۔ وہ اس بات کی راہ دیکھ رہا ہے کہ ہم میں تلاشِ حق کی خواہش پیدا ہو۔ لیکن ہمیں تو سوال پُوچھنے نہیں آتے، سوال پوچھنے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ اس لئے گیتا جیسی کتاب کا روزمرہ دھیان دھرتے ہیں۔ اس کا وچار کرتے کرتے اپنے اندر دھرم کی تلاش پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور جب جب مصیبت میں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پھنستے ہیں تب تب مصیبت کو دُور کرنے کے لئے ہم گیتا ماتا کے پاس دوڑے جاتے ہیں اور اس سے اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ ہمیں گیتا کو اسی خیال سے پڑھنا چاہیئے۔ ہمارے لئے وہ سچے گُورو کا کام دیتی ہے۔ ماں کی طرح ہے اور ہمیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ اس کی گود میں ہم سر رکھنے سے صحیح وسلامت رہیں گے۔ گیتا کے ذریعے ہم اپنی تمام مذہبی اُلجھنیں سلجھا دیں گے۔ اس طریقہ سے جو روزانہ گیتا کا مطالعہ کرے گا۔ اُسے اس میں سے نت نئی راحت حاصل ہوگی۔ نئے نئے معانی نکلتے رہیں گے۔ ایسا ایک بھی مذہبی سوال نہیں، جسے گیتا حل نہ کر سکے۔ ہماری عقیدت کی کمی کی وجہ سے ہمیں گیتا پڑھنا اور سمجھنا اچھا نہ لگے، یہ دوسری بات ہے۔ لیکن ہماری عقیدت روز بروز بڑھتی جائے، ہم محتاط بنے رہیں۔ اسی لئے تو ہم گیتا کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی طرح گیتا کا وچار کرتے ہوئے جو کچھ معنی مجھے اس میں سے حاصل ہوئے ہیں اور اب تک حاصل ہو رہے ہیں، اس کا اختصار آشرم واسیوں کے لئے نیچے دیتا ہوں:۔

جب پانڈو اور کورو اپنی اپنی فوج لے کر لڑائی کے میدان میں آ کھڑے ہوئے تب کوروں کا راجہ دریودھن درون آچارج سے دونوں لشکروں کے بڑے بڑے بہادروں کا حال بیان کرتا ہے۔ لڑائی کی تیاری پوری ہوتے ہی دونوں طرف سے شنکھ بجتے ہیں اور شری کرشن بھگوان جو ارجن کا رتھ ہانکنے والے ہیں۔ ارجن کے رتھ کو دونوں لشکروں کے بیچ میں لا کر کھڑا کر دیتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ارجن گھبراتا ہے۔ اور شری کرشن سے کہتا ہے:۔ "میں ان کے ساتھ کیسے لڑوں؟ دوسروں کے ساتھ لڑنا ہوتا تو ابھی لڑ لیتا، مگر یہ تو رشتہ دار ہیں، اپنے ہی ہیں۔ کورو کیا، اور پانڈو کیا۔ چچا زاد بھائی ہیں۔ ہم ایک ساتھ بڑے ہوئے۔ درون اکیلے کوروں کے گورو تھوڑے ہی ہیں؟ ہمیں بھی انہوں نے ہی ودیا سکھائی ہے۔ بھیشم تو ہم سبھوں کے دادا ہیں۔ ان سے لڑائی کیسی؟ یہ سچ ہے کہ کورو ظالم ہیں، انہوں نے بہت گناہ کئے ہیں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بے انصافیاں کی ہیں۔ پانڈووں کا ملک چھین لیا ہے اور دروپدی جیسی ستی عورت کی بے عزتی کی ہے۔ یہ سب اُن کا قصور ضرور ہے۔ لیکن انہیں مار کر میں کہاں جاؤں؟ وہ تو بیوقوف ہیں۔ کیا میں بھی انہیں کی طرح بن جاؤں؟ مجھے تو کچھ سمجھ ہے غلط درست کی تمیز ہے۔ اس لیئے مجھے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ لڑائی کرنا گناہ ہے۔ چاہے وہ پانڈووں کا حصہ ہڑپ کر کے بیٹھے ہوں، چاہے ہمیں بھی مار ڈالیں لیکن ہم اُن پر کیسے ہاتھ اُٹھا دیں۔ کرشن میں تو ان سب رشتہ داروں سے نہیں لڑوں گا۔ اتنا کہہ کر بے ہوش ہو کر ارجن اپنے رتھ میں گر پڑا ۔

اس طرح یہ ادھیائے ختم ہوتا ہے۔ اس ادھیائے کا نام ارجن وشاد یوگ ہے۔ وشاد کے معنی ہیں دکھ، جیسا دکھ ارجن کو ہوا، ویسا ہم سب کو ہونا چاہیئے۔ بغیر درد اور تلاش دھرم کے گیان ہرگز نہیں ملتا جس کے من میں اچھا کیا ہے اور برا کیا۔ یہ معلوم کرنے کی خواہش تک نہیں ہوتی۔ اس کے سامنے دھرم کی بات فضول ہے۔ کوروکشیتر کی لڑائی تو صرف ایک بہانہ ہے۔ سچا کوروکشیتر تو ہمارا جسم ہے۔ وہ کوروکشیتر بھی ہے اور دھرم کشیتر بھی۔ اگر ہم اُسے ایشور کا مسکن مان لیں اور بنا لیویں تو وہ دھرم کشیتر ہے۔ اس کشیتر میں ہمارے سامنے کوئی نہ کوئی لڑائی ہوتی ہی رہتی ہے۔ اور اکثر ایسی لڑائی کی بنیاد یہ میرا اور یہ تیرا کا خیال ہے۔ اپنے پرائے کی تمیز سے ہی ایسی لڑائی ہوتی ہے۔ اس لیئے بھگوان ارجن کو کہنے والے ہیں کہ سب گناہوں کی جڑ محبت اور نفرت (راگ دویش) ہے کسی نے اپنا مانا تو محبت پیدا ہوئی، دوسرے کا مانا تو نفرت پیدا ہو گئی۔ اور دشمنی کے خیال پیدا ہو گئے۔ اس لئے میرے تیرے کا خیال قابل فراموشی ہے۔ محبت اور نفرت چھوڑنے لائق ہے۔ گیتا اور سب دھرموں کی باتیں اسی بات کو بکار پکار کر کہتی ہیں۔ یہ کہنا ایک بات ہے، اس کے مطابق عمل کرنا دوسری بات ہے۔ گیتا ہمیں اس کے مطابق عمل کرنا بھی سکھاتی ہے، پر کس طرح۔ اس بات کو ہم سمجھنے کی کوشش کریں گے ۔ پڑھو اور منن کرو !!

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

(١)

جگیاسا (تلاش) کے بغیر گیان نہیں ہوتا۔ دُکھ کے بغیر سُکھ نہیں ہوتا۔ دھرم گرنتھ نے کی چنتا اور من کا خیالات ہوئی ہوتا سب جگیاسوں (متلاشیوں) کو ایک یاد ہوتا ہی ہے۔

دھرت راشٹر نے کہا۔ ہے سنجے مجھے بتلاؤ کہ دھرم کھشیتر روپی کورو کھشیتر میں یدھ کرنے کی اچھا سے اکٹھے ہوئے۔ میرے اور پانڈو کے پتروں نے کیا کیا؟

نوٹ:- یہ شریر روپی کھشیتر دھرم کھشیتر ہے۔ کیونکہ یہ موکش کا دروازہ ہو سکتا ہے۔ پاپ اسکی اپتی ہے اور یہ پاپ ہی کا سیون کرنے والا ہو کر رہتا ہے اس لئے یہ کورو کھشیتر ہے۔ کورو سے مطلب ہے آسری پرتیوں (بری ترغیبات) اور پانڈو پتروں سے مطلب ہے نیک ترغیبات۔ ہر ایک جسم میں اچھی اور بری ترغیبوں میں لڑائی لگی ہی رہتی ہے۔ یہ کون نہیں جانتا۔

سنجے نے کہا:- اس وقت پانڈوؤں کی فوج سجی ہوئی دیکھ کر راجہ دریودھن درونا چارج) کے پاس جا کر بولے:-

ہے آچاریہ! آپ کے بدھیمان شاگرد دروپد کے لڑکے دھرشٹ دیومن نے جو پانڈوؤں کی بڑی فوج سجائی ہے۔ اُسے دیکھئے۔

یہاں بھیم اور ارجن جیسے بہادر لڑاکے یودھان (ساتیکی) وراٹ اور مہارتھی راجہ دروپد۔ ۳

دھرشٹ کیتو، چیکتان، شور بیر کاشی راج، پُروجیت کنتی بھوج اور منش پُنگو میں افضل شیبیہ۔ ۵

اسی طرح دلیر یدھا منیو، جوان اُتم اوجا۔ سبھدرا کا پُتر (ابھمنیو) اور دروپدی کے پتر یہ سبھی مہارتھی ہیں۔ ۶

ہے برہمنوں میں اُتم۔ اب ہماری طرف کے جو بڑے بڑے سردار ہیں۔ انہیں جان

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سنیئے۔ اپنی فوج کے سرداروں کے نام آپ کی واقفیت کے لئے بتلاتا ہوں۔ ۷

ایک تو آپ۔ بھیشم، کرن لڑائی میں فتح حاصل کرنے والا۔ کرپاچارج، اشوتھاما وکرم اور سوم دت کے پُتر بھوری شروا۔ ۸

اور ان کے سوا کئی قسم کے ہتھیاروں سے لڑنے والے اور بھی کئی یودھا ہیں جو میرے لئے پران دینے والے ہیں۔ یہ سب لڑائی کے کام میں ماہر ہیں۔ ۹

بھیشم سے رکھشا کی گئی۔ ہماری فوج کی طاقت اُدھوری ہے۔ پر بھیم سے حفاظت کی گئی۔ اُن کی فوج پوری طاقت میں ہے۔ ۱۰

اس لئے آپ سب اپنی اپنی جگہ سے سبھی راستوں سے بھیشم پتامہ کی اچھی طرح حفاظت کریں۔ اس طرح دریودھن نے کہا۔ ۱۱

اس کو خوش کرتے ہوئے کوروؤں میں بوڑھے پرتاپی پتامہ نے بڑے زور سے گرج کر سنکھ بجایا۔ ۱۲

پھر تو شنکھ، نقارے، ڈھول، مردنگ اور لڑائی کے سب باجے ایک ساتھ بجنے لگے۔ یہ آواز بڑی خوفناک تھی۔ ۱۳

اتنے میں سفید گھوڑے والے رتھ میں بیٹھے ہوئے سری کرشن اور ارجن نے سُندر شنکھ بجایا۔ ۱۴

سری کرشن نے پنج جنیہ شنکھ بجایا۔ دھننجے (ارجن نے) دیودت شنکھ بجایا۔ خوفناک کام کرنے والے بھیم نے پونڈر نام کا شنکھ بجایا۔ ۱۵

کُنتی کے پتر راجا یدھشٹر نے اننت وجے نام والا شنکھ بجایا، اور نکل نے سکھوش اور سہدیو نے منی پشپک نام کا شنکھ بجایا۔ ۱۶

بڑے دھنش والے کاشی راج، مہارتھی، سکھنڈی، دھرشٹ دیو، من وراٹ کے راجا۔ ناقابل تسخیر ساتیکی۔ ۱۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دروپد راج، دروپدی کے پتروں اور سبھدرا کے پتر۔ بڑی بڑی باہوں والے
ابھیمنوں، ان سب نے۔ ہے راجن۔ اپنے اپنے شنکھ بجائے ۔ ۱۸
پرتھوی اور آکاش کو گونجا دینے والی۔ اس ڈراؤنی آواز نے کوروؤں کے
دلوں کو چیر ڈالا ۔ ۱۹

ہے راجن! اب جن رتھ کی جھنڈی میں ہنومان کی تصویر لٹکی رہتی ہے ایسے
ارجن نے کوروؤں کو سجے ہوئے دیکھ کر ہتھیار چلانے کی تیاری کے وقت اپنے دھنش کو
چڑھا کر رشی کیش سے یہ وچن کہے۔ ارجن نے کہا ہے۔ اچیت (نہ چوکنے والا) میرا رتھ
دونوں سیناؤں کے بیچ میں کھڑا کرو۔ ۲۰-۲۱

تاکہ میں لڑائی کی خواہش سے تیار کھڑے ہوئے لوگوں کو دیکھوں، اور مجھے معلوم
ہو کہ اس لڑائی کے میدان میں مجھے کس کس کے ساتھ لڑنا ہے ۔۲۲

دُربدھی (بے عقل) دریودھن کا لڑائی میں بھلا کرنے کی خواہش سے جو یودھا اکٹھے
ہوئے ہیں۔ میں ان کو دیکھوں تو سہی ۔۲۳

سنجے بولے:۔ ہے ارجن! جب ارجن نے شری کرشن سے کہا۔ تب انہوں نے دونوں
فوجوں کے بیچ میں سب راجاؤں اور بھیشم دروݨ کے سامنے اُتم رتھ کھڑا کر کے کہا۔
ہے پارتھ (یعنی کنتی کے پتر) اکٹھے ہوئے ان کوروؤں کو دیکھو۔ ۲۴-۲۵

وہاں دونوں فوجوں میں موجود بڑے بوڑھے پتامہ۔ اچارج، ماما، بھائی، بیٹے
پوتوں، دوستوں، سسروں اور پیاروں کو ارجن نے دیکھا۔ ان سب بھائی بندھوؤں کو
اس طرح کھڑا دیکھ کر دکھی ہونے کے کارن دیا سے ہوئے کنتی کے پتر ارجن نے اس طرح
کہا۔ ۲۶-۲۷-۲۸

ارجن نے کہا:۔ ہے کرشن یدھ کرنے کی خواہش سے اکٹھے ہوئے۔ ان اپنے
آدمیوں کو دیکھ کر میرے انگ ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ منہ سوکھ رہا ہے۔ جسم میں کپکپی ہو رہی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے اور رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ ۲۸-۲۹

ہاتھ سے گانڈیو چھوٹا پڑتا ہے۔ کھال میں جلن ہو رہی ہے۔ مجھ سے کھڑا نہیں رہا جاتا۔ کیونکہ میرا دماغ چکرا رہا ہے۔ ۳۰

اس کے سوا ہے کیشو! میں تو اُلٹے نشان دیکھ رہا ہوں۔ لڑائی میں اپنے آدمیوں کو مارنے میں مجھے کوئی بھلائی نظر نہیں آتی۔ ۳۱

انہیں مار کر میں فتح نہیں چاہتا۔ نہ مجھے راج چاہیئے، نہ سُکھ۔ ہے گووند مجھے راج بھوگ یا زندگی سے کیا مطلب۔ ۳۲

جن کے لئے ہم نے راج بھوگ اور سُکھ کی خواہش کی، وہی اچاریہ چاچا بیٹے دادا، ماما، خسر، پوتر، سالے اور دوسرے سمبندھی، زندگی اور دولت کی اُمید چھوڑ کر لڑائی کیلئے کھڑے ہیں۔ ۳۳-۳۴

یہ لوگ مجھے مار ڈالیں، یا مجھے تینوں لوک کا راج مل جائے تو بھی ہے مدھوسودن میں انہیں مارنا نہیں چاہتا۔ تو پھر زمین کے ایک ٹکڑے کے لئے انہیں کیوں ماروں۔ ۳۵

ہے جناردھن دھرت راشٹر کے لڑکوں کو مار کر مجھے کیا خوشی ہو گی۔ ان آتتائی دشمنوں کو بھی مارنے میں ہمیں پاپ ہی لگیگا۔ ۳۶

اس لئے ہے مادھو۔ مجھے اپنے ہی بھائیوں یعنی دھرت راشٹر کے لڑکوں کو مارنا مناسب نہیں ہے۔ اپنوں کو مار کر کیسے خوشی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ۳۷

لوبھ سے جن کے چت ملین ہو گئے ہیں۔ وہ خاندان کے نشٹ ہونے کی بُرائی اور دوستوں سے بے وفائی کے پاپ کو چاہے نہ دیکھ سکیں لیکن ہے جناردھن کُل کے ناش سے ہونیوالی بُرائی کو سمجھنے والے ہم لوگ پاپ سے بچنے کا طریقہ کیوں نہ نکالیں۔ ۳۸-۳۹

کُل کے ناش سے پُرانے خاندانی رسم و رواج ناش ہو جاتے ہیں اور ان کے نہ رہنے سے ادھرم سارے خاندانوں کو ڈبو دیتا ہے۔ ۴۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے کرشن ! ادھرم کے بڑھنے سے خاندان کی عورتیں بگڑ جاتی ہیں ، اور ان کے بگڑنے سے (ورن سنکر) حرام کی اولاد پیدا ہوتی ہے - ۴۱

ایسے ورن سنکروں سے کل کا ناش اور نرک میں واس ہوتا ہے - اور ان کے پتر پنڈ آودھک آدی کریا سے محروم رہنے کے کارن دُرگتی کو پراپت ہوتے ہیں - ۴۲

کل گھاتک لوگوں کے ان ورن سنکر دل کو پیدا کرنے والے دوشوں سے سناتن جاتی دھرم اور کل ناش ہو جاتے ہیں - ۴۳

ہے جناردھن جس کے کل دھرم کا ناش ہوا ہو ایسے آدمی کا ضرور نرک میں واس ہوتا ہے - یہ ہم لوگ سنتے آئے ہیں - ۴۴

او ہو کیسے دُکھ کی بات ہے کہ ہم لوگ بڑا بھاری پاپ کرنے کو تیار ہو گئے ہیں - یعنی راج سکھ کے لالچ میں پڑ کر اپنوں کو مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں - ۴۵

بِن شستر ہتھیار ہوں اور مقابلہ نہیں کرنا چاہتا - ایسے مجھ کو اگر دھرت راشٹر کے ہتھیار بند پتر لڑائی میں مار ڈالیں ، تو یہ بات میرے لئے بہت کلیان کی ہوگی - ۴۶

سنجے نے کہا :- اتنا کہہ کر لڑائی میں شوک سے دُکھی دل ہو کر ارجن نے دھنش بان رکھ دیا - اور رتھ کے پچھلے حصہ میں بیٹھ گیا - ۴۷

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا ارجن وشاد یوگ نام کا پہلا ادھیائے ختم ہوا ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دُوسرا ادھیائے

سانکھیہ یوگ

جب ارجن کچھ برقرار ہؤا۔ تو بھگوان نے اسے الاہنا دیا، اور کہا "تجھے ایسا وہم کہاں سے پیدا ہو گیا ہے۔ تیرے جیسے بہادر آدمی کو یہ اچھا نہیں لگتا۔ لیکن اتنے سے ارجن کا وہم دُور ہونے والا نہ تھا۔ اس نے لڑائی سے انکار کیا اور کہا ان سگے رشتہ داروں اور بزرگوں کو مار کر راج پاٹ تو کیا سورگ کا سُکھ بھی نہیں چاہتا۔ میں تو پریشان اور سرگرداں ہوں۔ اس وقت دھرم کیا ہے، کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ آپ کی پناہ میں آیا ہوں۔ مجھے دھرم سمجھایئے" ؎

ارجن کو بہت متفکر اور متلاشی پا کر بھگوان کو ترس آیا اور اُسے سمجھانے لگے:۔

تُو بلاوجہ دُکھی ہوتا ہے اور بنا سمجھے گیان کی باتیں کرتا ہے۔ جسم اور جسم میں رہنے والی رُوح کے فرق کو بھول گیا سا معلوم پڑتا ہے۔ جسم مرتا ہے رُوح نہیں مرتی۔ جسم تو پیدائش ہی سے قابلِ فنا ہے۔ جسم میں جیسے جوانی اور بڑھاپا آتا ہے، ویسے ہی اس کا ناش بھی ہوتا ہے۔ جسم کے فنا ہونے پر جسم میں رہنے والی رُوح کا ناش نہیں ہوتا۔ جسم کی پیدائش ہوتی ہے رُوح کی نہیں۔ رُوح تو ازلی ہے۔ اسے فنا اور بالیدگی کیسی؟ وہ تو ہمیشہ تھی۔ آج ہے اور اب سے آگے بھی رہے گی۔ اس لئے تُو کس کا افسوس کرتا ہے۔ جہالت کی وجہ سے ہی تجھے یہ افسوس ہو رہا ہے۔ ان کورووں وغیرہ کو تُو اپنا سمجھتا ہے اور ان کی وجہ سے تجھ میں غم پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن تُو یاد رکھ کہ جس جسم پہ تجھے غرور ہے اس کو فنا تو لازمی ہے۔ اگر اس میں رہنے والی رُوح کا خیال کرے گا تو فوراً ہی تیری سمجھ میں آجائے گا کہ اس کے فنا کی طاقت کسی میں نہیں۔ اُسے نہ آگ جلا سکتی ہے، نہ پانی ڈبو سکتا ہے، نہ ہوا خشک کر سکتی ہے۔۔۔۔ اور تُو اپنے فرض پہ غور کر کے دیکھ تُو کشتری ہے، تیری سرکردگی میں فوج اکٹھی ہوئی ہے۔ اب تیرے بزدل

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بننے سے جیسا تُو چاہتا ہے، اس کے برخلاف نتیجہ نکلے گا، اور تیری ہنسی ہوگی۔ اب تک تیرا شمار بہادروں میں ہوتا رہا ہے۔ اس وقت اگر تُو بیچ میں ہی لڑنا چھوڑ دیگا، تو لوگ سمجھیں گے کہ تُو ڈر کر بھاگ گیا ہے۔ اگر بھاگنا دھرم ہو تو بدنامی کی کچھ پرواہ نہیں، مگر یہاں تو تیرے بھاگنے سے پاپ بھی ہوگا اور بدنامی بھی مناسب ٹھہرائی جائے گی، یہ تو دوہرا قصور ہوگا۔ یہ تو میں نے تمہارے سامنے عقلی دلائل رکھے۔ جسم اور رُوح کا فرق بتایا اور تمہارے خاندانی ناموس کی یاددہانی کی لیکن اب میں تمہیں کرم یوگ کی بات سمجھاتا ہوں۔ کرم یوگ کی مشق اور اس پر عمل پیرا ہونے والے کو نقصان ہوتا ہی نہیں اس میں دلیل کی بات نہیں۔ اس میں تو عمل کی اور عمل کر کے محسوس کرنے کی بات ہے لہذا یہ تو مشہور تجربہ شدہ بات ہے۔ کہ ہزاروں من دلائل کے مقابلہ میں رتی بھر عمل بڑھ کر ہے۔ اس عمل میں اگر بھلے بُرے نتیجے کا شک شامل ہو جائے تو وہ خراب بن جاتا ہے۔ نتیجے کا خیال کرتے ہی عقل پر میل کا پردہ پڑ جاتا ہے۔ کتابی عالم لوگ کرم کانڈ میں لگ کر کئی طرح کے پھل حاصل کرنے کی خواہش سے کئی کام شروع کر بیٹھتے ہیں۔ ایک میں ناکامیاب ہونے پر دوسرا کام کرنے دوڑتے ہیں، اور کسی نے تیسری بات بتا دی تو اُسے بھی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح کرتے کرتے ان کی عقل پریشان ہو جاتی ہے۔ فی الحقیقت انسان کا فرض بغیر نتائج کا خیال کئے اپنے فرائض کی ادائیگی ہے۔ اس وقت یہ لڑائی لڑنا تیرا فرض ہے، اسے پورا کرنا تیرا دھرم ہے۔ نفع نقصان فتح و شکست تیرے ہاتھ نہیں، تو بوجھ ڈھونے والے گدھے کی طرح ان کا بوجھ کیوں اُٹھاتا ہے۔ فتح و شکست، سردی گرمی، شادی غمی جسم کے پیچھے لگی رہتی ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ انہیں برداشت کرے، نتیجہ چاہے کچھ ہو۔ اس سے بے فکر رہ کر سکون قلب سے اپنے فرض میں محو رہنا چاہیئے۔ اس کا نام یوگ ہے اور اس میں انسانی فعل ہے یعنی کامیابی اس کے کرنے میں ہے، نتیجے میں نہیں۔ تو بے قرار ہو، پھل کا غرور چھوڑ دے اور فرض کو ادا کر۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یہ سن کر ارجن کہتا ہے۔ یہ تو میری طاقت سے باہر کی بات معلوم ہوتی ہے۔ فتح و شکست کا خیال چھوڑ دینا، نتائج کی پرواہ نہ کرنا سکونِ قلب ہے۔ یہ قرار عقل کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ ایسی عقل کے مالک کس طرح کے لوگ ہوتے ہیں، ان کی پہچان کیا ہے؟ مجھے سمجھائیے۔

اس پر بھگوان نے جواب دیا ہے۔ ارجن! جس نے اپنی ساری خواہشات کو جواب دے دیا ہے، وہ اپنے اندر سے ہی جو قناعت کی دولت پاتا ہے۔ وہ جس کے دل اور دماغ کو قرار حاصل ہو گیا ہے، مراقبہ نشین کہلاتا ہے، وہ انسان نہ غم سے مغموم ہوتا ہے اور نہ ہی خوشی سے پھولتا ہے۔ رنج و راحت وغیرہ حواس خمسہ سے حاصل ہونے والے ہیں۔ اس لئے ایسا ہوشیار آدمی کچھوے کی طرح اپنے حواس کو سمیٹ لیتا ہے لیکن کچھوا تو جب دشمن کو دیکھتا ہے تبھی ڈھال کے نیچے اپنے اعضا سمیٹ لیتا ہے۔ برخلاف اس کے انسان کے حواس پر ہر وقت لذائذ حملہ آور ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ اس لئے انسان کو تو ہمیشہ حواس کو سمیٹ رکھنا اور خود ڈھال بن کر لذائذ کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہی سچی لڑائی ہے۔

کوئی وشیوں کو دور بھگانے کے لئے جسم کو کمزور کرتے ہیں، فاقہ کرتے ہیں، یہ ٹھیک ہے۔ جب تک فاقے کئے جاتے ہیں، اندریاں اپنے وشیوں کی طرف نہیں دوڑتیں لیکن فقط فاقہ سے رس خشک نہیں ہو جاتے۔ فاقہ ترک کرتے ہی وہ اور بھی بڑھ سکتے ہیں۔ اس کو قابو میں کرنے کے لئے تو ایشور کی مہربانی کی ضرورت ہے۔ اندریاں تو اتنی طاقتور ہیں کہ وہ انسان کو اگر وہ محتاط نہ رہے، تو زبردستی گھسیٹ کر لے جاتی ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اندریوں کو اپنے قابو میں رکھے لیکن یہ تبھی ہو سکتا ہے، جب وہ ایشور کا دھیان دھرے۔ منہ اندر کی طرف موڑے ہوئے جو دل میں بسنے والے دل کی جاننے والے کو پہچانے، اس کی عبادت کرے۔ اس طرح جو انسان مجھ میں محو ہو کر اور رہ کر اپنی اندریوں کو قابو میں رکھتا ہے، وہ عقل سلیم کا مالک یوگی کہلاتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جو ایسا نہیں کرتا۔ اسکی کیا حالت ہوتی ہے، وہ بھی کہتا ہوں جس کی اندریاں آزادی سے کام کرتی ہیں۔ وہ روز وشیوں کا دھیان دھرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اُن میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ اُن کے سوا اُسے دوسرا کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ اس لگن سے اسے اُن میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کے پورا نہ ہونے پر اُسے غصہ آتا ہے۔ غصہ در نیم پاگل تو بنتا ہی ہے اُسے اپنا خیال بھی نہیں رہتا۔ یاد نہ رہنے سے وہ اندھا بنکر بکتا اور برتتا ہے۔ ایسے انسان کی اگر آخرکار تباہی نہ ہو تو اور کیا ہو؟ جس کی اندریاں اس طرح بھاگی پھرتی ہیں۔ اس کی حالت بغیر ملاح کی کشتی کی طرح ہو جاتی ہے۔ چاہے کیسی بھی ہوا ہو کشتی کو جدھر چاہے دھکیل کر لے جاتی ہے۔ اور آخرکار کسی چٹان سے ٹکرا کر کشتی چکنا چور ہو جاتی ہے یہی حالت اس کی ہوتی ہے جس کی اندریاں بھٹکتی رہتی ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی خواہشات کی قربانی کرے۔ اندریوں کو قابو میں رکھنے کا مطلب یہ ہے، کہ وہ کوئی بُرا کام نہ کریں۔ آنکھ صاف رہیگی، پاک چیز کی طرف ہی نگاہ اُٹھے گی، کان ایشور کیرتن سنیں گے یا غریبوں کی پکار سنیں گے، ہاتھ پاؤں خدمت کے کام میں لگے رہیں گے۔ یہ سب اندریاں انسانی فرائض کی ادائیگی میں لگی رہیں گی۔ اور اس سے ایشور کی مہربانی حاصل ہوگی جب یہ مہربانی حاصل ہوتی ہے۔ تبھی سب دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔ یہ پکی بات سمجھ ؛

سورج کی گرمی سے جیسے برف پگھل جاتی ہے، ویسے ہی ایشور کی مہربانی سے سب دُکھ دُور ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا آدمی سلیم العقل کہلاتا ہے لیکن جس کی عقل برقرار نہیں ہے۔ اسکی ترغیب اندرونی اچھی نہیں ہے۔ اُسے سکونِ دل کہاں؟ جہاں سکونِ دل یا شانتی نہیں، وہاں سکھ کہاں؟ سلیم العقل انسان کو جہاں دن کی طرح صاف دکھائی دیتا ہے وہاں بیقرار دل والے دنیا کے جھمیلوں میں پڑے ہوئے دیکھ ہی نہیں سکتے۔ اور جو ان دنیا والوں کو صاف سا معلوم ہوتا ہے مراقبہ نشین یوگی اُسے صاف طور پر میلا پاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کہ وہ اس طرف نظر اُٹھا کر دیکھتا تک نہیں۔ ایسے یوگی کی تو وہ حالت ہوتی ہے کہ جیسے ندی نالوں کا پانی سمندر میں جا کر ساکن ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی سب خواہشات اس سمندر کی طرح یوگی میں شانت ہو جاتی ہے۔ اور ایسے انسان سمندر کی طرح ساکن رہتے ہیں۔ اس لئے جو انسان سب خواہشات کو چھوڑ کر نفس کُش بن کو میرے تیرے پن کو چھوڑ کر بغیر لاگ لپیٹ کے برتاؤ کرتا ہے، وہی شانتی حاصل کرتا ہے۔ یہ خدا رسیدہ بزرگوں کی حالت ہے، اور یہ حالت جس کے آخری وقت تک قائم رہتی ہے، وہ مکتی حاصل کرتا ہے ۃ

پندرہ واں منڈل۔ مورخہ ۱۱/۲ ۱۷

(۱۴)

موہ کے وش آدمی ادھرم کو دھرم مان لیتا ہے۔ موہ کے کارن اپنے اور پرائے کا کھیال ارجن نے کیا۔ یہ کھیال جھوٹا ہے۔ یہ بتلاتے ہوئے شری کرشن شریر اور آتما کے الگ الگ ہونے کا ورنن کرتے ہیں۔ اس میں جسم کا فانی اور ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور آتما کا غیر فانی ہونا اور اس کا ایک (مفرد) ہونا بتلاتے ہیں۔ آدمی اپنا فرض ادا کر سکتا ہے۔ نتیجہ اُس کے اختیار میں نہیں ہے۔ اس لئے اُسے اپنے فرض کا فیصلہ کر کے بے فکری سے اس میں لگے رہنا چاہیئے۔ اس طرح لاگ کر کے کام کرتا ہوا وہ نجات (موکھش) کو حاصل کر سکتا ہے ۃ

سنجے نے کہا:۔ اس طرح (ناداجب) رحم سے دب رہا ہوا اور آنسوؤں سے بھری گھبرائی ہوئی آنکھوں والے دُکھی ارجن نے مدھوسودن سے یہ بچن کہے ۃ

شری بھگوان بولے:۔ ہے ارجن بھلے پُرشوں کے نہ کرنے لائق اور سورگ سے دُور کرنے والا اور بدنامی دینے والا یہ موہ تجھے اس بُری گھڑی میں کہاں سے آگیا۔ ۲

ہے پارتھ (ارجن) تو نامردمت بن، یہ تجھے شوبھا نہیں دیتا۔ ہردے کی اس نیچ کمزوری کو چھوڑ اور بیریوں کو تپانے والے ہے ارجن تو اُٹھ۔ ۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ارجن نے کہا :- ہے مدھوسودن ! بھیشم اور درون کو لڑائی کے میدان میں کیسے
مَیں تیروں سے ماروں ! ہے دشمنوں کو مارنے والے یہ تو پوجا کے لائق ہیں - ۴

فراخ دل بزرگوں کو نہ مار کر اس دنیا میں مانگ کر کھانا بھی اچھا ہے، کیونکہ بزرگوں
کو مار کر مجھے تو اُن کے خون آلودہ دھن دولت سے خواہشات بھوگنا ہوگا - ۵

مَیں نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کونسی بات اچھی ہے - ہم جیت جاویں یا ہمارے
مخالف - جنہیں مار کر مَیں جینا نہیں چاہتا - وہ دھرت راشٹر کے بیٹے میرے سامنے کھڑے ہیں

بزدلی کے سبب میری عقل ماری گئی ہے - مَیں شش و پنج میں پڑا ہوں - اس
لئے جس بات میں میری بھلائی ہو، وہ مجھ سے ٹھیک ٹھیک کہئے - یہی میری پرارتھنا ہے -
مَیں آپ کا شاگرد ہوں - آپ کی شرن میں آیا ہوں، مجھے راستہ دکھلایئے - ۷

اس دنیا میں دھن اور اناج سے بھرپور بنا کسی تکلیف کے حاصل ہونیوالی حکومت
یا اندر کا آسن ملنے پر بھی میرے اعضاء کو سکھانے والے دکھ کے دور کرنے کا کچھ سامان دکھائی
نہیں دیتا - ۸

سنجے نے کہا :- اے راجا - نیند کو قابو میں رکھنے والے ارجن نے اندریوں کے جیتنے
والے سری کرشن سے اُوپر بتلائے ڈھنگ سے کہا " مَیں نہیں لڑوں گا - یہ کہہ کر وہ چپ
ہو گیا - ۹

اے بھرت کی اولاد - ان دونوں فوجوں کے بیچ میں اداس بیٹھے ہوئے ارجن سے
سری کرشن نے مسکراتے ہوئے یہ بچن کہے - ۱۰

شری بھگوان نے کہا :- نا قابلِ افسوس بات کا تو افسوس کرتا ہے اور عالموں
کی سی باتیں کرتا ہے - لیکن عالم لوگ مردہ زندوں کا افسوس نہیں کرتے - ۱۱

کیونکہ اصلیت پر دیکھنے میں تو یا یہ راجا کسی وقت نہ تھے یا آگے کسی وقت
میں نہ ہوں گے - یہ بات نہیں ہے - ۱۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

آدمی کو جیسے اس جسم میں بچپن، جوانی اور بڑھاپا آتا ہے، ویسے ہی دوسرا جسم بھی ملتا ہے۔ اس بات میں عقلمند آدمی کو دھوکا نہیں لگتا۔ ۱۳

ہے کنتی کے پتر (ارجن) جو اس قسم کے احساسات سردی گرمی سکھ دکھ دینے والے ہوتے ہیں۔ وہ فانی ہوتے ہیں اور آتے جاتے رہتے ہیں۔ انہیں برداشت کر۔ ۱۴

ہے پُرشوں میں سریشٹھ، سکھ دکھ میں ایک جیسے رہنے والے جس شخص کو یہ نفسانی جذبات بیقرار نہیں کرتے، وہ مکتی کے لائق بن جاتا ہے۔ ۱۵

نیستی کی ہستی نہیں ہے، اور ہستی کی نیستی نہیں ہے۔ ان دونوں کا فیصلہ عالم لوگوں نے معلوم کیا ہے۔ ۱۶

یہ تمام دنیا جس سے بھری ہوئی ہے، اُسے لافانی سمجھ۔ اس لافانی کو فنا کرنا کسی کی طاقت نہیں ہے۔ ۱۷

ہمیشہ رہنے والے بے اندازہ، لافانی روح کے یہ جسم فانی کہے گئے ہیں۔ اسلئے ہے ارجن تو لڑائی کر۔ ۱۸

جو اسے مارنے والا مانتے ہیں، اور جو اسے مرا ہوا مانتے ہیں، وہ دونوں کچھ نہیں جانتے۔ یہ روح نہ کسی کو مارتی ہے اور نہ ماری جاتی ہے۔ ۱۹

روح نہ پیدا ہوتی ہے، نہ مرتی ہے۔ یہ تھا اور مستقبل میں نہیں ہوگا۔ یہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے یہ نہ پیدا ہونے والی ہے، نہ مرنے والی، سدا رہنے والی ہے۔ قدیمی ہے۔ جسم کے ناش ہونے پر اس کا ناش نہیں ہوتا۔ ۲۰

ہے پارتھ (پرتھا یا کنتی کے پتر ارجن) جو آدمی روح کو لافانی۔ سدا رہنے والی، پیدا نہ ہونے والی اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہونے والی مانتا ہے۔ وہ کسی کو کیسے مرواتا ہے، یا کسی کو مارتا ہے۔ ۲۱

جیسے آدمی پرانے کپڑوں کو اتار کر نئے کپڑے پہن لیتا ہے، ویسے ہی روح پرانے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور کمزور جسم کو چھوڑ کر نئے جسم کو حاصل کرتی ہے۔ ۲۲

اس طرح روح یا آتما کو اوزار کاٹ نہیں سکتے۔ آگ جلا نہیں سکتی، پانی
گلا نہیں سکتا اور ہوا سکھا نہیں سکتی۔ ۲۳

یہ آتما نہ کاٹا جا سکتا ہے نہ جلایا جا سکتا ہے، نہ گلایا جا سکتا ہے، نہ سکھایا جا سکتا ہے۔ یہ
ہمیشہ رہنے والا ہے سب جگہ اس کی پہنچ ہے۔ مضبوط نہ ہٹنے والا اور قدیمی ہے۔ ۲۴

ساتھ اندریاں اور من اس کو پا نہیں سکتے۔ غیر متبدل کہا گیا ہے۔ اس لئے ایسا
ویسا جان کر افسوس کرنا تیرے لئے مناسب نہیں ہے۔ ۲۵

اور اگر تو اسے ہمیشہ پیدا ہونے والا اور مرنے والا مانے تو بھی ہے۔ ارجن تجھے
افسوس کرنا مناسب نہیں ہے۔ ۲۶

پیدا ہونے والوں کو موت اور مرنے والوں کے لئے پیدائش لازم و ملزوم ہے
اس لئے جو لازمی ہے، اس کا افسوس کرنا مناسب نہیں ہے۔ ۲۷

ہے بھارت (بھرت کی سنتان ارجن) سب جانداروں کی جنم سے پہلے اور مرنے
سے بعد کی حالت دیکھی نہیں جا سکتی۔ وہ پوشیدہ ہے۔ بیچ کی ہی حالت ظاہر ہوتی ہے
اس میں فکر کی کیا وجہ ہے۔

نوٹ:۔ بھرت یا جاندار سے مطلب چلنے والے جیسے انسان، حیوانات وغیرہ
اور ایک جگہ قائم جیسے درخت وغیرہ دونوں طرح کی مخلوقات ہے۔

کوئی اسے عجیب و غریب دیکھتا ہے۔ دوسرے اسے عجیب و غریب بیان کرتے
ہیں اور تیسرے اسے عجیب و غریب بیان کیا ہوا سنتے ہیں لیکن سننے پر بھی اسے جانتے نہیں ہیں۔ ۲۹

ہے بھارت سب کے جسم میں یہ جسم کو دھارن کرنیوالی روح ہمیشہ رہنے والی اور نہ ماری
جانے کے قابل ہے۔ اس لئے تجھے سبھی جانداروں کیلئے افسوس کرنا مناسب نہیں ہے۔ ۳۰

نوٹ:۔ یہاں تک سری کرشن نے دلائل کے ذریعہ روح کا لافانی اور جسم کا فانی ہونا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سمجھا کر بتلایا ہے ۔ کہ اگر کسی حالت میں جسم کا ناش کرنا مناسب سمجھا جائے، تو معلوم ہو جائے۔ کہ یہ خیال کہ یہ اپنے بھائی بندھو ہیں، جیسے کورو اپنے سگے ہیں۔ ان کو کیسے مارا جائے۔ جہالت سے پیدا شدہ ہے ::

اب ارجن کو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ کھشتری دھرم کیا ہے ۔

اپنے دھرم کو سمجھ کر بھی تیرے لئے ہچکچاہٹ مناسب نہیں۔ کیونکہ دھرم کی لڑائی سے بڑھ کر کھشتری کے لئے اور کچھ کلیان کاری نہیں ہو سکتا۔ ۳۱

ہے پارتھ ۔ یہ لڑائی تو مانو تیرے لئے بنا تکلیف کئے از خود کھلا سورگ کا دوار ہی مل گیا ہے ۔ ایسی لڑائی تو خوش قسمت کھشتریوں کو ہی ملتی ہے ۔ ۳۲

اگر یہ دھرم کی لڑائی جس میں لڑنے کا خوش قسمتی سے تجھے موقعہ مل گیا ہے، تو نہ لڑے گا تو اپنے دھرم اور شہرت کو کھو کر پاپوں کی گٹھڑی باندھ لے گا ۔ (پاپ اکٹھے کرلیگا) ۳۳

سب لوگ لگاتار تیری بدنامی کرتے رہیں گے، اور معزز آدمی کیلئے بدنامی مرنے سے بھی بدتر ہے ۔ ۳۴

جن مہارتھیوں سے پہلے لڑ کر تو نے عزت حاصل کی ہوئی ہے ۔ وہ ہی تمہیں ڈر کر لڑائی سے بھاگا ہوا خیال کریں گے اور تجھے ہیچ سمجھیں گے ۔ ۳۵

اور تیرے دشمن تیری طاقت کی بدنامی کرتے ہوئے نہ کہنے لائق کئی باتیں کہیں گے ۔ اس سے بڑھ کر دکھ دینے والی اور کیا بات ہو سکتی ہے ۔ ۳۶

اگر تو لڑائی میں مارا جائے گا تو تجھے سورگ ملے گا، اور اگر جیتے گا۔ تو حکومت کرے گا۔ اس لئے ہے ارجن لڑائی کا فیصلہ کر کے تو کھڑا ہو ۔ ۳۷

نوٹ :- اس طرح بھگوان نے روح کی لافانیت اور جسم کا فانی ہونا بتلایا۔ پھر از خود حاصل شدہ لڑائی لڑنے میں کھشتریوں کو دھرم کی ہانی نہیں ہوتی۔ یہ بھی بتلایا۔ اس لئے ۳۱ ویں شلوک سے لے کر بھگوان نے ثواب کے ساتھ دنیاوی فوائد

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuyan Vani Trust Donations

کو ملا دیا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد بھگوان گیتا کے خاص اپدیش کو ایک شلوک میں بیان کرتے ہیں

سکھ اور دُکھ نفع اور نقصان، جیت اور ہار کو ایک جیسا سمجھ کر لڑائی کے لئے

تیار رہو۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا۔ ۳۸

مَیں نے تجھے فلاسفی کے اصولوں کے مطابق تیرا یہ فرض بتلایا ہے۔ اب کرم

یوگ سمجھاتا ہوں۔ وہ سُن۔ اس کا سہارا لینے سے تو کرم کی پھانسی کو توڑ سکے گا۔ ۳۹

اس میں آغاز بیکار نہیں ہوتا، اُلٹا نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس دھرم کا ذرا سا پالن کرنا

بھی بُرے خطرے سے بچا لیتا ہے۔ ۴۰

ہے کرو نندن (کُرو کی اولاد ارجن) یوگ کے طریقوں پہ چلنے والوں کی مستقل

رہنے والی عقل ہمیشہ ایک سی رہتی ہے اور غیر مستقل یقین والوں کی عقل کئی شاخوں

والی اور بےشمار قسم کی ہوتی ہے۔ ۴۱

نوٹ:۔ جب عقل ایک نہ رہ کر کئی قسم کی ہوتی ہے، تو وہ عقل نہ رہ کر خواہش

بن جاتی ہے۔ اس لئے یہاں عقلوں یا بےشمار قسم کی عقل سے مطلب خواہشات ہیں۔

اگیانی وید وادی۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ یہ کہنے والے خواہشات

سے وابستہ، سورگ کو اچھا ماننے والے زندگی اور موت روپی کرم کے پھل دینے والے

لذات اور دھن دولت کے حاصل کرنے والے کرموں کے بیان سے بھری ہوئی باتیں

بڑھا چڑھا کر کہتے ہیں۔ دنیاوی لذتوں اور دھن دولت میں پھنسے رہنے والے ان

لوگوں کی عقل ماری جاتی ہے۔ ان کی عقل نہ تو درڑھ وشواش والی ہوتی ہے۔ اور نہ وہ

سمادھی والی ہوتی ہے، اور نہ وہ سمادھی میں قائم ہو سکتی ہے۔ ۴۲-۴۳-۴۴

نوٹ:۔ یوگ واد کے برخلاف کرم کانڈ یا وید واد کا بیان اوپر کے تین شلوکوں

میں کیا گیا ہے۔ کرم کانڈ یا وید واد کا مطلب ہے پھل حاصل کرنے کے لئے کی گئی

کوششوں کے بیشمار کام۔ یہ کام وید کے بھید دل سے اور ویدانت سے علیحدہ اور تھوڑے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کپھل چاہنے والے سبب سے فائدہ ہیں ۔

ہے ارجن تینوں خواص جو وید کا مضمون ہیں - اُن سے تو الگ رہ ۔ سُکھ دُکھ وغیرہ کے بکھیڑوں سے چھوٹا رہ - ہمیشہ غیر فانی اشیاء میں لگا رہ ۔ کسی چیز کے حاصل کرنے اور اُسے سنبھالنے کے جھنجھٹوں میں نہ پھنس - آتما میں لین رہ - ۴۵

جیسے جو کام کنوؤں سے نکلتے ہیں - وہ سب اُسی طرح چشموں سے بھی نکل سکتے ہیں - ویسے ہی جو سب ویدوں کا کام ہے وہ گیانی برہم میں لین پُرش کو اپنے اندر سے مل جاتا ہے - ۴۶

تیرا اپنے کرموں کے کرنے کا ہی اختیار ہے - اس سے پیدا ہونے والے نتائج پر تیرا کوئی اختیار نہیں - کرم کے پھل کی خواہش کو سبب کر کام نہ کر ۔ کرم نہ کرنے کی بھی تجھے ہٹ نہیں کرنی چاہیئے - ۴۷

ہے ارجن پھل سے واسطہ چھوڑ کر یوگ میں لگا رہ ۔ یعنی کامیابی و ناکامیابی میں یکساں رہ کر تو کام کر ۔ یکسانیت کا نام ہی یوگ ہے - ۴۸

ہے ارجن یکساں رہنے والی عقل کے مقابلہ پر صرف کرم بہت ناچیز ہے - اس لیئے تو یکساں رہنے والی عقل کا سہارا لے - پھل کا مقصد بنانے والے انسان قابل رحم ہیں - ۴۹

عقلمند یعنی یکسانیت والے آدمی کو اس دُنیا میں پاپ پُن نہیں چھو سکتے - اس لیئے تو یکسانیت کے لیئے کوشش کر - یکسانیت کا کام ہی مہارت ہے - ۵۰

کیونکہ یکساں بدھی والے لوگ کرم سے پیدا ہونے والے پھل کو چھوڑ کر جنم کی پھانسی سے چھوٹ جاتے ہیں - اور بے داغ حالت و درجہ نجات کو حاصل کرتے ہیں ۵۱

جب تیری عقل جہالت کی دلدل سے پار اُتر جائے گی ، تب تجھے سُنے ہوئے کے متعلق یا سُننے میں ویراگ (بے پروائی) حاصل ہوگی - ۵۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کئی طرح کے اصولوں کے سُننے سے بیقرار ہوئی ہوئی تیری عقل جب گوشہ نشینی میں قائم ہوگی۔ تبھی تُو یکسانیت کو حاصل ہوگا۔ ۵۳

ارجن نے کہا:۔ ہے کیشو (کرشن) عقل مطمئنہ کے مالک یا یکسوئی کو حاصل کئے ہوئے کے کیا نشان ہوتے ہیں۔ عقل مطمئنہ کا مالک کس طرح بولتا۔ اُٹھتا اور چلتا ہے۔ ۵۴

ہے پارتھ۔ جب آدمی من میں اُٹھتی ہوئی سبھی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے اور آتما کے ذریعہ ہی اپنے آپ میں خوش رہتا ہے۔ تب وہ عقل مطمئنہ کا مالک کہلاتا ہے۔ ۵۵

نوٹ:۔ آتما سے ہی آتما میں خوش رہنے کا مطلب راحت روحانی کو اپنے اندر ہی تلاش کرتا ہے اور رنج و راحت دینے والی بیرونی اشیاء پہ راحت کا انحصار نہ رکھنا ہے۔ راحت روحانی معمولی خوشی سے علیحدہ ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ مجھے دولت ملنے پر جو خوشی ہوتی ہے۔ یہ جہالت ہے۔ میں بھکاری ہوں۔ کھانے کی تکلیف ہو۔ پھر کبھی میں چوری یا کسی دوسرے لالچ میں نہ پڑوں۔ اس میں جو بات موجود ہے۔ اُس میں مجھے راحت حاصل ہوتی ہے۔ اور وہی روحانی خوشی ہے۔

دُکھ سے جو دُکھی نہ ہو۔ سکھ کی خواہش نہ رکھے اور جو محبت خوف اور غصہ سے خالی ہو، وہ عقل مطمئنہ کا مالک منی یا عارف کہلاتا ہے۔ ۵۶

ہر جگہ لگاؤ سے خالی رہ کر جو آدمی بھلے یا بُرے ہوتے ہیں۔ نہ خوش ہوتا ہے، نہ رنجیدہ ہوتا ہے۔ اسی کی عقل مطمئنہ ہے۔ ۵۷

کچھوا جیسے سب طرف اپنے اعضاء کو سکیڑ لیتا ہے۔ ویسے ہی جب یہ آدمی حواس کو اُن کی ترغیبات سے ہٹا لیتا ہے، تب ان کی عقل مطمئنہ کہلاتی ہے۔ ۵۸

جب انسان بنا کھائے پئے رہتا ہے۔ تب اسکی ترغیبات سُست پڑ جاتی ہیں لیکن ذائقہ نہیں جاتا۔ وہ ذائقہ تو نظارہ خالق سے مطمئن ہوتا ہے۔ ۵۹

نوٹ:۔ یہ شلوک فاقہ وغیرہ کرنے کی مخالفت نہیں کرتا، بلکہ اسکی حد تبلاتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ترغیبات کو روکنے کے لئے فاقہ کشی وغیرہ ضروری ہیں۔ لیکن ان کی جڑ ذائقہ تو دیدار خدا سے ہی ختم
ہوتا ہے۔ جیسے نظارۂ خالق کا عشق لگ جاتا ہے، وہ دوسرے ذائقوں کو بھول جاتا ہے ۵۹
ہے ارجن۔ عقلمند آدمی کے کوشش کرتے رہنے پر بھی حواس خمسہ ایسے بیقرار ہوتے
ہیں، کہ اس کے من کو زبردستی کھینچ لیتے ہیں۔ ۶۰

ان سب حواس کو قابو میں رکھ کر یوگی کو مجھ میں محو ہو رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اپنے حواس
جس کے قابو میں ہیں۔ اس کی عقل برقرار ہے۔ ۶۱

نوٹ: مطلب بغیر بھگتی اور خدا کی امداد کے انسانی کوششیں لاحاصل ہیں ۵

ترغیبات کا خیال کرنیوالے آدمی کو ان میں پھنساوٹ ہو جاتی ہے۔ اس پھنساوٹ
سے خواہش پیدا ہوتی ہے، اور خواہش سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ ۶۲

نوٹ۔ خواہش کرنیوالے کیلئے غصہ لازمی ہے کیونکہ خواہشات کی کبھی سیری نہیں ہوتی ۵
غصہ سے مورکھتا (بیوقوفی) پیدا ہوتی ہے۔ بیوقوفی سے ہوش ٹھکانے نہیں رہتا۔
ہوش ٹھکانے نہ رہنے سے علم کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اور جس میں علم ہی نہ رہا وہ مُردہ کی مانند ہے۔ ۶۳

لیکن جس کا من اپنے قابو میں ہے اور جس کے حواس پھنساوٹ یا دشمنی سے خالی ہو کر اس کے
قابو میں رہتے ہیں۔ وہ آدمی حواس سے کام لیتا ہوا بھی راحت قلب حاصل کرتا ہے۔ ۶۴
اطمینان قلب سے اس کے سارے دُکھ دور ہو جاتے ہیں۔ جیسے اطمینان حاصل
ہو جاتا ہے۔ اس کی عقل فوراً ہی برقرار ہو جاتی ہے۔ ۶۵

جسے اطمینان نہیں ہے اسے تمیز نہیں ہے۔ اُسے بھگتی نہیں ہے، اور جسے بھگتی
نہیں ہے، اُسے شانتی نہیں ملتی اور جہاں شانتی نہیں، وہاں سکھ کہاں سے آسکتا ہے۔
ترغیبات میں بھٹکنے والے حواس کے پیچھے جس کا من دوڑتا ہے۔ اس کا من عقل کو جہاں چاہے
ویسے ہی کھینچ لے جاتا ہے۔ جیسے ہوا کشتی کو پانی میں ادھر اُدھر لئے پھرتی ہے۔ ۶۶، ۶۷
اس لئے ہے ارجن جس کے حواس چاروں طرف کی ترغیبات سے نکل کر اپنے قابو میں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuyan Vani Trust Donations

آجاتے ہیں۔ اس کی عقل برقرار ہو جاتی ہے۔ ۶۸

جب سب جاندار سوتے رہتے ہیں۔ تب نفسِ مطمئنہ والا انسان جاگتا رہتا ہے
جب لوگ جاگتے رہتے ہیں تب عارف سوتا رہتا ہے۔ ۶۹

نوٹ:۔ دنیادار لوگ رات بارہ ایک بجے تک ناچ رنگ، رنگ، کھانے پینے وغیرہ میں مشغول رہتے ہیں اور پھر سویرے سات آٹھ بجے تک سوتے رہتے ہیں، خدا پرست رات کے سات آٹھ بجے تک ہی کام کاج سے فراغت کر کے سوجاتے ہیں اور صبح اُٹھ کر خدا کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔ اس کے سوا جہاں دنیادار دنیاوی بکھیڑے بڑھاتا ہے اور خدا کو بھول جاتا ہے، وہاں عارف لوگ دنیاوی بکھیڑوں سے بے خبر رہتے ہیں اور نظارۂ حقائق دیکھتے ہیں۔ اس طرح دونوں کا راستہ الگ الگ ہے یہ بات اسی شلوک میں بھگوان نے بتلائی ہے۔

دریاؤں کے داخلے سے بھرتا رہتے پر بھی جیسے سمندر ساکن رہتا ہے۔ ویسے ہی جس آدمی میں دنیاوی خواہشات مطمئن ہو جاتی ہیں، وہی اطمینان حاصل کرتا ہے نہ کہ خواہشات والا۔ ۷۰

سب خواہشات کو چھوڑ کر جو آدمی چاہ۔ میرا تیرا پن اور تکبر سے خالی ہو کر رہتا ہے۔ وہی اطمینان کو حاصل کرتا ہے۔ ۷۱

ہے پارتھ! ایشور کو پہچاننے والی حالت اس طرح کی ہوتی ہے۔ اسے حاصل کر لینے پر وہ جہالت میں نہیں پھنسنا۔ اور اگر حالت نزع میں بھی یہ حالت میسر ہو جاوے، تو وہ انسان برہم نروان حاصل کرتا ہے۔ ۷۲

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کا شری کرشن اور ارجن کے درمیان کا سانکھیہ یوگ والا دوسرا ادھیائے ختم ہوا۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ

سلیم العقل کی تعریف سن کر ارجن کو ایسا معلوم ہوا کہ انسان کو چپ چاپ ہو کر بیٹھ رہنا چاہئے۔ اُس کی تعریف میں اُس نے کرم کا تو نام تک نہ سُنا۔ اس لئے بھگوان سے پُوچھا آپ کی باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کرم کی نسبت گیان برتر ہے اس لئے میری عقل پریشان ہوتی ہے۔ اگر گیان اچھا ہے تو مجھے گھور کرم میں کیوں پھنساتے ہو۔ مجھے صاف صاف بتلایئے کہ میری بھلائی کس میں ہے ؟

تب بھگوان نے جواب دیا ہے معصوم ارجن! پہلے سے ہی اس دنیا میں دو راستے چلے آتے ہیں۔ ایک میں گیان کا درجہ برتر رکھا گیا ہے، دوسرے میں کرم کا۔ لیکن تو ہی دیکھ سکے گا کہ کرم کے بغیر کبھی انسان نکما ہو ہی نہیں سکتا۔ بغیر کرم کے کبھی گیان آتا ہی نہیں۔ سب کچھ چھوڑ کر بیٹھ جانے والا آدمی کامیاب انسان نہیں کہلا سکتا۔ دیکھنا ہے، کہ ہر ایک آدمی کچھ نہ کچھ کرم تو کرتا ہی ہے۔ اسکی فطرت ہی کچھ نہ کچھ اس سے کرائے گی۔ دنیا کا یہ قانون ہوتے ہوئے بھی جو آدمی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہتا ہے۔ اور دماغ میں کئی طرح کے خیالات کے قلعے بنایا کرتا ہے۔ اُس کا شمار بیوقوفوں میں ہوتا ہے۔ اور وہ قول و فعل میں جھوٹا کہا جاتا ہے۔ اس سے کیا یہ اچھا نہیں کہ اندریوں کو قابو میں رکھ کر محبت اور نفرت کو چھوڑ کر بغیر جلد بازی اور بغیر پھنساؤ کے یعنی نتائج سے الگ تھلگ رہ کر وہ ہاتھ پاؤں سے کچھ کام کیا کرے۔ مقررہ کام تیرے حصّے میں آیا ہے ہوا خدمت کا کام تو اندریوں کو قابو میں رکھ کر کیا کر۔ کاہل کی طرح بیٹھ رہنے سے یہ اچھا ہی ہے۔ کاہل بنکر بیٹھے رہتے والے کا جسم

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

آخر کار نکما ہو جاتا ہے لیکن کام کرتے ہوئے اتنی بات یاد رکھنا کہ یگ کے کام کو چھوڑ کر دوسرے سب کام لوگوں کو بندھن میں رکھتے ہیں۔ یگ یعنی اپنے لئے نہیں، دوسروں کے لئے رفاہِ عام کی خاطر اُٹھائی ہوئی تکلیف جسے خدمت کہا جاتا ہے۔ اس خدمت کے لئے ہی جو خدمت کی جاتی ہے۔ اس میں کسی طرح کی کپٹ دکھاوٹ یا محبّت اور نفرت نہیں ہوتی۔ یہ یگ، یہ خدمت تو کیا کر۔ برہما نے یہ دُنیا پیدا کی اور اس کے ساتھ ہی یگیہ کو بھی پیدا کیا۔ مانو ہمارے کان میں اس نے یہ منتر پھونکا:۔ زمین پر جاؤ، ایک دوسرے کی خدمت کیا کرو اور ترقی پاؤ، سب جانداروں کو دیوتا کی شکل میں دیکھو۔ یہ تمہیں خوش رکھیں گے۔ خوش ہوئے ہوئے دیوتا بغیر مانگے تمہاری دلی مرادیں پوری کریں گے۔ یعنی یہ سمجھنا چاہیئے کہ خدمتِ خلق کے بغیر ان کا حصّہ انکو پہلے دیئے بغیر جو کھاتا ہے وہ چور ہے اور جو دنیا کے سب جانداروں کا حصّہ انہیں پہنچا کر بعد ازاں کھاتے ہیں یا کچھ بھوگتے ہیں۔ انہیں بھوگنے کا حق ہے یعنی وہ پاپ سے خالی ہوتے ہیں۔ اسکے برخلاف جو اپنے لیئے ہی کماتے ہیں، مزدوری کرتے ہیں۔ وہ پاپی ہیں اور پاپ کا اناج کھاتے ہیں۔ قدرت کا قانون ہی یہی ہے کہ اناج سے جانداروں کی پرورش ہوتی ہے۔ اناج بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ اور بارش یگ سے ہوتی ہے۔ یعنی سب جانداروں کی محنت سے ہوتی ہے۔ جہاں جاندار نہیں ہیں، وہاں بارش بھی نہیں ہوتی۔ جہاں جاندار ہیں، وہاں ورشا ہے ہی۔ سب جاندار محنتی ہیں، محنت کرکے جینے والے ہیں۔ کوئی لیٹے لیٹے کھا نہیں سکتا اور اگر یہ بات نادان جانداروں کے متعلق سچ ہے، تو انسان کے لیئے کتنی حد تک سچ ہونی چاہیئے۔ اس لئے بھگوان نے کہا ہے۔ کہ کرم برہما نے پیدا کیا۔ برہما کی پیدائیش لافانی برہم سے ہوئی۔ اس سے یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ سبھی یگوں میں سبھی خدمت عامہ کے کاموں میں لافانی برہم پرمیشور موجود رہتا ہے۔ ایسی اس گھٹمال کی کنوئیں کے رہٹ کی جو تقلید نہیں کرتا، وہ گنہگار ہے، اور فضول زندگی بسر کرتا ہے ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جو انسان اندرونی شانتی حاصل کر لیتا ہے اور قانع رہتا ہے۔ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کے لئے کچھ کام ہے ہی نہیں۔ اس کو کرم کرنے سے کچھ فائدہ نہیں، نہ کرنے سے بھی نہیں۔ اُسے کسی کے بارے میں کوئی غرض نہیں ہوتی۔ پھر بھی یگ کے کام کو وہ چھوڑ نہیں سکتا۔ اس لئے تو صرف اپنے فرائض ادا کرتا رہ، مگر اس میں محبت یا نفرت نہ رکھ۔ جو بغیر کسی لگاؤ کے کرم کرتے ہیں وہ ایشور کو حاضر ناظر دیکھتے ہیں۔ اور دیکھو جنک کی طرح بڑے راجہ کرم کرتے کرتے سدھی پا گئے۔ کیونکہ وہ رفاہِ عام کے لئے کام کرتے تھے، تو پھر تو اس کے برخلاف کیسے عمل کر سکتا ہے۔ یہ قاعدہ ہے کہ اچھے اور بڑے مانے جانے والے لوگ جیسا کام کرتے ہیں، عوام اُن کی تقلید کرتے ہیں۔ میری طرف دیکھو۔ مجھے کرم کر کے کونسی غرض حاصل کرنی تھی۔ مگر میں چوبیس گھنٹے لگاتار کام کرتا ہوں۔ اور یہ دیکھ کر لوگ بھی اُسی کے مطابق کرم کرتے ہی ہیں۔ لیکن اگر میں ہی سستی کر دوں، تو دنیا کا کیا حال ہو۔ سورج چاند ستارے وغیرہ چلنا بند کر دیں۔ یہ دنیا تباہ ہو جائے۔ یہ تو اچھی طرح جانتا ہے اور ان سب کو حرکت دینے والا انتظام میں رکھنے والا۔ تو میں ہی ہوں نہ۔ لیکن عام لوگوں میں اور مجھ میں اتنا فرق ضرور ہے کہ میں بغیر کسی پھنساؤ کے کام کرتا ہوں۔ لوگ پھل میں پھنسے ہوئے مزدوری کیا کرتے ہیں۔ تیرے جیسا گیانی آدمی کام چھوڑ بیٹھے تو لوگ بھی ویسا ہی کریں اور کج فہم بنیں۔ تجھے تو لگاؤ چھوڑ کر ہی فرض ادا کرنا چاہیئے جس سے لوگ اپنے فرض سے نہ گریں۔ اور آہستہ آہستہ بغیر لگاؤ کے کرم کرنا سیکھیں۔ انسان کی فطرت میں جو صفات موجود ہیں۔ اُن کے ماتحت ہو کر وہ کام تو کرتا ہی رہے گا۔ بیوقوف ہی یہ مانتا ہے، کہ میں کرنے والا ہوں۔ سانس لینا سب جانداروں کی فطرت میں ہے۔ اُن کی عادت ہے۔ آنکھ پر کسی کے بیٹھتے ہی آدمی طبعاً پلک ہلاتا ہے۔ اس وقت وہ نہیں کہتا، کہ میں سانس لیتا ہوں، میں پلک مارتا ہوں۔ اسی طرح جتنے کام بھی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کیئے جاویں، وہ سب فطرت سے ہی صفات کے مطابق ہیں۔ اُن کے لئے خودی کیوں؟ اور اس طرح پر بغیر میرا تیرا خیال کئے قدرتی طور پر کام کرنے کا سنہری راستہ یہ ہے کہ سب کاموں کو میری نذر کیا جائے۔ اس طرح کرتے کرتے جب انسان میں سے خودی۔ خودغرضی کا خیال مفقود ہو جاتا ہے، تب اس کے سب کام قدرتی اور بے عیب ہو جاتے ہیں۔ وہ بے شمار جھنجھٹوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ پھر اس کے لئے کرموں میں پھنسانے وغیرہ کچھ نہیں رہتا۔ اور جہاں قوانین قدرت کے موافق کام ہوتا ہے۔ نہاں "میں" "نہ کرنے" کا دعویٰ کرنے میں ہی خودی ہے۔ ایسا عملی کرنے والا چاہے باہر سے کچھ نہ کرتا ہوا ہی معلوم ہو۔ مگر اندر ہی اندر اس کا من جال بنتا ہی رہتا ہے۔ بہ بڑی کوشش سے کبھی ٹوٹا ہے، اور زیادہ زنجیروں میں جکڑنے والا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اندریوں کو اپنے وشیوں سے محبت یا نفرت رہتی ہے لیکن کسی کو کوئی خاص آواز سننا پسند ہوتا ہے اور کوئی ناپسند۔ ناک کو گلاب کا پھول سونگھنا پسند ہے۔ اور پاخانے وغیرہ کی بو نہیں بھاتی۔ یہی حال سب اندریوں کا سمجھ لو۔ اس لئے انسان کو جو کرنا ہے، وہ تو یہ ہے کہ ان محبت اور نفرت کی شکل میں جو دو لٹیرے ہیں۔ اُن کے قابو میں کبھی نہ پڑے، اور انہیں باہر نکال پھینکے۔ اس کے لئے کرم کو ڈھونڈتا نہ پھرے۔ آج یہ، کل دوسرا، پرسوں تیسرا۔ اس طرح بے فائدہ ہاتھ پاؤں نہ پٹکے۔ لیکن اپنے حصے جو خدمت آوے اُسے خوشنودیٔ خالق کیلئے کرنے کو تیار رہے۔ اس طرح کرنے سے یہ خیال پیدا ہوگا، کہ جو کچھ کرتے ہیں، وہ ایشور ہی کراتا ہے۔ اس سے علم اور احساس پیدا ہوگا اور خودی مٹ جائے گی۔ اس کا نام ہے اپنا دھرم۔ اپنے دھرم پر ڈٹے رہنا چاہیئے، کیونکہ اُپنے لئے وہی اعلیٰ ہے۔ چاہے دوسرے کا دھرم زیادہ اچھا دکھائی دیتا ہو، پھر بھی یہ سمجھ کر کہ وہ خطرناک ہے۔ اپنے دھرم پر چلتے ہوئے موت کی نذر ہو جانے میں نجات ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

محبّت اور نفرت کو چھوڑ کر ہی کرم کرنا چاہیئے۔ یہی یگ ہے۔ جب بھگوان نے یہ کہا۔ تو ارجن نے پُوچھا۔ آدمی کس کی ترغیب سے گناہ کرتا ہے۔ اکثر ایسا معلوم ہوتا ہے، جیسے کوئی زبردستی اسے گناہ کی طرف گھسیٹے لئے جاتا ہے ؛

بھگوان بولے :۔ آدمی کو گُناہ کی طرف گھسیٹنے والا نفس اور غصّہ ہے۔ یہ سگے بھائی کی طرح ہیں۔ خواہش نفسانی پُوری نہ ہوئی تو جھٹ غصّہ آ کر کھڑا ہو گیا اور جس میں یہ دونوں ہیں۔ اُسے بندۂ نفس کہتے ہیں۔ آدمی کا سب سے بڑا دشمن نفس ہی ہے۔ اس سے روز جنگ چھڑی رہتی ہے۔ آئینہ پر دھول چھا جانے سے جیسے وہ دھندلا ہو جاتا ہے یا جیسے جب تک دھواں رہتا ہے۔ آگ ٹھیک نہیں جلتی، یا بچّہ جب تک رحم کی جھلی سے ڈھکا رہتا ہے، تب تک اس کا دم گھُٹتا رہتا ہے ویسے ہی غصّہ اور شہوت خدا شناسی کی معرفت کے نور کو چمکنے نہیں دیتے، دُھندلا کر دیتے ہیں یا اس کا دم گھُونٹ دیتے ہیں، یہ شہوت آگ کی طرح خطرناک ہے۔ نفس عقل اور حواس کو اپنے قابو میں کر کے انسان کو پچھاڑتی ہے۔ اس لئے تُو سب سے پہلے حواس پر قبضہ جما لے، پھر نفس کو قابو میں لانا۔ ایسا کرتے ہوئے عقل بھی تیرے قابو میں ہو کر رہے گی۔ کیونکہ اگرچہ حواس نفس اور عقل بتدریج ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں تو ان سب کی نسبت رُوح برتر ہے۔ اِنسان کو اپنی رُوح کی طاقت کا احساس نہیں ہے۔ اسلئے وہ مانتا ہے کہ حواس قابو میں نہیں رہتے یا نفس مطمئن نہیں رہتا یا عقل کام نہیں کرتی۔ رُوح کی طاقت کا یقین ہوتے ہی دُوسرے سب کام آسان ہو جاتے ہیں اور جس نے حواس۔ نفس اور عقل کو قابو کر رکھا ہے شہوت، غصّہ یا اُن کی لا انتہا فوج اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ؛

اس ادھیائے کو میں نے گیتا کے سمجھنے کی چابی کہا ہے اور اس کا مطلب ہم ایک فقرہ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ زندگی خدمت کے لئے ہے۔ عیش و عشرت کے لئے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نہیں۔ اس لئے ہمیں زندگی کو قربانی کی زندگی بنانا چاہیئے۔ صرف یہ سمجھ لینے سے ہی ایسا ہو نہیں جاتا لیکن یہ جان کر عمل کرتے ہوئے ہم بتدریج پاکیزہ بنتے ہیں لیکن سچی خدمت کسے کہا جائے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے حواس کو قابو میں کرنا لازمی ہے۔ ایسا کرنے سے ہم بتدریج صداقت مجسم ایشور کے نزدیک پہنچتے جاتے ہیں۔ جُوں جُوں وقت گزرتا ہے ہم صداقت کو زیادہ دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ خدمت کا کام بھی اگر خود غرضی کے خیال سے کیا جاوے، تو وہ یگ نہیں رہتا اس لئے عدم تشدد کی بھاری ضرورت ہے۔ اتنا معلوم ہو جانے پر ہمیں کسی دوسرے، تیسرے بحث مباحثے میں پڑنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ارجن کو سچ مچ ہی اپنے رشتہ داروں کو مارنے کا سبق دیا تھا کیا اس میں دھرم تھا۔ ایسے سوالات پھر پیدا ہی نہیں ہوتے۔ عدم تشدد آنے پر ہمارے ہاتھ میں کسی کو مارنے کی چھری ہوتے ہوئے بھی از خود وہ ہاتھ سے چھوٹ پڑتی ہے لیکن عدم تشدد کی نمائش کرنے سے وہ نہیں آتی۔ ہم کوشش کریں تو وہ آج ہی حاصل ہو جاوے یا ہزاروں سال کوشش کرنے پر بھی نہ آوے۔ اس کی فکر بھی ہمیں چھوڑ دینی چاہیئے کوشش میں ہی کامیابی ہے کوشش سچ مچ ہی کرتے ہیں یا نہیں اس کی ہمیں پوری نگرانی رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس میں اپنے آپ کو دھوکا نہ دینا چاہیئے۔ اور اتنا خیال رکھنا تو سب کے لئے ممکن ہے ؛

یروڈا مندر - ۲۴-۲۵ نومبر ۱۹۳۰ء

(۳)

یہ ادھیائے گیتا کی تعلیم کی ٹھیک ٹھیک حالت جاننے کی کنجی کہا جا سکتا ہے اس میں کرم کیسے کرنا چاہیئے، کونسا کرم کرنا چاہیئے اور سچا کرم کسے کہنا چاہیئے۔ یہ بات صاف صاف کہی گئی ہے اور بتلایا ہے کہ سچے گیان کا پھل یہ ہونا چاہیئے کہ عاقبت سمیتا جی کاموں میں لگ جائے ؛

ارجن نے کہا :۔ ہے جناردھن (کرشن) اگر آپ کرم کی نسبت عقل کو زیادہ اچھا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مانتے ہیں۔ تو ہے کیشو پھر آپ مجھے خوفناک کام میں کیوں لگاتے ہیں؟

نوٹ :۔ عقل سے مطلب ہے یکساں سمجھنے والی بُدھی ÷

اپنی دو رنگا رنگ کی باتوں سے میری عقل کو آپ مانو مشکوک بنا رہے ہیں۔ اسلئے آپ مجھ سے ایک ہی یقینی بات کہئے کہ جس سے میرا کلیان ہو۔ ۲

نوٹ :۔ ارجن اکتاتا ہے۔ کیونکہ ایک طرف سے بھگوان اسے شسنت ہونے پرچلن کرنے ہیں اور دوسری طرف دوسرے ادھیائے کے ۴۹۔۵۰ شلوک میں کرم چھوڑ دینے کا اشارہ ملتا ہے۔ سنجیدگی کے ساتھ وچار کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ یہ بھگوان آگے بتلاتے ہیں ÷

شری بھگوان نے کہا :۔ اس دنیا میں مَیں نے پہلے دو حالتیں بتلائی ہیں۔ ایک تو گیان یوگ کے ذریعے فلاسفروں کی اور دوسری کرم یوگ کے ذریعے یوگیوں کی۔ ۳

کرم کا آغاز کرنے سے آدمی نکماپن کو محسوس نہیں کرتا۔ اور کرم کو صرف بیرونی طور پر چھوڑ دینے سے سِدّھی نہیں پاتا۔ ۴

نوٹ :۔ نکماپن سے مطلب ہے۔ خیال سے، زبان سے اور جسم سے کرموں کی نیستی ایسے نکمے پن کا احساس کسی کو کرم نہ کرنے سے نہیں ہو سکتا۔ تب اس کا احساس کیسے ہوتا ہے۔ یہ اب دیکھنا ہے ÷

اصل میں کوئی ایک سیکنڈ بھر بھی کرم کیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قدرت سے پیدا ہوئے خواص مجبور ہو کر ہر ایک آدمی سے کرم کراتے ہیں۔ ۵

جو آدمی کرم کمانے والے حواس کو روکتا ہے۔ لیکن اُن حواس کی ترغیبات کا خیال من سے کرتا ہے، وہ نادان اور بے قاعدہ کام کرنے والا کہلاتا ہے۔ ۶

نوٹ :۔ جیسے کوئی زبان کو روکتا ہے۔ لیکن دِل سے کسی کو گالی دیتا ہے۔ وہ نکما نہیں ہے، وہ اتیاچاری ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جب تک من نہ رکا جا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سکے۔ تب تک جسم کو روکنا بے فائدہ ہے۔ جسم کو روکے بغیر من پر دباؤ نہیں پڑتا لیکن جسم کو روکنے کے ساتھ من پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو لوگ خوف یا ایسے ہی بیرونی اسباب سے جسم کو روکتے ہیں لیکن من پر قابو نہیں رکھتے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ من سے تو لذّات کا حظ اُٹھاتے ہیں۔ اور اگر انہیں موقع مل جائے تو جسم سے ویسا ہی کریں۔ ایسے ریاکاروں کی بُرائی کی گئی ہے۔ اس کے بعد کے شلوکوں میں اس سے اُلٹا خیال دکھاتے ہیں ــــــ "لیکن اے ارجن! جو آدمی حواس کو دل سے قابو میں رکھ کر لگاوٹ سے الگ ہو کر کرم کرانے والے حواس کے ذریعہ کرم یوگ کا آغاز کرتا ہے وہ بہت اچھا آدمی ہے"۔

نوٹ :۔ اس میں باہر اور اندر کا میل ملایا گیا ہے۔ من کو قابو میں رکھتے ہوئے بھی آدمی جسم کے ذریعے یعنی اعضاء سے کچھ نہ کچھ تو کرے گا ہی۔ لیکن جس کا دل قابو میں ہے۔ اس کے کان بُری باتیں نہ سن کر ایشور بھجن سُنیں گے۔ جس کا دل قابو میں ہے۔ وہ آدمی ذائقوں میں یا لذّات جسمانی میں دلچسپی نہیں لیتا۔ ایسا آدمی رُوح کی شان بڑھانے والے کام ہی کرے گا۔ ایسے کرم کرنے کو کرم مارگ کہتے ہیں جس کے ذریعہ رُوح کا جسمانی زنجیروں سے چھُوٹنے کا کام بنے وہ کرم یوگ ہے۔ اس میں ذائقوں یا لذّات میں پھنساوٹ کے لئے کوئی جگہ ہو ہی نہیں سکتی ؂

اس لئے نیّت سے کام کر۔ کام نہ کرنے کی نسبت کام کرنا زیادہ اچھا ہے۔ تیرے جسم کا کام بھی بغیر کرم نہیں چل سکتا ۔ ۸

نوٹ :۔ (نیّت) مقررہ کا لفظ اصلی شلوک میں ہے۔ اُس کا تعلق پچھلے شلوکوں میں سے ہے۔ اس میں دل سے حواس خمسہ کو قابو میں رکھتے ہوئے لگاوٹ کے بغیر کام کرنے کی تعریف کی ہے۔ یہاں نیّت یا مقررہ سے مطلب حواس کو قابو میں رکھ کر کرنے والے کام کی تاکید کی گئی ہے ؂

یگیہ کیلئے کئے ہوئے کرموں کے سوا کرموں سے اس دنیا میں پھنساوٹ پیدا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہوتی ہے۔ اِسلئے ہے کُنتی کے پُتر (ارجن) تُو بے لگاؤ ہو کر یگیہ کے لئے کرم کر۔ ۹

نوٹ:۔ یگیہ (پراُپکار کے لئے اور ایشور کے ارپن کئے ہوئے کام) پرجا پیدا کرکے پرجاپتی برہما نے کہا:۔

یگیہ سے تمہاری ترقی ہو۔ یہ تمہیں من مانے پھل دے۔ ۱۰

تم یگیہ کرکے دیوتاؤں کی اور دیوتا تمہاری پرورش کریں۔ اور ایک دوسرے کی پرورش کرتے ہوئے تم اُونچے درجے کا کلیان حاصل کرو۔ ۱۱

یگیہ کے ذریعہ خوش ہوکر دیوتا تمہیں من مانی مُراد دیں گے۔ ان کا معاوضہ دیئے بغیر جو ان کا استعمال کرتا ہے، وہ ضرور چور ہے۔ ۱۲

نوٹ:۔ یہاں دیوتا کا یہ مطلب ہے کہ سب جاندار پرمیشور کی پیدائش ہیں سب جانداروں کی خدمت دیوتاؤں کی خدمت ہے اور وہ یگیہ ہے۔

جو یگیہ کرکے اس سے بچی ہوا کھانے والے ہیں۔ وہ سب گناہوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ جو اپنے لئے ہی پکاتے ہیں، وہ گُناہ کرتے ہیں۔ ۱۳

اناج سے سب جاندار پیدا ہوتے ہیں۔ اناج بارش سے پیدا ہوتا ہے۔ بارش یگیہ سے ہوتی ہے اور یگیہ کرم سے ہوتا ہے۔ ۱۴

تو جان لے کہ کرم قدرت سے پیدا ہوتے ہیں۔ قدرت کی ہستی لافانی خالق سے ظہور میں آتی ہے اور اس لئے ہر حاضر و ناظر خالق ہمیشہ یگیہ میں موجود ہے۔ ۱۵

اس طرح مسلسل چکر جو تقلید نہیں کرتا۔ وہ اِنسان اپنی زندگی کو گناہ آلودہ بناتا ہے۔ لذات میں پھنسا رہتا ہے۔ اور ہے ارجن وہ آدمی بے فائدہ جیتا ہے۔ ۱۶

لیکن جو آدمی روح میں محو رہتا ہے، جو اسی میں شانت رہتا ہے اور اس میں مطمئن رہتا ہے۔ اُسے کچھ کرنا باقی نہیں رہتا۔ ۱۷

کرنے یا نہ کرنے میں اس کی کچھ بھی غرض نہیں ہے کسی جاندار سے بھی ذاتی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

غرض یا لگاؤ نہیں ہے۔ ۱۸

اس لیئے تُو تو بے لگاؤ ہو کر لگا تار فرائض کے کام کرتا رہ۔ بے لگاؤ رہ کر کام کرنے والا آدمی ہی مُکتی حاصل کرتا ہے۔ ۱۹

جنک وغیرہ نے کرم سے ہی پوری کامیابی حاصل کی۔ حصول نجات نامی کے خیال سے بھی تجھے کرم کرنا مناسب ہے۔ ۲۰

جو جو افعال بھلے آدمی کرتے ہیں، اس کی تقلید دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ وہ جس بات کو قابلِ قبول بتاتے ہیں، لوگ انہیں کے پیچھے چلتے ہیں۔ ۲۱

ہے ارجن۔ میرے لیئے تینوں لوک میں کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے قابلِ حصول کوئی چیز میسر نہ ہو، یہ بات نہیں ہے۔ پھر بھی مَیں کاموں میں لگا رہتا ہوں۔ ۲۲

نوٹ:۔ سورج، چاند، زمین وغیرہ کی لگاتار اور بنا غلطی کے گردش اس ایشور کے کرم کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ کرم دماغی نہیں، بلکہ جسمانی کہے جا سکتے ہیں۔ ایشور کی کوئی شکل و صورت نہیں۔ پھر بھی جسمانی افعال کرتا ہے۔ یہ کیسے کہا جا سکتا ہے یہاں اس طرح کے شک کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بغیر جسم کے ہو کر بھی جسم والوں کی طرح کام کرتا ہُوا نظر آتا ہے۔ اس لیئے وہ کرم کرتا ہُوا بھی کام نہ کرنے والا اور بغیر لپٹاوٹ ہے۔ انسان کے لئے سمجھنے کی بات تو یہ ہے کہ جیسے ایشور کے سب ظہورات مشین کی طرح کام کرتے ہیں۔ ویسے ہی آدمی کو بھی وچار کر کے لیکن مشین کی طرح ہی مقررہ کام کرنا چاہیئے۔ آدمی کی خصوصیت اس بات میں نہیں کہ مشینوں کی حرکات سے بے پرواہی کر کے اپنی مرضی سے ہی کام کرنے والا بنے، بلکہ سوچ وچار کے ساتھ ان کی حرکات کی تقلید کرنے میں ہے۔ پھنساؤ میں نہ پڑ کر مشین کی طرح کام کرنے سے اُسے رگڑ نہیں لگتی۔ وہ موت کے وقت تک تر و تازہ رہتا ہے۔ جسم جسمانی قواعد کے مطابق اپنے وقت پر فنا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے اندر رُوح جیسی تیسی رہتی ہے؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اگر میں کبھی بھی انگڑائی لینے کے لئے بھی رُکے بغیر کام میں لگا نہ رہوں، تو ہے
ارجن لوگ سبھی طرح سے میرے کاموں کی تقلید کرنے لگ جاویں - ۲۳
اگر میں کرم نہ کروں تو یہ دنیا تباہ ہو جائے، میں بد انتظامی کرنے والا بنوں اور
یہ سب کرہ حیات فنا ہو جاویں - ۲۴
ہے ارجن جس طرح انجان لوگ پھنساوٹ میں پڑ کر کام کرتے ہیں۔ اسی طرح
عالم کو پھنساوٹ میں نہ پڑ کر دنیا کے فوائد کے لئے کام میں لگے رہنا چاہیئے - ۲۵
کرموں میں پھنسے ہوئے انجان پرشوں کی عقل کو عقلمند ڈانواڈول نہ کرے
بلکہ یکچتی کے ساتھ اچھی طرح کر کے انہیں سب کاموں میں لگا دے - ۲۶
سب کرم قدرت کے خواص کے ذریعے کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تکبر سے جاہل بنا ہوا
آدمی 'میں' کرتا ہوں، ایسا مانتا ہوں - ۲۷
ہے ارجن! خواص اور افعال کی تقسیم کا راز جاننے والے آدمی خواص میں کام
کرتے ہیں - یہ مان کر اس میں پھنستا نہیں ہے - ۲۸
نوٹ:- جس طرح سانس وغیرہ فعل اپنے آپ ہوتے رہتے ہیں۔ اس میں آدمی
پھنستا نہیں۔ اور جب اُن کو کوئی بیماری ہوتی ہے۔ تب ہی انسان کو اُن کی فکر کرنی
پڑتی ہے یا اُسے ان اعضاء ہستی کا احساس ہوتا ہے۔ اسی طرح قدرتی افعال اپنے
آپ ہوتے ہیں، تو ان میں پھنساوٹ نہیں ہوتی، جو فراخدل ہے، وہ اپنی فراخدلی
کو خود نہیں جانتا۔ لیکن اس سے بغیر خیرات کئے رہا نہیں جاتا۔ ایسی بنا پھنساوٹ کام
کرنے کی عادت ایشور کی کرپا سے حاصل ہوتی ہے ؛
مادے کے خواص پر لٹو ہوئے ہوئے آدمی اُن خواص کے ظہور کو دیکھ کر اس
میں پھنسے رہتے ہیں۔ خدا شناس لوگوں کو چاہیئے، کہ وہ ان انجان کم عقل لوگوں کو
ڈانواڈول نہ کریں - ۲۹

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

آتم چنتن کی عادت ڈال کر سب افعال میری نذر کر کے بھنساوٹ اور میرا تیراپن چھوڑ بغیر دگا وٹ کے ہو کر تو لڑائی کر۔ ۳۰

نوٹ :۔ جو جسم میں رہنے والی روح کو پہچانتا ہے، اور اُسے قادرِ مطلق کا ایک حصّہ جانتا ہے، وہ سب کام ایشور کی ہی نذر کرے گا۔ ایسے جیسے کہ ایک نوکر مالک کے سہارے گزارا کرتا ہے اور سب کچھ آدمی کی نذر کرتا ہے ؛

وشواش رکھ کر دشمنی کو چھوڑ کر آدمی میری اس رائے کے مطابق چلتے ہیں، وہ بھی کرم کی پھانسی سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ۳۱

لیکن جو میرے اس بیان میں عیب نکال کر اس کی تقلید نہیں کرتے، وہ بے سمجھ جاہل ہیں۔ آج کی تباہی ہوئی سمجھو۔ ۳۲

عام لوگ بھی اپنی عادات کے مطابق افعال کرتے ہیں۔ سب جاندار اپنی عادات کے مطابق کام کرتے ہیں۔ وہاں زبردستی کیا کر سکتی ہے۔ ۳۳

نوٹ :۔ یہ شلوک دوسرے ادھیائے کے ۶۱ ویں کا مخالف نہیں ہے۔ جو اس کو قاعدوں میں چلانے چلانے آدمی مرمٹتا ہے۔ لیکن پھر بھی کامیابی حاصل نہ ہو، تو زبردستی قواعد کی پابندی بے فائدہ ہے۔ اس حواس کو قاعدہ میں رکھنے کی بُرائی نہیں کی گئی ہے۔ عادات کی طاقت دکھائی گئی ہے۔ اگر کوئی آدمی یہ کہہ کر کہ میری تو یہ عادت ہے نکمے بن بیٹھے، تو وہ اس شلوک کا مطلب نہیں سمجھتا۔ عادات کا ہمیں پتہ نہیں لگتا۔ جتنی عادات ہیں، سب خصلت نہیں ہیں۔ اور روح کی خاصیت تو ارتقاع ہے۔ اس لئے روح جب نیچے اُترے، تو اس کا مقابلہ کرنا فرض ہے۔ اسی لئے نیچے کا شلوک اس بات کو صاف کرتا ہے ؛

اندریوں کو اپنے اپنے وشیوں سے محبت یا نفرت رہتی ہی ہے۔ انسان ان کے قابو میں نہ ہونا چاہیئے، وہ دشمن انسان کے رستے میں دشمن کی طرح ہیں۔ ۳۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ :- کان کا وشے ہے سُننا۔ جو اچھا لگتا ہے۔ اُسی کے سُننے کی خواہش یہ محبت ہے، جو اچھا نہ لگے۔ اس کے سُننے کی خواہش کا نہ ہونا نفرت ہے۔ یہ تو فطرت ہی ہے۔ ایسا کہہ کر محبت یا نفرت نہ کرنے لگ جاوے، بلکہ اُن کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ رُوح کا کام سُکھ دُکھ سے نرلیپ رہنا ہے۔ اس فطرت تک انسان کو پہنچنا ہے ؛

دوسرے کا دھرم آسان ہونے پر بھی اس کی نسبت اپنا دھرم صفات سے خالی ہو تو بھی زیادہ اچھا ہے، اپنے دھرم میں مرنا اچھا ہے۔ دُوسرے کا دھرم خطرناک ہے۔ ۳۵

نوٹ :- مجلس میں ایک کا کام جھاڑو دینے کا ہوتا ہے اور دوسرے کا کام حساب رکھنے کا۔ حساب رکھنے والا چاہے اُونچے درجے میں شمار ہو، لیکن جھاڑو دینے والا اپنا دھرم چھوڑ دے، تو وہ گر جائے گا، اور مجلس کو نقصان پہنچے گا۔ خدا کے یہاں دونوں کی خدمت کی قیمت اُن کی تندہی کے مطابق لگائی جائے گی۔ پیشے کی قیمت وہاں تو ایک ہی ہو سکتی ہے۔ دونو خدا کی نذر کرنے کے خیال سے اپنا فرض ادا کریں، تو یکساں طور پر نجات کے حقدار بن جاتے ہیں ؛

ارجن نے کہا :- ہے کرشن ! تُو تو زبردستی کس کام پر لگایا جا رہا ہے۔ اس طرح خواہش نہ ہونے پر بھی انسان کس کی ترغیب سے پاپ کرتا ہے۔ ۳۶

شری بھگوان نے کہا :- رجوگن سے پیدا ہونے والا ترغیب دینے والا یہ کام ہے، کرودھ ہے، اس کا پیٹ نہیں بھرتا، یہ بڑا پاپی ہے۔ اس کو اس دُنیا میں اپنا دُشمن سمجھ۔ ۳۷

نوٹ :- ہمارا اصلی دُشمن ہمارے اندر رہنے والا چاہے تو اسے کام کہو، چاہے کرودھ وہی ہے ؛

جس طرح دھوئیں سے آگ، میل سے آئینہ یا جھلی سے رحم ڈھکا رہتا ہے، اسی طرح کام وغیرہ دشمنوں سے یہ گیان ڈھکا رہتا ہے۔ ۳۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے کنتی کے بیٹے ارجن! یہ کام روپی آگ ہے جو بجھائی نہیں جا سکتی۔ ہمیشہ کا دشمن ہے۔ اس سے گیانی کا گیان ڈھکا رہتا ہے۔ ۳۹

اندریاں۔ من اور بدھی۔ یہ دشمن کے رہنے کی جگہ ہے۔ اس کے ذریعہ گیان کو ڈھک کر یہ دشمن آدمی کو بے ہوش کر دیتا ہے۔ ۴۰

نوٹ :۔ اندریوں میں کام سما جانے کی وجہ سے من میلا ہو جاتا ہے۔ اس سے تمیز کی طاقت شکست پڑ جاتی ہے، اور اس سے گیان کا ناش ہو جاتا ہے۔ دیکھو ادھیائے ۲۔ شلوک ۶۲۔ ۶۳

ہے بھرت کے خاندان میں سر لشٹ ارجن۔ اس لئے تو پہلے تو اندریوں کو قابو میں رکھ کر گیان اور تجربہ کو نقصان پہنچانے والے اس پاپی کو ضرور چھوڑ دے۔ ۴۱

اندریاں بہت باریک ہیں۔ ان میں سے بہت باریک من ہے۔ اس سے بھی زیادہ باریک بدھی ہے۔ جو بدھی سے بھی نہایت ہی باریک ہے وہ آتما ہے۔ ۴۲

نوٹ :۔ مطلب یہ کہ اندریاں قابو میں ہوں تو کام کو جیتنا آسان ہو جاوے۔

اس طرح بدھی سے دور آتما کو پہچان کر اور آتما کے ذریعے من کو بس میں کر کے ہے ارجن! کام روپ جو ناقابل تسخیر دشمن ہے اس کو مار ڈال ÷

نوٹ :۔ اگر انسان جسم میں رہنے والی آتما کو جان لے، تو من اس کے قابو میں رہیگا۔ اندریوں کے قابو میں نہیں رہے گا۔ اور من کو جیت لیا جاوے تو کام کیا کر سکتا ہے ÷

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یعنی یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن کے وارتالاپ کا کرم یوگ نام والا تیسرا ادھیائے ختم ہوا ÷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

چوتھا ادھیائے

گیان کرم سنیاس یوگ

بھگوان ارجن سے کہتے ہیں۔ میں نے تجھے نشکام کرم یوگ بنایا ہے، وہ نہایت قدیم زمانہ سے چلا آیا ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں۔ تو میرا پیارا بھگت ہے۔ اس لئے اور دھرم کی وجہ سے تشویش میں ہے۔ اس لئے اس سے چھڑانے کے خیال سے میں نے تجھے یہ سکھایا ہے۔ جب دھرم کی بدنامی ہوتی ہے، اور ادھرم پھیلتا ہے، تب تب میں اوتار لیتا ہوں۔ بھگتوں کی حفاظت کرتا ہوں، پاپیوں کو تباہ کرتا ہوں۔ میرے اس کھیل کو جو جانتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ادھرم کا ناش ہوگا ہی۔ بھلے آدمیوں کا حافظ تھا۔ ایسا ہے وہ دھرم کو نہیں چھوڑتا۔ اور آخر کار مجھے پا لیتا ہے۔ چونکہ ایسے لوگ میرے خیال میں محو رہنے والے ہوتے ہیں، میری پناہ لینے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہشات نفسانی اور غصہ وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں۔ اور ریاضت اور معرفت کی وجہ سے پاکیزہ بنے رہتے ہیں۔ انسان جیسا کرتے ہیں ویسا پھل پاتے ہیں۔ میرے قوانین سے باہر کوئی نہیں رہ سکتا۔ صفات اور اعمال کی تفریق سے میں نے چار ذاتیں پیدا کی ہیں، تو بھی یہ نہ سمجھ کر کہ ان کا پیدا کرنے والا میں ہوں۔ کیونکہ مجھے اس کام سے کسی پھل کی ضرورت نہیں۔ اس کا گناہ و ثواب مجھے نہ ہوگا۔ یہ ایشوری کھیل سمجھنے لائق ہے۔ دنیا میں جو بھی کام ہوتا ہے، وہ سب قوانین قدرت کے مطابق ہوتا ہے۔ پھر بھی ایشور اس سے الگ رہتا ہے۔ اس لئے وہ اس کا کرنے والا بھی ہے اور نہ کرنے والا بھی۔ ایسے ہی الگ رہ کر بغیر پھل کی خواہش کئے جس طرح ایشور کرتا ہے۔ جو انسان کام کرتے ہیں، وہ ضرور نجات حاصل کرتے ہیں۔ ایسا آدمی کام میں کام نہ ہونا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دیکھنا ہے۔ مزدوری کی صورت میں نہ سہی تو بھی فعل کی صورت میں اس کا معاوضہ تو اسی کو ملتا ہی ہے۔ پھل تو لامحالہ ہے۔ لیکن عمل میں مطابقت ہونی چاہیئے۔ ایسا کرتے وقت یگ کرتے والے میں پاکیزگی بھی ہونی چاہیئے۔ اس موقعہ پہ یگ کرنے والے کو کسی طرح کی خواہش نہیں رکھنی چاہیئے ؛

ایسے آدمی کو نہ کرنے لائق کام کی بھی فوراً خبر ہو جایا کرتی ہے۔ جن کے لیئے خواہش ہے، جو بغیر خواہش کے   رہ ہی نہیں سکتے۔ وہ سب نہ کرنے کے کرم کہلاتے ہیں۔ جیسے چوری، بدمعاشی وغیرہ ایسے افعال بے لگاؤ ہوکر کوئی کر ہی نہیں سکتا۔ اس لیئے جو خواہشات اور خیالات کو چھوڑ کر کرنے لائق کام کرتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں، کہ اس نے اپنی گیان کی آگ سے اپنے کرم جلا ڈالے ہیں۔ اس طرح جس نے کرموں کے پھل کا خیال چھوڑ دیا ہے، وہ انسان ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔ ہمیشہ آزاد رہتا ہے۔ اس کا نفس مطمئن رہتا ہے۔ وہ کسی طرح کی مصیبت میں نہیں پھنستا اور جس طرح تندرست آدمی کے سب جسمانی کام قدرتی طور پر اپنے آپ ہوتے رہتے ہیں۔ اس طرح اس آدمی کی ترغیبات قدرتی ہوتی ہیں، وہ خود انہیں کر رہا ہے۔ اس بات کا غرہ اُسے نہیں ہوتا، احساس تک نہیں رہتا۔ خود صرف وجہ اولین بنا رہتا ہے۔ کامیابی ہوئی تو کیا اور ناکامیابی ہوئی تو کیا۔ وہ نہ پھول بیٹھتا ہے، نہ گھبراتا ہے۔ اس کے سبھی کام یگ کے طور پہ یا فائدت خلق کے لیئے ہوتے ہیں، وہ سب کاموں میں ایشور کو ہی دیکھتا ہے اور آخرکار ایشور کو ہی حاصل کر لیتا ہے ؛

یگ تو بے شمار قسم کے بتائے گئے ہیں۔ لیکن ان سب کی بنیاد میں نیکی اور نجابت ہوتی ہے۔ اندریوں کو قابو میں کرنا ایک طرح کا یگ ہے۔ کسی کو دان دینا دوسری طرح کا یگ ہے۔ پرانایام وغیرہ بھی پاکیزگی کے لیئے کیا گیا یگ ہے۔ اس کا گیان کسی تجربہ کار گورو سے سیکھا جا سکتا ہے۔ یہ تابعداری لگن اور خدمت سے حاصل ہو سکتی ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سب بنا سمجھے گیان کے نام سے مختلف تحریکات شروع کر دیں۔ تو اگیان سے پیدا شدہ ہونے کی وجہ سے نیکی کی جگہ بدی کر بیٹھیں۔ اس لئے ہر ایک کام کو سوچ سمجھ کر کرنے کی بڑی ضرورت ہے:

یہ علم حروف کا علم نہیں۔ اس علم میں شکوک کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں رہتی۔ عقیدت سے اُس کا آغاز ہوتا ہے۔ اور انجام احساس سے۔ ایسے علم کے ذریعہ انسان سب جاندار کو اپنے میں دیکھتا ہے، اور اپنے کو ایشور میں یعنی اُسے یہ سب فی البدیہہ کی طرح ایشور سے بھرپور معلوم ہوتا ہے۔ یہ علم گنہگاروں میں (بھی) جو مشہور گنہگار ہیں، ان کو بھی اوپر اٹھاتا ہے۔ یہ علم انسان کو افعال کی زنجیروں سے نجات دلاتا ہے۔ یعنی افعال کے نتائج اُسے چھو تک نہیں سکتے۔ اس جیسا مقدس اس دنیا میں اور کچھ نہیں ہے۔ اس لئے تو عقیدت کے ساتھ محو ہوتا ہوا اس کو تابو میں کر کے اس علم یا گیان کو حاصل کرنے کی کوشش کر۔ اس سے تجھے لا انتہا اطمینان حاصل ہوگا:

یہ ادھیائے اور تیسرا و پانچواں ادھیائے اکٹھے وچارنے لائق ہیں۔ ان سے عدم پھنساوٹ کا طریقہ کیا ہے۔ یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ یہ عدم پھنساوٹ یا نشکام ہونا کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ بات بھی ان میں کسی حد تک بتا دی گئی ہے۔ ان تینوں کو اچھی طرح سمجھ لینے پر بعد کے ادھیائوں کو سمجھنے میں بہت کم مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعد کے ادھیائے ہمیں عدم پھنساوٹ کی راہ پانے کے ذرائع کئی طرح سے بتلاتے ہیں۔ اس نقطۂ نظر سے گیتا کا مطالعہ ہمارے لئے ضروری ہے۔ ایسا کرتے ہوئے ہم اپنی روزانہ اُلجھنوں کو گیتا کی امداد سے بڑی آسانی سے سلجھا سکیں گے۔ روز مرّہ کے محاورے سے ابھیاس سے یہ ہو سکتا ہے۔ سب آزمائش کر دیکھیں۔ غصہ چڑھا نہیں، کہ فوراً اس کے متعلقہ شلوک یاد کر کے اُسے دبا دیا۔ کسی سے نفرت ہونے لگے۔ دھیرج چھوٹنے لگے۔ بے حوصلگی، پیٹوپن، سواری کا نٹھنے لگے۔ کیا کرنا چاہیئے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کیا نہ کرنا چاہئیے۔ ایسی مصیبت کا وقت آپڑے۔ تب ایسے سوالات کا جواب
اگر یقین ہو، اور روزانہ مطالعہ ہو، تو گیتا ماتا کے پاس سے مِل جاتا ہے۔ ہمیں اِس
کی عادت پڑ جائے۔ اِس لیئے روز کا نیم ہے۔ اور اسی لئے یہ کوشش ہے ؛
یروداؔ مندر۔ مورخہ یکم دسمبر ۳۰ ۱۹ء

(۴)

اِس ادھیائے میں تیسرے کا خاص طور پر ریویو ہے۔ اور مختلف قسم کے
کئی یگیوں کا بیان ہے :۔

شری بھگوان نے کہا: یہ لافانی یوگ مَیں نے دوسوان (سورج) سے کہا۔
انہوں نے منو کو اور منی نے اکشواکو سے کہا۔ ۱
اس طرح ایک دوسرے سے سلسلہ وار ملا ہؤا۔ اور راج رشیوں کا جانا ہؤا۔
وہ یوگ بھی بہت مُدت کے ہونے سے نشٹ ہو گیا۔ ۲
وہی قدیمی یوگ مَیں نے آج تجھے تبلایا، کیونکہ تو میرا بھگت ہے، اور یہ یوگ
بہت عمدہ بھید کی بات ہے۔ ۳
ارجن نے کہا۔ آپ کا جنم تو حال کا ہے اور دوسوان کا پہلے ہو چکا ہے۔
ایسی حالت میں کیسے جانوں، کہ آپ نے وہ (یوگ) پہلے کہا تھا؟ ۴
شری بھگوان نے کہا:۔ ہے ارجن! میرے اور تیرے جنم تو بے شمار ہو چکے
ہیں، اُن سب کو مَیں جانتا ہوں، تو نہیں جانتا۔ ۵
مَیں پیدا نہ ہونے والا لافانی اور پھر سب جانداروں کا مالک ہوں۔ پھر
بھی اپنی سرشٹ کو لے کر اپنی قدرت کی طاقت سے جنم لیتا ہوں۔ ۶
ہے بھارت (ارجن) جب جب دھرم شست پڑ جاتا ہے، ادھرم کا زور
ہو جاتا ہے، تب تب مَیں جنم لیتا ہوں۔ ۷
سادھوؤں کی حفاظت کیلئے اور پاپیوں کے ناش کیلئے دھرم کا پھر اُدھار کرنے کیلئے ہر زمانہ میں
جنم لیتا ہوں۔ ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ :۔ یہاں یقین والوں کی تسلی ہے اور سچ دھرم کا اور استقلال کا عہد ہے۔ اس دنیا میں اُتار چڑھاؤ ہُوا ہی کرتا ہے۔ لیکن آخر دھرم کی ہی جیت ہوتی ہے۔ ستیہ دل کا ناش نہیں ہوتا۔ کیونکہ سچائی کا ناش نہیں ہوتا ؛

پاپیوں کا ناش ہی ہے، کیونکہ جھُوٹ کی ہستی نہیں ہے۔ یہ جان کر انسان کو اپنی فاعلیّت کے غرور سے کسی کو ایذا نہیں پہنچانی چاہئیے۔ بُرے کام نہیں کرنے چاہئیں۔ ایشور کی گہری قدرت اپنا کام کرتی ہی جاتی ہے۔ یہی اوتار یا ایشور کا جنم ہے۔ اصل میں ایشور کے لئے پیدائش ہوتی ہی نہیں۔

اس طرح جو میرے عجیب جنّم اور کرم کے بھید کو جانتا ہے۔ وہ ہے ارجن جسم کو چھوڑ کر پھر جنم نہیں پاتا ہے۔ ۹

نوٹ :۔ جبکہ انسان کو پکّا یقین ہو جاتا ہے، کہ ایشور سچ کی ہی جیت کراتا ہے، تب وہ سچ کو نہیں چھوڑتا۔ حوصلہ رکھتا ہے تکلیف برداشت کرتا ہے، اور میرا تیرا پن چھوڑ کر رہنے کی وجہ سے زندگی اور موت کے چکّر سے چھُوٹ جاتا ہے اور ایشور کا ہی دھیان کرتے ہوئے اس میں محو ہو جاتا ہے ؛

محبّت، خوف اور غصّے سے خالی ہو کر میرا ہی دھیان کرتے ہُوئے میرا ہی سہارا لینے والے اور گیان کے تپ سے پاک ہوئے بہتیروں نے میرے سروپ کو حاصل کیا ہے۔ ۱۰

جو جس طرح میرا سہارا لیتا ہے، ویسے ہی میں انہیں پھل دیتا ہوں۔ چاہے جس طرح بھی ہے ارجن! انسان میری راہ کی پیروی کرتا ہے، میرے حکم میں رہتا ہے۔ ۱۱

نوٹ :۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی ایشوری قانون کو توڑ نہیں سکتا ہے۔ جیسا بوتا ہے۔ ویسا ہی کاٹتا ہے۔ جیسی کرنی، ویسی پار اُترنی۔ ایشور کے قانون میں، کرم کے قاعدوں میں کوئی استثنےٰ نہیں ہے۔ سب کو برابر یعنی لیاقت کے موافق انصاف ملتا ہے۔

کرم کی کامیابی چاہنے والے اس دنیا میں دیوتاؤں کی پرستش کرتے ہیں۔ اس

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سے انہیں کرم سے پیدا ہونیوالے پھل فوراً انسانی دُنیا میں حاصل ہو جاتا ہے - ۱۲

نوٹ :- دیوتا کا مطلب سورگ میں رہنے والے اندر، ورن وغیرہ ذاتیات سے نہیں، بلکہ دیوتا کا مطلب ایشور کی جزوی طاقت ہے - ان معنوں میں انسان بھی دیوتا ہے - بھاپ، بجلی وغیرہ بڑی طاقتیں دیوتا ہیں ان کے استعمال کا پھل فوراً اسی دُنیا میں ملتا ہوا ہم دیکھتے ہیں - یہ پھل تھوڑے عرصہ کے لئے ہوتا ہے، وہ رُوح کو شانتی نہیں دیتا - ایسی حالت میں وہ نجات تو دے ہی کہاں سے سکتا ہے -

گن اور کرم کی تقسیم کے مطابق میں نے چار ذاتیں پیدا کی ہیں - ان کو پیدا کرنے والا ہو نے پر بھی مجھے لافانی نہ کرنے والا سمجھنا - ۱۳

مجھے کرم نہیں چھوتے، مجھے اس کے پھل کی خواہش نہیں ہے - اس طرح جو مجھے اچھی طرح جانتے ہیں، وہ کرم کی زنجیروں میں نہیں پھنستے - ۱۴

نوٹ :- کیونکہ انسان کے سامنے کرم کرتا ہوا کرم سے الگ رہنے کی نہایت عمدہ مثال ہے - اور سب کا بنانے والا ایشور ہی ہے - ہم تو صرف ذریعہ ہیں - اس لئے فاعلیت کا غرور کیسے ہو سکتا ہے :-

اس طرح نجات کے متلاشیوں نے کرم کئے ہیں - اس لئے تو بھی جیسے پہلے لوگ ہمیشہ سے کرتے آئے ہیں، ویسے کر - ۱۵

کرم کیا ہے ؟ اکرم کیا ہے ؟ اس بات میں سمجھدار لوگ بھی جھنجھٹ میں پڑے ہیں - اس کرم کے متعلق تجھے اچھی طرح بتلاؤں گا - اُسے جان کر تو بُرائی سے بچے گا - ۱۶

کرم یا فعل - فعل ممنوع اور عدم فعل (اکرم) کا فرق جاننا چاہئے - کرم کی اصلیت پردہ راز میں ہے - ۱۷

کرم کرتے ہوئے جو کرم کا نہ کرنا سمجھتا ہے، وہ لوگوں میں عقلمند شمار ہوتا ہے، وہ یوگی ہے اور مکمل طور پر کرم کرنے والا ہے - ۱۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ:- کرم کرتے ہوئے بھی جو اس بات کا غرور نہیں کرتا۔ کہ میں نے کرم کیا ہے۔ اس کا کرم اکرم (عادم فعل) ہے اور جو باہر سے کرم کا تیاگ کرتے ہوئے بھی جو خیالی پلاؤ پکاتا ہے۔ اس کا عدم فعل بھی فعل ہے۔ جیسے لقوہ ہو گیا ہے۔ وہ جب ارادہ کر کے غرور سے بیکار اعضا کو ہلاتا ہے، تب وہ ہلتا ہے۔ یہ بیمار عضو کو ہلانے کا فعل اُسے فاعل بناتا ہے۔ آتما کی خاصیت عادم فاعلیت کی ہے، جو بیہوش ہو کر اپنے کو فاعل خیال کرتا ہے، اس آتما کو مانو کہ لقوہ ہو گیا ہے اور وہ مغرور ہو کر کرم کرتا ہے۔ اس طرح جو کرم کی حالت کو جانتا ہے، وہی عقلمند لوگوں اپنے فرائض میں محو سمجھا جاتا ہے "میں کرتا ہوں"۔ یہ ماننے والا فعل اور عادم فعل کے فرق کو بھول جاتا ہے اور ذرائع کے بھلے بُرے کا خیال نہیں کرتا۔ آتما کا فطری رجحان ترقی کی طرف ہے۔ اس لئے جب انسان اخلاق سے الگ ہوتا ہے، تب اس میں غرور ضرور ہے، یہ کہا جا سکتا ہے۔ بغیر غرور کے آدمی کے فعل ضرور نیک ہوتے ہیں ؛

جس کے سب آغاز خواہشات اور خیالات سے خالی ہوتے ہیں۔ اس کے افعال گیان کی آگ کے ذریعے بھسم ہو گئے ہیں۔ ایسے کو گیانی لوگ پنڈت کہتے ہیں۔ ۱۹

جس نے کرم کے پھل کا خیال چھوڑ دیا ہے، اور جو ہمیشہ قانع رہتا ہے جسے کسی سہارا کی خواہش نہیں ہے، وہ کرم میں اچھی طرح لگے ہوئے ہونے پر بھی کچھ نہیں کرتا۔ یہ کہنا چاہئے۔ ۲۰

نوٹ:- اس کا مطلب یہ ہوا، کہ اس کے کرم کی زنجیروں میں جکڑے جانا نہیں پڑتا ؛

جو اُمیدیں نہیں باندھتا، جس کا من اپنے قابو میں ہے، جس نے جمع کرنے کے خیال کو چھوڑ دیا ہے، اور جس کا صرف جسم ہی کام کرتا ہے، وہ کرتے ہوئے بھی اس کے اثرات سے بری ہے۔ ۲۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ:- غرور کے ساتھ کیا ہُوا کوئی بھی کام کتنا ہی نیک ہونے پر بھی جکڑنے والا ہے۔ جب وہ نارمولا کے خیال سے بغیر غرور کے کیا جاتا ہے، تب وہ جکڑنے والا نہیں ہوتا۔ جس نے اپنی "مَیں" کو مار لیا ہے۔ اس کا صرف جسم ہی کرتا ہے۔ سوتے ہوئے آدمی کا صرف جسم ہی کام کرتا ہے، یہ کہا جا سکتا ہے۔ جو قیدی خواہش نہ ہوتے ہوئے جبراً ہل چلاتا ہے۔ اس کا جسم ہی کام کرتا ہے، خود تو نفی بنا ہُوا ہے۔ ترغیب دینے والا ایشور ہے ؛

جو اپنے آپ حاصل ہوئے سے خوش رہتا ہے، جو سُکھ دُکھ وغیرہ کے جھنجھٹوں سے چھوٹ گیا ہے جس میں کسی سے دُشمنی کا خیال نہیں رہا، جو کامیابی اور ناکامیابی سے الگ رہتا ہے، وہ کام کرتے ہوئے بھی پھندے میں نہیں پھنستا ۲۲

جو بغیر لگاؤ کے ہے جس کا دِل گیان کی روشنی سے منوّر ہے۔ جو آزاد ہے اور جو مناسب کرموں کے کرنے والا ہے۔ اس کے سب کرم جلتے رہتے ہیں۔ ۲۳

یگیہ میں بھینٹ دی ہوئی یہ برہم ہے۔ ہون کی چیز (ہوتی) یہ برہم ہے۔ برہم روپ جو آگ ہے۔ اس میں ہون کرنے والا یہ بھی برہم ہے۔ اس طرح کرم کے ساتھ جس نے برہم کا میل ملا لیا ہے، وہ بھی برہم کو ہی پاتا ہے۔ ۲۴

دُوسرے کتنے ہی یوگی دیوتاؤں کی پوجا کا یگیہ کرتے ہیں۔ اور دوسرے برہم کی آگ میں یگیہ کے ذریعہ یگیہ کو ہی نذر کرتے ہیں۔ ۲۵

اور دوسرے کان وغیرہ حواس کو قابو میں رکھنے کا یگیہ کرتے ہیں اور کچھ دوسرے رنگ الفاظ وغیرہ وِشیوں کو اندریوں کی آگ میں ڈالتے ہیں۔ ۲۶

نوٹ:- سُننے وغیرہ کے فعل کا قابو میں کرنا یہ ایک بات ہے، اور اس کو کام میں لاتے ہوئے اُن کے وِشیوں کو مالک کو خوش کرنے کے لئے کام میں لانا دُوسری بات ہے۔ اصل میں دونوں ایک ہیں ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اس کی خدمت تو کہاں سے ہو سکتی ہے ؛

یہ گیان حاصل کرنے کے بعد ہے پانڈو (ارجن) پھر تو تجھے ایسا وہم نہ ہوگا۔ اس گیان کے ذریعہ تو سب جانداروں کو آتماہیں اور مجھ میں دیکھیگا۔ ۳۵

نوٹ :۔ "مھا پنڈے تتھا برہمانڈے" کا مطلب یہی ہے، جس پر اپنا آپ ظاہر ہوگیا ہے۔ وہ اپنی آتما اور دوسروں کی آتماہیں فرق نہیں پاتا ؛

سب پاپیوں میں اگر تو بڑے سے بڑا پاپی بھی ہو۔ تو گیان کی کشتی کے ذریعے سب پاپوں کو پار کر جائے گا۔ ۳۶

ہے ارجن جس طرح جلتی ہوئی آگ ایندھن کو خاک سیاہ کر دیتی ہے، ویسا ہی گیان کی آگ سب کرموں کو بھسم کر دیتی ہے۔ ۳۷

گیان کے برابر اس دنیا میں کوئی پاکیزگی نہیں ہے۔ یوگ میں یکسانیت میں تکمیل پہنچا ہوا انسان وقت پر اپنے آپ میں اس گیان کو پاتا ہے۔ ۳۸

یقین والا محو و بیدار خدا، حواس کو قابو میں رکھنے والا آدمی گیان پاتا ہے، اور گیان پاکر فوراً مکمل سکون کو حاصل کرتا ہے۔ ۳۹

جو اگیانی (لاعلم) اور یقین سے خالی ہوکر شکیہ حالت میں رہتا ہے۔ اس کا ناش ہو جاتا ہے۔ شکیہ مزاج کے لیئے نہ تو یہ لوک ہے اور نہ پرلوک۔ اُسے کہیں سُکھ نہیں ہے۔ ۴۰

جس نے یکسانیت کے یوگ کے ذریعہ کرموں کا یعنی کرموں کے پھل کا تیاگ کیا ہے اور گیان کے ذریعے شکوک کو دُور کر دیا ہے۔ ایسے آتم ورشی کو ہے ارجن کرم کی زنجیریں جکڑ نہیں سکتیں۔

اس سلئے ہے بھارت (ارجن) دل میں جہالت سے پیدا شدہ شکوک کو خود دانی کی تلوار سے کاٹ کر یکسانیت کے یوگ کا سہارا لے کھڑا ہو ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن سے وارتالاپ کا گیان کرم سنیاس یوگ نام کا چوتھا ادھیائے ختم ہوا ؂

پانچواں ادھیائے

کرم سنیاس یوگ

ارجن کہتا ہے۔ آپ گیان کو بڑھ کر بتاتے ہیں۔ اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کرم کا نام کرنے کی ضرورت نہیں، ستیاس ہی اچھا ہے۔ لیکن ساتھ ہی کرم کی بھی تعریف کرتے ہیں۔ اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوگ ہی اچھا ہے۔ ان دونوں میں سے زیادہ اچھا کیا ہے۔ مجھے ٹھیک طور پر سمجھائیے، تو کچھ شانتی ملے ؂

یہ سن کر بھگوان بولے۔ "سنیاس یعنی گیان اور کرم یوگ یعنی نشکام کرم یہ دونوں اچھے ہیں لیکن اگر مجھے انتخاب کرنا پڑے، تو میں کہوں گا، کہ یوگ یعنی بے لگاؤ کرم زیادہ اچھا ہے۔ جو آدمی نہ کسی سے نفرت کرتا ہے، نہ کسی طرح کی خواہش رکھتا ہے، اور سکھ دکھ، سردی گرمی وغیرہ جھگڑوں سے الگ رہتا ہے، وہ سنیاسی ہی ہے چاہے وہ کرم کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ ایسا آدمی آسانی کے ساتھ تعلقات سے آزاد ہوتا ہے۔ ناواقف لوگ یوگ اور گیان کو علیحدہ علیحدہ سمجھتے ہیں۔ گیانی ایسا نہیں مانتے۔ دونوں سے ایک ہی نتیجہ نکلتا ہے یعنی دونوں سے ایک ہی درجہ حاصل ہوتا ہے، اس لئے جو دونوں کو ایک ہی شکل میں سمجھتا ہے، وہی سچا جاننے والا ہے۔ کیونکہ جیسے ٹھیک ٹھیک گیان ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

وہ صرف ارادہ سے ہی کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔ یعنی بیرونی کرم کرنے کی اُسے ضرورت نہیں رہتی۔ جب جنک پوری جلتی تھی، تب دُوسروں کا دھرم آگ بجھانے کا تھا۔ جنک کے ارادوں سے آگ بجھانے میں مدد ملتی تھی۔ کیونکہ اس کام میں نوکر ان کے ماتحت تھے۔ اگر وہ پانی کا گھڑا لے کر نہ دوڑتے، تو اس میں بڑا بھاری نقصان ہوتا، دُوسرے ان کا مُنہ دیکھا کرتے، اپنا کام بھول جاتے، اور زیادہ اچھے ہوتے، تو ہکا بکا ہو کر جنک کی حفاظت کے لئے دوڑ پڑتے۔ لیکن سب جلدی ہی جنک نہیں بن سکتے۔ جنک کا درجہ بہت اُونچا ہے۔ کروڑوں میں سے ایک کو کئی جنموں کی خدمت سے وہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے حصول سے کوئی خاص اطمینان حاصل ہوتا ہو۔ وہ بھی انہیں بتدریج نشکام کرنے سے انسان کی قوت ارادی بڑھ جاتی ہے اور بیرونی کرم گھٹتے جاتے ہیں اور سچ پوچھو تو کہہ سکتے ہیں، کہ اس کا اُسے علم کبھی نہیں ہوتا۔ وہ اس کے لئے کوشش کبھی نہیں کرتا۔ وہ لوکار خدمت میں ہی مست رہتا ہے۔ اور اس طرح رہتے ہوئے اس کی خدمت کرنے کی طاقت اتنی زیادہ بڑھ جاتی ہے، کہ وہ خدمت کے کاموں سے تھکتا نظر ہی نہیں آتا۔ اس سے انجام کار اس کے ارادوں میں ہی خدمت سما جاتی ہے۔ اس نہایت تیزی سے چلنے والی چیز کی طرح جو ساکن سی معلوم ہوتی ہے۔ ایسے انسان کے لئے یہ کہنا صریحاً مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہیں کرتا۔ لیکن عام طور پر ایسی حالت کا خیال ہی کیا جاتا ہے۔ احساس نہیں ہیں۔ اسی لئے میں نے کرم یوگ کو خاص کہا ہے۔ کروڑوں لوگ نشکام کرم سے ہی سنیاس کا پھل پاتے ہیں۔ اگر وہ سنیاسی بننے جائیں تو دین و دُنیا دونوں سے جائیں سنیاسی بننے کی کوشش میں پاکھنڈی بننے کا پورا امکان ہے اور کرم سے تو گرتے ہی ہیں۔ جس سے سب کچھ تباہ ہوتا ہے لیکن جو انسان بغیر لگاؤ کے کرم کرتا ہوا پاکیزہ بنتا ہے جس نے اپنے من کو جیت لیا ہے، جس نے اپنی اندریوں کو قابو میں رکھا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جس نے سب جانداروں کے ساتھ اتحاد پیدا کر لیا ہے۔ جو سب کو اپنی ہی طرح مانتا ہے، وہ کرم کرتے ہوئے بھی اس سے الگ رہتا ہے۔ یعنی تعلقات کی زنجیر میں نہیں پھنستا۔ ایسا آدمی بولنے چلنے وغیرہ کے کام کرتا ہوا بھی ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے اس کی حرکات۔ اندریاں اپنے دھرم کے مطابق کام کرتی ہیں، وہ خود نہیں کرتا۔ جیسے تندرست آدمی کی حرکات قدرتی طور پر ہوتی ہیں۔ اس کے پیٹ وغیرہ اعضا اپنے آپ کام کرتے ہیں، اُسے اس طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس طرح جس کی رُوح تندرست ہے، وہ جسم میں رہتے ہوئے بھی بے لگاؤ ہے، یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں کرتی۔ اس لئے انسان کو اپنے سب کام برہم ارپن یا نذرِ مولا کرنے چاہئیں، خدا کے نام پر کرنے چاہئیں۔ اس سے کرم کرتا ہوا بھی وہ گناہ و ثواب کے تابع میں نہیں رہیگا۔ پانی میں کنول کی طرح کورے کا کورا یا سوکھا ہی رہے گا۔

"منگل پربھات" یعنی جس نے بغیر لگاؤ کے کرم کرنا سیکھ لیا ہے، وہ یوگی جسم سے، من سے، عقل سے کام کرتا ہوا بھی تعلقات کے بغیر ہو کر خودی چھوڑ کر رہتا ہے اور پاکیزہ بنتا ہے، شانتی پاتا ہے۔ دوسرا یوگی نتائج میں پھنسا رہنے سے قیدی کی طرح اپنی خواہشات میں بندھا رہتا ہے۔ اس نو دروازوں والے جسم کے شہر میں سب کاموں کا من سے تیاگ کر کے خود کچھ نہیں کرتا کراتا۔ اس طرح یوگی سکھ سے رہتا ہے۔ تربیت یافتہ پاکیزہ رُوح نہ پاپ کرتی ہے، نہ پُن۔ جس نے کرم میں سے لگاؤ کو ہٹا لیا ہے، خودی کے خیال کا وجود مٹا دیا ہے، پھل کا تیاگ کیا ہے، وہ بے جان کی طرح کام کرتا ہے، وہ صرف ایک ذریعہ بنتا ہے۔ اُسے پاپ پُن چھو تک نہیں سکتا۔ اس کے برخلاف جو جہالت میں پھنسے ہوئے ہیں، وہ روز حساب لگاتے ہیں۔ اتنا پُن کیا۔ اتنا پاپ کیا۔ ایسا کرتے ہوئے وہ روز گڑھے میں گرتے جاتے ہیں، اور آخر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اُن کے جلتے پاپ ہی رہ جاتا ہے۔ لیکن جو گیان کے ذریعے دن بدن اپنے اگیان (جہالت) کا ناش کرتا جاتا ہے۔ اس کے کاموں میں دن بدن پاکیزگی بڑھتی جاتی ہے سو دنیا اس کے کاموں میں نکمیاں اور بھلائی دیکھتی ہے۔ ایسے آدمی کے سب کرم قدرتی ہوتے ہیں۔ ایسا انسان سب کو ایک نظر سے دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں عالم حلیم خدا شناس برہمن، گائے، ہاتھی، کُتا، بے تمیز حیوان سے کبھی بدتر گیا گذرا انسان وغیرہ سب یکساں ہیں۔ یعنی وہ ان سب کی ایک ہی نظر سے خدمت کرے گا۔ ایک کو بڑا مان کر اس کی عزت اور دوسرے کو ناچیز سمجھ کر اس کی تحقیر نہ کرے گا۔ کرموں سے لگاؤ نہ رکھنے والا آدمی اپنے آپ کو سب کا قرضدار مانے گا، سب کا قرض چکائے گا، اور پورا انصاف کرے گا۔ ایسے انصاف نے یہیں دنیا کو جیت لیا ہے۔ اور وہ محفوظ ہے۔ کوئی اس کا بھلا کرے۔ تو اُسے خوشی نہیں ہوتی۔ کوئی اُسے گالی دے، تو رنج نہیں ہوتا۔ لگاؤ رکھنے والا آدمی باہر سے اپنے لئے خوشی تلاش کرتا ہے۔ بے لگاؤ کو لگاتار، اندر ہی سے شانتی ملتی ہے کیونکہ اس نے باہر سے رُوح کو ہٹا لیا ہے۔ اندریوں سے حاصل ہونے والی سب خوشیاں دُکھ کا موجب ہوتی ہیں۔ انسان کو خواہشات نفسانی، غصہ وغیرہ سے ہونے والی تکلیفات کو برداشت کر لینا مناسب ہے۔ بے لگاؤ یوگی سب جانداروں کی بھلائی میں لگا رہتا ہے، وہ شک سے رنجیدہ نہیں رہتا۔ ایسا یوگی بیرونی دنیا سے الگ تھلگ رہتا ہے۔ پرانایام وغیرہ کے ذریعے اپنے اندر ہی محو رہنے کی حالت کے حصول کے لئے بے قرار رہتا ہے۔ اور خواہش، غصہ، خوف وغیرہ سے دُور رہتا ہے۔ وہ مجھے ہی سب کا مالک کل، دوست اور یگیہ وغیرہ کا قبول کرنے والا جانتا ہے، اور شانتی حاصل کرتا ہے ؛

بروز اتوار ۸-۹ دسمبر ۱۹۳۰ء

(۵)

اس ادھیائے میں کرم یوگ کے بغیر کرم سنیاس ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اصل میں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ بتلایا گیا ہے :-

ارجن نے کہا۔ ہے کرشن! کرموں کے تیاگ کی اور پھر کرموں کے یوگ کی آپ تعریف کرتے ہیں۔ ان دونوں میں سے کلیان کاری کیا ہے۔ یہ مجھے ٹھیک ٹھیک یقینی طور پر کہیں۔ ۱

شری بھگوان نے کہا۔ کرموں کا تیاگ اور یوگ دونوں مکتی کے دینے والے ہیں۔ ان میں بھی کرم سنیاس کی نسبت کرم یوگ بہتر ہے۔ ۲

جو آدمی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور خواہش نہیں کرتا، اسے ہمیشہ سنیاسی سمجھنا چاہیئے، جو رنج و راحت وغیرہ کے جھمیلوں سے آزاد ہے، وہ بڑی آسانی سے زنجیروں سے چھوٹ جاتا ہے۔ ۳

نوٹ :- مطلب یہ کہ کرم کا تیاگ یہ سنیاس کی خاص تعریف نہیں ہے، بلکہ جھنجھٹوں سے الگ رہنا ہی ہے۔ ایک آدمی کرم کرتا ہوا بھی سنیاسی ہو سکتا ہے۔ دوسرا کرم نہ کرتے ہوئے بھی پاکھنڈی (متھیا چاری) ہو سکتا ہے۔ دیکھو ادھیائے ۳۔ شلوک ۶ ؛

سانکھیہ اور یوگ۔ گیان اور کرم یہ دونوں مختلف ہیں۔ نادان لوگ ایسا کہتے ہیں۔ پنڈت نہیں کہتے۔ ایک میں اچھی طرح سے قائم رہنے والا دونوں کے پھل کو حاصل کرتے ہیں۔ ۴

نوٹ :- گیان یوگی دنیاداری کرم یوگ کا خاص پھل صرف ارادہ سے ہی حاصل کرتا ہے۔ کرم یوگی اپنی لگاوٹ نہ ہونے کے باعث بیرونی کام کرتے ہوئے بھی گیان یوگی کی شانتی بلا محنت کے شانتی حاصل کرتا ہے ؛

جو درجہ سانکھیہ کی راہ پر چلنے والے پاتے ہیں، وہی یوگی بھی پاتا ہے، جو سانکھیہ اور یوگ کو ایک ہی شکل میں دیکھتا ہے، وہی سچا دیکھنے والا ہے۔ ۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جیسے بادشاہوں کے واسطے اسی طرح کرم یوگ کے بغیر کرم تیاگ مشکل سے ہو سکتا ہے لیکن یکساں نظر رکھنے والا منی جلدی ہی مکتی حاصل کر لیتا ہے ۔ ۶

جس نے یوگ کیا ہے جس نے دل کو صاف کر لیا ہے، اور جس نے من اور اندریوں کو جیتا ہے۔ اور جو سب جانداروں کو اپنی طرح سمجھتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہوا کبھی اس میں نہیں پھنستا ہے۔ ۷

دیکھتے سنتے، چھوتے، سونگھتے، کھاتے، چلتے، سوتے، سانس لیتے، آنکھ کھولتے، بند کرتے (ان میں) صرف حواس ہی اپنا کام کرتے ہیں۔ ایسا خیال رکھ کر باریکیوں کو جاننے والا یوگی یہ سمجھے کہ میں کچھ کرتا ہی نہیں ۔ ۸ - ۹

نوٹ :- جب تک غرور ہے تب تک ایسی بے لگاؤ حالت حاصل نہیں ہو سکتی ۔ اس لئے لذات نفسانی میں پھنستا ہوا آدمی لذات کو بھی نہیں حاصل کرتا ۔ حواس اپنا کام کرتے ہیں ۔ یہ کہہ کر چھوٹ نہیں سکتا ۔ ایسا الٹے ارتھ کرنے والا نہ گیتا کو سمجھتا ہے اور نہ دھرم کو جانتا ہے ۔ اس بات کو تیسرے کا شلوک صاف کرتا ہے ۔

جو آدمی کرموں کو ایشور کی بھینٹ کر کے لگاوٹ کو چھوڑ کر کام کرتا ہے، وہ جیسے پانی میں رہنے والا کنول پانی سے الگ رہتا ہے، ویسے ہی وہ پاپ سے الگ رہتا ہے ۔ ۱۰

جسم سے، من سے، عقل سے صرف اندریوں سے یوگی لوگ لگاوٹ میں نہ پڑتے ہوئے اپنی پاکیزگی کے لئے کرم کرتے ہیں ۔ ۱۱

سب کو یکساں سمجھنے والا کرم کے پھل کو چھوڑ کر بڑی شانتی حاصل کرتا ہے ۔ بیقرار دل والا، خواہشات کرنے والا، پھل میں پھنس کر زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے ۔ ۱۲

خود ضبط انسان من سے سب کرموں کا تیاگ کر کے نو دروازے والے شہر اس جسم میں رہتے ہوئے کبھی نہ کچھ کرتا ہے اور نہ کراتا ہوا سکھ میں رہتا ہے ۔

نوٹ :- دو ناک، دو کان، دو آنکھ، پاخانہ، پیشاب کی دو راہیں اور منہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یہ جسم کے نو دروازے ہیں۔ ان سب دروازوں کا چوکیدار اگر ان میں آنے جانے والے
عضو اور ان کو ہی اپنے جانے دیکھ اپنا پالن کرتا ہے تو اس کے لئے کہا جا سکتا ہے
کہ وہ یہ آنا جانا رہتے ہوئے بھی اس کا جتنے والا نہیں، بلکہ شاہد ہے۔ اس لئے وہ نہ
کرتا ہے اور نہ کراتا ہے ۔

دُنیا کا مالک نہ فاعلیت بناتا ہے اور نہ فعل اور جزا کا میل ملاتا ہے۔ قدرت
ہی سب کام کرتی ہے ۔ ۱۴

نوٹ :۔ ایشور فاعل نہیں ہے۔ کرم کا پھل دینے والا اور راضی ہے اور جو جیسا
کرتا ہے، اس کو ویسا بھرنا ہی پڑتا ہے۔ اسی میں ایشور کی بڑی مہربانی ہے۔ اس کا انصاف
موجود ہے۔ خالص انصاف میں رحم ہے۔ انصاف کا مخالف رحم رحم نہیں ہے۔ بلکہ
ظلم ہے۔ لیکن انسان ماضی و مستقبل کو جاننے والا ہے۔ اس لئے اس کے لئے تو رحم۔
معافی ہی انصاف ہے۔ وہ خود گنہگار قائل انصاف ہو کر معافی کا خواستگار ہے۔
وہ دوسرے کا انصاف معافی سے چکا سکتا ہے۔ معافی کی صفت کو بڑھاتے بڑھاتے
ہی آخر میں اپنے آپ کو قائل نہ سمجھنے والا سب پر یکساں نظر رکھنے والا یوگی کرم
میں ماہر بن سکتا ہے ۔

ایشور کسی کے گناہ و ثواب کی ذمہ داری نہیں لیتا۔ لاعلمی کے ذریعے علم (گیان)
ڈھک جاتا ہے۔ اور اس سے لوگ وہم میں پھنس جاتے ہیں ۔ ۱۵

نوٹ :۔ جہالت سے "میں کرتا ہوں" اس رجحان سے انسان کرم کی زنجیروں میں
بندھتا ہے۔ پھر بھی وہ بھلے بُرے پھل کا دینے والا ایشور کو کہتا ہے۔ یہ وہم کا
جال ہے ۔

لیکن جن کی جہالت گیان کے ذریعہ فنا ہو گئی ہے اُن کو وہ سورج کی طرح چمکتا
ہوا گیان پوشیدہ صداقتوں کو دکھلاتا ہے۔ ۱۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

گیان کے ذریعے جس کے پاپ دُھل گئے ہیں۔ وہ ایشور کا دھیان کرنے والے محو ہوئے ہوئے اسی میں لگے ہوئے اسی کو اپنا سرمایہ جاننے والے لوگ مُکتی حاصل کرتے ہیں - ۱۷

عالم اور منکسر مزاج برہمن میں، گائے میں، ہاتھی میں، کُتے میں اور کُتّے کو کھانے والے آدمی میں گیانی یکساں نظر آتے ہیں - ۱۸

نوٹ :- سب کی ضرورت کے مطابق خدمت کرتے ہیں۔ برہمن اور چانڈال میں ایک نظر رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح برہمن کو سانپ ڈس جانے پر گیانی پریم بھاؤ سے اس کے گھاؤ کو چوس لیتا ہے، اور اُسے زہر سے بچاتا ہے۔ چانڈال کی حالت میں بھی اسی طرح برتاؤ کرتا ہے ؛

جن کا من یکسانیت میں قائم ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس جسم سے ہی دُنیا کو جیت لیا ہے۔ برہم بے داغ اور سب پر یکساں نظر رکھنے والا ہے۔ اس لئے وہ برہم ہی میں قائم ہو گئے ہیں - ۱۹

نوٹ :- آدمی جس طرح اور جس کا خیال کرتا ہے، ویسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے یکسانیت کا خیال کر کے بے عیب ہو کر یکسانیت کی مُورتی بے عیب برہم کو حاصل کرتا ہے ؛

جس کی عقل قائم ہے، جس کا وہم دُور ہو گیا ہے، جو برہم کو جانتا ہے، اور جو برہم میں محو رہتا ہے، وہ پیاری چیز کو پا کر خوش نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ناپیاری کو پا کر دُکھی ہوتا ہے - ۲۰

بیرونی ترغیبات میں جسے پھنساوٹ نہیں ہے۔ ایسا آدمی اپنے اندر خوشی حاصل کرتا ہے۔ وہ لافانی راحت اُوپر کہے ہوئے برہم میں محو انسان ہی محسوس کرتا ہے ۲۱

نوٹ : جس کی نظر اندر کی طرف ہو گئی ہے، وہی ایشور کو دیکھ سکتا ہے، اور وہی راحت کامل حاصل کرتا ہے۔ لذات سے الگ ہو کر کام کرنا اور ایشور دھیان میں محو رہنا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یہ دونوں الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی چیز کو دیکھنے کی دو نظریں ہیں۔ ایک ہی سکے کی دو طرفیں ہیں۔

لذات سے پیدا شدہ خوشیاں ضرور ہی دُکھ کا موجب ہیں۔ ہے کُنتی کے پُتر وہ ابتدا اور انتہا والی ہیں۔ عقلمند آدمی ان میں دل نہیں لگاتا۔ ۲۲

موت سے پہلے ہی جو انسان اس جسم میں ہی شہوت اور غصّہ کے جذبات کو برداشت کرنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے۔ اس انسان نے یکسانیت کو حاصل کیا ہے وہ خوش ہے۔ ۲۳

نوٹ:۔ مردہ جسم کو جیسے خواہش یا نفرت نہیں ہوتی۔ رنج و راحت نہیں ہوتی اُسی طرح جو زندہ رہتے بھی مُردہ کی طرح جڑ بھرت کے موافق جسم کی پرواہ نہ کرتا ہُوا رہ سکتا ہے، وہ اس دُنیا میں فاتح ہُوا ہے اور وہ اصلی خوشی کو جانتا ہے۔

جسے اندرونی خوشی ہے، جس کے دِل میں شانتی ہے جس کو صرف اندرونی گیان حاصل ہے۔ وہ برہم روپ بنا ہُوا یوگی برہم نروان حاصل کرتا ہے۔ ۲۴

جن کے پاپ نشٹ ہو گئے ہیں، جن کے شکوک رفع ہو گئے ہیں، جنہوں نے اپنے من پر قابو پا لیا ہے اور جو سب جانداروں کے بھلے میں لگے رہتے ہیں۔ ایسے رشی برہم نروان حاصل کرتے ہیں۔ ۲۵

جو اپنے کو پہچانتے ہیں، جنہوں نے کام کرودھ کو جیت لیا ہے اور جنہوں نے من کو قابو میں کر لیا ہے۔ ایسے جتی لوگوں کے لئے سب جگہ برہم نروان ہی ہے۔ ۲۶

بیرونی خواہشات اور لذات کو تیاگ کر کے نظر کو (بھووں) کے بیچ میں ٹکا کر ناک سے آنے جانے والی پران اور اپان نام کی ہوا کی رفتار ایک جیسی کر کے اندریوں۔ من اور بُدھی کو قابو میں کر کے تیز خواہش، خوف اور غصّہ سے خالی ہو کر جو مُکتی میں محو رہتا ہے۔ وہ سدا مُکت یا آزاد ہے۔ ۲۷-۲۸

نوٹ:۔ پران، وایو اندر سے باہر نکلنے والی ہے اور اپان باہر سے اندر جانیوالی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے۔ ان شلوکوں میں پرانایام وغیرہ یوگ کے کام عملوں کی تائید ہے۔ پرانایام وغیرہ تدبیرونی
اعمال ہیں، اور ان کا اثر صحت جسمانی اور پرآتما کے دیکھنے لائق سنسکار بنانے تک
ہی محدود ہے۔ دنیادار کا معمولی ورزش وغیرہ سے جو کام نکلتا ہے، وہ یوگی کا پرانایام
وغیرہ سے نکلتا ہے۔ دنیادار کے کسرت وغیرہ کے کام اس کے حق یا شکو تیز کرنے میں
مددگار ہو سکتے ہیں۔ پرانایام وغیرہ یوگی کے جسم کو تندرست اور مضبوط بنا کر ہو سکتے کہ گیان
حیدیات کو سادھن کرنے میں امداد کرتے ہیں۔ آجکل پرانایام وغیرہ کے طریقے بہت کم لوگ جانتے
ہیں اور ان میں سے بھی بہت کم ان کا جائز استعمال کرتے ہیں۔ جس نے حد سے نفس
اور عقل پر کم سے کم ابتدائی فتح حاصل کی ہے۔ جسے نجات کی زبردست خواہش ہے
جس نے حقیقت اور لذت وغیرہ کو عیب کر کے حقیقت کو چھوڑ دیا ہے، اسے پرانایام وغیرہ نتیجہ
اور مددگار ہو سکتے ہیں۔ آخرکار پاکیزگی کے پرانایام کی سادھنا وغیرہ ایک ذریعہ ہیں کیونکہ سادھک
کو چاہے جہالت میں زیادہ دیکھا جا سکتا ہے۔ ایسا کچھ آدمیوں کا تجربہ ہے۔ اس لئے
یوگی راج پاتنجلی نے یم اور نیم کو پہلا ذریعہ دیکر اس کو پالن کرنے والے کے لئے ہی امداد
نکات جیسے پرانایام وغیرہ کو مددگار مانا ہے ۔

یم پانچ ہیں اہنسا (کسی کو ایذا نہ دینا) ستیہ استے (چوری نہ کرنا) برہمچریہ
اور اپری گرہ (اندریوں میں نہ لپٹنا) نیم پانچ ہیں شوچ (صفائی) سنتوکھ، تپ
سوادھیائے اور ایشور پرنیدھان (دھیان) ۔

یگیہ اور تپسیا کے کرانے والا، سب دنیا کا بڑا مالک اور سب جانداروں کی
بھلائی کرنے والے ایسے مجھ کو جان کر اوپر بیان کردہ مُنی شانتی کو حاصل کرتا ہے۔ ۲۹
نوٹ:- اس ادھیائے کے چند شلوکوں میں اور ایسے ہی دوسرے شلوکوں کا
یہ مطلب غلط ہے، یہ کوئی نہ سمجھے۔ ایشور سرو شکتیمان ہوتے ہوئے کرنے والا، نہ
کرنے والا، کھانے والا، نہ کھلانے والا، جو کچھ بھی ہے اور نہیں ہے، یہ ناقابل بیان

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے - انسانی زبان سے پرے ہے - اِس لیئے آپس میں آپس کے مخالف خواص اور طاقتیں بھی داخل کر سکے انسان اس کے نظارہ کی اُمید رکھتا ہے ؛

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا کرم سنیاس یوگ نام کا پانچواں ادھیائے ختم ہوا ؛

چھٹا ادھیائے

دھیان یوگ

شری بھگوان کہتے ہیں ، کرم پھل کو چھوڑ کر جو انسان اداِنگی فرض کے لیئے کام کرتا ہے ، وہ سنیاسی بھی کہلاتا ہے اور یوگی بھی - جو سب کاموں کو چھوڑ بیٹھتا ہے - وہ کاہل ہے - یہی بات کہ من کے گھوڑے دوڑانے کا کام چھوڑنے کی ہے - جو یوگ

یعنی بحالت غیر تبدیل حاصل کرنا چاہتا ہے بغیر کرم کے اس کا کام چلتا ہی نہیں جسکی حالت غیر تبدیل حاصل ہو گئی ہے وہ مطمئن نظر آئیگا یعنی اسکے صرف خیال ہی میں من کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے جب انسان اندریوں کے رشتوں یا کرم میں پھنس نہیں جاتا اور من کی سب بُرائیاں کو چھوڑ دیتا ہے تب یہ کہا جاتا ہے کہ اس نے یوگ کمایا ہے وہ یوگ پر ودھ بنا ہے روح کا اُٹھنا روح کے ذریعے ہی ہوتا ہے - اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ وہ خود ہی اپنا دشمن بنتا ہے یا دوست بنتا ہے جس نے من کو جیتا ہے آتما اس کا مِتر بنتا ہے جس نے من کو نہیں جیتا آتما اس کا دشمن ہے جس نے من کو جیتا ہے اسکی پہچان یہ ہے کہ اسے سردی گرمی رنج و راحت - عزت بے عزتی ایک سی ہوتی ہے - جسے گیان ہے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

احساس ہے۔ جو چٹان کی طرح مضبوط ہے۔ جس نے اندریوں پر فتح حاصل کرلی ہے۔ اور جسے سونا مٹی یا پتھر سب یکساں ہیں، وہ یوگی ہے۔ ایسا اِنسان دوست دشمن بھلے بُرے کے ساتھ ایک ہی طرح برتاؤ کرتا ہے۔ اس حالت کو حاصل کرنے کے لئے من کو یکا کرنا چاہیئے۔ خواہشات کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اور گوشہ نشینی اختیار کرکے پرماتما کا دھیان کرنا چاہیئے۔ صرف آسن وغیرہ ہی کرنا کافی نہیں۔ یکا نگت کو پہنچنے کی خواہش رکھنے والے کو برہمچریہ وغیرہ بھاری برتوں کا پالن بھی اچھی طرح کرنا چاہیئے۔ اس طرح آسن لگاتے یم نیموں کا پالن کرنے والا اِنسان جب اپنا من پرماتما میں لگا دیتا ہے تو اُسے بھاری شانتی حاصل ہوتی ہے۔

حالت غیر متبدل اگھوری کی طرح کھانے والے کو تو حاصل نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی صرف فاقہ کرنے والوں کو حاصل ہوتی ہے۔ نہ بہت سونے والے کو حاصل ہوتی ہے۔ نہ بہت جاگنے والوں کو ہی۔ اس درجہ کے خواہشمند کو سب کو کھانے پینے، سونے میں جاگنے میں تو اعتدال کا خیال رکھنا چاہیئے۔ ایک دن خوب کھا لیا، اور دوسرے دن فاقہ کرلیا۔ ایک دن خوب سو کر دوسرے دن جاگتے رہنا۔ ایک دن کام کرکے دوسرا دن سستی میں گزارنا یوگ کی نشانی ہی نہیں ہے۔ یوگی تو ہمیشہ یکساں اطمینان دل سے رہتا ہے۔ اور ہر طرح کی خواہشات کو دل سے چھوڑے ہوئے رہتا ہے۔ ایسے یوگی کی حالت ہوا سے بغیر جگہ میں چراغ کی طرح یکساں مضبوط رہتی ہے۔ تختۂ عالم پر ہونے والے کھیل یا اس کے دماغ میں چکر کاٹنے والے خیالات کی لہریں اِدھر اُدھر اُسے بھٹکا یا اُٹھا نہیں سکتیں۔ گرا نہیں سکتیں۔ یہ یوگ آہستہ آہستہ لیکن مضبوطی کی کوشش کرنے پر حاصل ہو سکتا ہے۔ من ہر وقت چلنے والا ہے۔ اس لئے وہ اِدھر اُدھر دوڑتا ہے۔ اُسے آہستہ آہستہ ساکن کرنا چاہیئے۔ یہ ایک جگہ ٹکے تبھی شانتی ملے۔ من کو اس طرح ساکن کرنے کے لئے لگاتار اپنے اندر غور و فکر کی ضرورت ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuyan Vani Trust Donations

ایسا انسان سب جاندار دل کو اپنے میں دیکھتا ہے۔ کیونکہ وہ مجھ کو سب میں اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے۔ جو مجھ میں محو ہوا ہے، وہ مجھ کو سب جگہ دیکھتا ہے۔ وہ آپ مٹ چکا ہے۔ اسلئے چاہے جو کرتا ہوا بھی مجھ میں سمایا رہتا ہے۔ اسلئے اسکے ہاتھوں نہ کرنے لائق کوئی بھی کام کبھی ہوگا ہی نہیں۔

ارجن کو یہ یوگ مشکل معلوم ہوا، اور وہ بول اٹھا۔ "یہ قرار دل کیسے حاصل ہو۔ من تو بندر کی طرح ہے۔ اگر ہوا دبائی جا سکتی ہے تو من بھی دبایا جا سکتا ہے۔ ایسا یہ من کیسے اور کب قابو میں آئیگا۔"

بھگوان نے جواب میں کہا۔ "تو جو کہتا ہے وہ سچ ہے لیکن محبت اور نفرت کو جیتنے سے اور کوشش کرنے سے مشکل کو بھی آسان بنایا جا سکتا ہے۔ من کو جیتنے کے بغیر یوگ نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں شک نہیں — اس پر ارجن پھر پوچھتے ہیں۔ مان لیجئے، انسان میں عقیدت ہے۔ لیکن اس کی کوشش ڈھیلی ہے۔ اس لئے وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ ایسے آدمی کی کیا حالت ہوتی ہے۔ بکھرے ہوئے بادلوں کی طرح اس کا ناش تو نہیں ہوتا؟

بھگوان نے کہا:۔ ایسے عقیدت مند کا ناش ہوتا ہی نہیں۔ بھلائی کے رستہ پہ چلنے والوں کی بری حالت کبھی نہیں ہوتی۔ ایسے انسان موت کے بعد کرموں کے مطابق پن لوک میں رہ کر پھر زمین پہ آتا ہے۔ اور نیک گھر میں جنم لیتا ہے۔ اس دنیا میں ایسا جنم بڑا مشکل ہے۔ اس گھر میں اس کے پہلے کے نیک کاموں کا ظہور ہوتا ہے۔ اس دفعہ کی اس کی کوششیں تیزی سے ہوتی ہیں۔ اور آخرکار وہ کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس طرح کوشش کرتے ہوئے کوئی جلدی اور کوئی بے شمار جنموں کے بعد اپنی عقیدت اور کوشش کے زور کے مطابق حالت غیر متبدل حاصل کرتا ہے۔ تپ، گیان، کرم کانڈ۔ ان سب سے حالت غیر متبدل اعلیٰ ہے۔ کیونکہ تپ وغیرہ کا نتیجہ تو آخرکار محو خدا ہونا یا حالت غیر متبدل حاصل کرنا ہونا چاہیئے۔ اس لئے تو حالت غیر متبدل حاصل کر، اور یوگی بن۔ ان میں سے بھی جو اپنا سرمایہ میری نذر کر دیتے ہیں اور عقیدت کے ساتھ میری ہی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ انہیں تو اعلیٰ سمجھ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اس ادھیائے میں پرانایام آسن وغیرہ کی تعریف ہے لیکن یاد رہے کہ ان کے ساتھ ہی برہمچریہ یعنی برہم کے حصول کے لئے یم نیم وغیرہ کے پالن کی ضرورت بھی بھگوان نے بتائی ہے۔ یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ اکیلے آسن وغیرہ کے طریقوں سے محویت یا یگانگت حاصل نہیں ہوتی۔ آسن پرانایام وغیرہ من کو قائم کرنے میں ایک طرف لگانے میں تھوڑی مدد کرتے ہیں۔ اگر اس مطلب سے یہ کئے جاویں۔ نہیں تو اس کو بھی ایک جسمانی کثرت سمجھ کر دوسری جسمانی ورزشوں کی طرح اس کی قیمت لگانی چاہئے۔ جسمانی ورزش کی صورت میں پرانایام بہت مفید ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ورزش اطمینانِ قلب دینے والی ہے۔ جسمانی نقطۂ نظر سے یہ مشق کرنے لائق ہے لیکن سدھیاں حاصل کرنے اور معجزہ دکھانے کے لئے یہ عمل کئے جاتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ فائدہ کی جگہ نقصان ہی ہوتا ہے۔ یہ ادھیائے تیسرے چوتھے اور پانچویں ادھیائے پر سرسری نظر کی شکل میں سمجھنے چاہئیں۔ اور کوشش کرنے والوں کو تسلی دیتا ہے کہ ہم ہار کر محویت حاصل کرنے کی کوشش کو کبھی نہ چھوڑیں ۔

بروز اتوار ۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۰ء

(۴۸)

اس ادھیائے میں یوگ کے کرم کے یکسانیت حاصل کرنے کی کئی طریقے بتلائے گئے ہیں۔

شری بھگوان نے کہا:- کرم پھل کا سہارا لئے بغیر جو انسان شاستر میں کہے کرم کرتا ہے۔ وہ سنیاسی ہے، وہ یوگی ہے۔ جو ہون کی آگ یا دوسرے کرموں کو چھوڑ دیتا ہے، وہ نہیں ہے۔ ۱

نوٹ:- آگ کا مطلب ایک ذریعہ ہے۔ جب آگ کے ذریعے ہون ہوتے تھے تب آگ کی ضرورت تھی۔ اس زمانہ میں مان لیجئے چرخہ خدمت کا ذریعہ ہے تو اسکو چھوڑ دینے سے سنیاسی نہیں ہو سکتا۔

ہے پانڈو (ارجن) جسے سنیاس کہتے ہیں۔ اسے تو یوگ سمجھ۔ جس نے من کی خواہشات کو نہیں چھوڑا، وہ کبھی یوگی نہیں ہو سکتا۔ ۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یوگ کرنے والے مُنی کے لئے کرم ذریعہ کہا ہے۔ جس نے اُسے پُورا کیا ہے
اُسے شانتی ذریعہ ہے - ۳

نوٹ:- جس کی آتما صاف ہو گئی ہے جس نے سب کو ایک نظر سے دیکھنا سیکھ لیا ہے، اس کو اپنے سدروپ کا گیان لینا آسان ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ یوگ میں لگے ہوئے پُرش کو دنیاوی اشیاء کو چھوڑ دینے کے لئے کبھی کرم کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ دنیاوی ضروریات کے بغیر تو وہ جی نہیں سکتا۔ مطلب یہ کہ ہر ایک کے کام بھی اس کے لئے آسان ہوتے ہیں۔ وہ دکھاوے کے لئے کچھ نہیں کرتا۔
ادھیائے ۳-۳۴ - ادھیائے ۵ شلوک ۲ سے ملائیے۔

جب انسان اندریوں کے وشیوں میں یا کرم میں آسکت نہیں ہوتا اور سب خواہشات چھوڑ دیتا ہے تب وہ یوگ میں لگا ہوا کہلاتا ہے - ۴

آتما سے انسان آتما کو اُٹھاوے، اس کو نیچے نہ گراوے - آتما ہی آتما کا مددگار ہے اور آتما ہی آتما کا دشمن ہے - ۵

اس کا آتما مددگار ہے جس نے اپنی طاقت کو من سے جیت لیا ہے - جس نے آتما کو جیتا نہیں، وہ اپنے آپ سے ہی دشمن کی طرح برتاؤ کرتا ہے - ۶

جس نے اپنا من جیتا ہے اور جو سب طرح سے شانت ہو گیا ہے - اس کا آتما گرمی سردی - سکھ دکھ اور عزت یا بے عزتی میں ایک جیسا رہتا ہے - ۷

جو گیان اور احساس سے شانت ہو گیا ہے - جو ٹکا ہوا ہے، جس نے اندریوں کو جیت لیا ہے - اور جسے مٹی، پتھر اور سونا ایک جیسا ہے - ایسا ایشور میں لگا ہوا انسان یوگی کہلاتا ہے - ۸

بھلا چاہنے والا دوست، دشمن، بے تعصب - دونوں کا بھلا چاہنے والا، نفرت کرنے والا، بھائی بندھو، سادھو اور پاپی ان سبھوں میں جو ایک

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

خیال رکھتا ہے، وہ نیک ہے - ۹

من کو ٹکا کر خواہشات اور جمع کرنے کے خیال کو چھوڑ کر ایکانت میں رہتا ہوا یوگی لگاتار آتما کو پرماتما کے ساتھ ملا دیوے - ۱۰

پاکیزہ جگہ میں ایک پہر ایک ایسے کشا کا آسن اور مرگ چرم اور کپڑا بچھاوے۔ نہ بہت اونچا نہ بہت نیچا۔ ہلے جُلے نہیں۔ ایسا آسن اپنے لئے بنا کر وہاں من لگا کر بیٹھے اور چیت اور اندریوں کو قابو میں کر کے آتما کی پاکیزگی کے لئے یوگ کرے۔ ۱۱-۱۲

جسم، گردن اور ماتھے کو ایک سیدھ میں لگا کر من کو مضبوطی سے لگا کر اِدھر اُدھر نہ دیکھتا ہوا اپنی ناک کے اگلے حصّہ پر نظر جما کر بڑی شانتی سے بے خوف ہو کر برہمچریہ میں مضبوط رہ کر من کو مار کر مجھ میں محو ہوا ہوا یوگی میرا دھیان کرتا ہوا بیٹھے - ۱۳-۱۴

نوٹ :- ناک کا اگلا حصّہ - اس سے یہ مطلب ہے کہ دونوں بھوؤں کے بیچ کا حصّہ دیکھو - ادھیائے ۵ - شلوک ۲۷ - برہمچریہ کے برت یعنی بیریہ کا اکٹھا کرنا - یہ ایک ہی نہیں، بلکہ برہم کو حاصل کرنے کے لئے ضروری اہنسا (کسی کو ایذا نہ دینا) وغیرہ سبھی برت ہیں ؛

اس طرح جس کا من قاعدے کے اندر ہے۔ ایسا یوگی آتما کی کھوج پرماتما کے ساتھ کرتا ہے۔ اور میرے حصول میں بسنے والی نجات روپی پوری شانتی کو حاصل کرتا ہے - ۱۵

ہے ارجن - یہ یکسانیت روپی یوگ نہ ٹھونس کر کھانے والے کو حاصل ہوتا ہے - نہ کورے فاقہ کشوں کو - ویسے ہی نہ بہت سونے والوں کو حاصل ہوتا ہے اور نہ بہت جاگنے والوں کو - ۱۶

جو انسان کھانے پینے، چلنے پھرنے وغیرہ میں اور سونے جاگنے میں اندازے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کے اندر رہتا ہے اس کا یوگ دُکھ کے ناش کرنے والا ہو جاتا ہے۔ ۱۷

اچھی طرح قاعدوں میں جکڑا من جب آتما میں ٹِک جاتا ہے، اور انسان سبھی خواہشات سے بے پرواہ ہو جاتا ہے، تب وہ یوگی کہلاتا ہے۔ ۱۸

آتما کا پرماتما کے ساتھ جوڑنے کی ہمت کرنے والے مضبوط دل یوگی کی حالت ویسی کہی گئی ہے۔ جیسی بغیر ہوا کے جگہ میں رہنے والے چراغ کی ہوتی ہے۔ ۱۹

یوگ کرنے سے قابو میں آیا ہوا من جہاں شانتی حاصل کرتا ہے۔ آتما سے ہی آتما کو پہچان کر آتما میں جہاں انسان سنتوش پاتا ہے اور اندریوں سے پرے اور بدھی سے ہی حاصل کرنے لائق بے حد سکھ کا جہاں احساس ہوتا ہے۔ جہاں رہ کر یہ انسان اصلیت سے اِدھر اُدھر نہیں بھٹکتا۔ اور جسے حاصل کر کے اس سے بڑھ کر کسی دوسرے فائدہ کو نہیں سمجھتا۔ اور جس میں ٹکا ہوا بڑے بڑے دُکھوں کو جھیلتا ہوا بھی وہ نہیں ہٹتا۔ اس دُکھ سے ملاوٹ سے خالی حالت کا نام یوگ کی حالت سمجھنا چاہیئے۔ یہ یوگ بغیر اُکتائے استقلال سے حاصل کرنے لائق ہے۔ ۲۰-۲۱-۲۲-۲۳

ارادوں میں پیدا ہونے والی سب خواہشات کو مکمل طور پر تیاگ کر کے من سے ہی سب اندریوں کو سب اطراف سے اچھی طرح قاعدے میں لا کر ٹکی ہوئی بدھی سے یوگی آہستہ آہستہ شانت ہونا چاہئے، اور من کو آتما میں پرو کر دوسری کسی ترغیب کا خیال نہ کرے۔ ۲۴-۲۵

جہاں جہاں ایک جگہ نہ ٹکنے والا اور اِدھر اُدھر بھاگنے والا یہ من جاوے۔ وہاں وہاں سے یوگی اُسے قاعدے میں باندھ کر اپنے قابو میں لاوے۔ ۲۶

جس کا من اچھی طرح شانت ہوا ہے، جس کے جذبات شانت ہو گئے ہیں۔ ایسا برہم میں محو ہوا ہوا معصوم یوگی ضرور اعلےٰ خوشی حاصل کرتا ہے۔ ۲۷

آتما کے ساتھ لگاتار تلاش کرتا ہوا پاپ سے فانی ہوا یہ یوگی آسانی سے حصول

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

برہم کی بے حد خوشی محسوس کرتا ہے ۔ ۲۸

سب جگہ یکساں خیال رکھنے والا یوگی اپنے کو سب جانداروں میں اور سب جانداروں کو اپنے میں دیکھتا ہے ۔ ۲۹

جو مجھے ہر جگہ دیکھتا ہے اور سب کو مجھ میں دیکھتا ہے، وہ میری نظر سے اوجھل نہیں ہوتا، اور میں اس کی نظر سے اوجھل نہیں ہوتا ۔ ۳۰

مجھ میں محو ہوا ہوا جو یوگی سب جانداروں میں بسنے والا مجھ کو یاد کرتا ہے، وہ چاہے جس طرح برتتا ہوا بھی مجھ میں ہی برتتا ہے ۔ ۳۱

نوٹ :۔ جب تک تو خودی ہے، تب تک تو خدا الگ ہے ۔ جب خودی مٹ جاتی ہے، صرف وہ رہ جاتا ہے ۔ تبھی ایک ایشور کو سب جگہ دیکھتا ہے ادھیائے ۱۳ شلوک ۲۷ کا نوٹ دیکھئے ۔

ہے ارجن ۔ جو انسان اپنی طرح سب کو دیکھتا ہے ۔ اور خوشی ہو یا رنج دونوں کو یکساں سمجھتا ہے، وہ اعلیٰ یوگی گنا جاتا ہے ۔ ۳۲

ارجن نے کہا :۔ ہے مدھوسودن ! یہ (یکسانیت) کرم یوگ جو آپ نے کہا ۔ اس کا قیام میں اپنی بے قراری کی وجہ سے نہیں دیکھ سکتا ۔ ۳۳

کیونکہ ہے کرشن ! من تو بھٹکنے والا ہی ہے ۔ انسان کو چکر میں ڈال دیتا ہے اور بہت طاقتور ہے ۔ جیسے ہوا کا دبانا بہت مشکل ہے، ویسے ہی من کا قابو میں کرنا بھی مشکل سمجھتا ہوں ۔ ۳۴

شری بھگوان نے کہا :۔ ہے ارجن ! سچی بات ہے کہ من متحرک ہونے کی وجہ سے قابو میں کرنا مشکل ہے ۔ لیکن ہے کنتی کے پتر ۔ مشق اور دنیا کی خواہشات سے نفرت سے وہ قابو میں کیا جا سکتا ہے ۔ ۳۵

میری رائے ہے کہ جس کا من اپنے قابو میں نہیں ہے ۔ اس کا یوگ کرنا بہت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مشکل ہے۔ لیکن جس کا من اپنے قابو میں ہے اور جو محنتی ہے وہ کوشش کر کے کر سکتا
ہے۔ ۳۶

ارجن نے کہا:۔ ہے کرشن! جو یقین تو رکھتا ہے لیکن کوششوں میں کمی کی وجہ
سے یوگ سے گر جاتا ہے، وہ کامیابی حاصل نہ کرنے پر کس حالت کو حاصل کرتا ہے۔ ۳۷

ہے ارجن! یوگ سے گرا ہوا برہم میں بھٹکا ہوا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہوئے
بادلوں کی طرح دونوں اطراف سے بھٹک کر وہ نِنانو نہیں ہو جاتا ہے کرشن۔ یہ میرا شک
۳۹ آپ دور کرنے لائق ہیں۔ آپ کے سوا دوسرا کوئی اس شک کو دور کرنے والا نہیں ہو سکتا۔

ہے ارجن! ایسے منشیوں کا فنا نہ تو اس دنیا میں ہوتا ہے نہ دوسری دنیا میں
پیارے بھلائی کی راہ پر جانے والوں کی بُری حالت ہوتی ہی نہیں۔ ۴۰

نیکی کرنے والے لوگ جس درجے کو حاصل کرتے ہیں۔ اس کو حاصل کر کے
وہاں بہت عرصہ رہنے پر یوگ سے گرا ہوا انسان پاکیزہ اور صاحب زر انسان کے
گھر جنم لیتا ہے۔ یا گیان وان یوگی کے خاندان میں وہ جنم لیتا ہے۔ دنیا میں ایسا جنم ملنا
ضرور مشکل ہے۔ ۴۱

ہے ارجن! وہاں اُسے پہلے جنم کی بدھی کے اثرات حاصل ہوتے ہیں اور
وہاں سے وہ حصول نجات کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ ۴۳

اس پہلی مشق کی وجہ سے وہ ضرور یوگ کی طرف کشمکش کرتا ہے۔ یوگ کا متلاشی
بھی خواہش کے ساتھ ویدک کرم کرنے والے کی حالت سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ ۴۴

اور جرأت کے ساتھ کوشش کرتا ہوا یوگی پاپوں سے آزاد ہو کر انیک جنم پا کر
اور پوری طرح پاکیزگی حاصل کر کے سب سے اعلےٰ (نجات) کو حاصل کرتا ہے۔ ۴۵

تپ کرنے والے کی نسبت یوگی اچھا ہے، گیانی کی نسبت بھی زیادہ سمجھا جاتا
ہے۔ اس طرح کرم کانڈی کی نسبت بھی وہ بہت زیادہ ہے۔ اسلئے ہے ارجن تو یوگی بن۔ ۴۶

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ :- یہاں تپ کرنے والے کا تپ پھل کی خواہش والا ہے۔ گیانی سے مطلب وہ گیانی نہیں جو برہم کا احساس رکھتا ہے ؛

سب یوگیوں میں بھی جو مجھ میں من پرو کر یقین کے ساتھ مجھے یاد کرتا ہے، اُسے میں سب سے بڑھ کر یوگی سمجھتا ہوں ؛

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن وارتالاپ کا دھیان یوگ نام کا چھٹا ادھیائے ختم ہوا ؛

ساتواں ادھیائے

گیان و گیان یوگ

بھگوان بولے :- ہے ارجن! مجھ میں من لگا کر اور میرا سہارا لے کر کرم یوگ پر عمل کرنے والا آدمی یقیناً مکمل طور پر مجھے کس طرح پہچان سکتا ہے۔ یہ میں تجھے کہوں گا۔ یہ تجربہ کیا ہوا گیان میں تجھے کہوں گا۔ اس کے بعد اور کچھ جاننے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ ہزاروں میں سے کوئی ہی اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور سعی کرنے والوں میں شاذ و نادر ہی کامیاب ہوتے ہیں ؛

مٹی، پانی، ہوا، آکاش، من، بدھی اور اہنکار ایسی آٹھ طرح کی میری پرکرتی ہے۔ یہ اپرا پرکرتی کہلاتی ہے اور دوسری پرا پرکرتی ہے۔ یہ جیو کی شکل میں ہے۔ ان دو پرکرتیوں سے یعنی جسم اور رُوح کے تعلق سے ساری دُنیا بنی ہے۔ اس لئے سب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کی پیدائیش اور موت کی وجہ میں ہوں۔ جس طرح مالا میں دھاگے کے سہارے اس کے سارے منکے رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ دُنیا میرے سہارے پر قائم ہے۔ یعنی پانی میں رس میں ہوں، سورج چاند کی روشنی میں ہوں، دید ول میں اونکار میں ہوں، آکاش کی آواز میں ہوں، مردوں کی بہادری ہوں، مٹی کی بُو ہوں، اگنی کا تیج ہوں، سب جانداروں کی زندگی ہوں، ریاضت کرنے والوں کی ریاضت ہوں۔ دانشمندوں کی عقل ہوں، طاقت وروں کی طاقت ہوں، سب جانداروں میں دھرم کی خواہش کی چنگاری میں ہوں۔ مختصر طور پر ست، رج اور تم سے پیدا ہونے والے جو خیال ہیں، ان سب کو مجھ سے پیدا ہوا سمجھ۔ اور یہ سب میرے ہی سہارے پر رہ سکتے ہیں۔ ان تین چیزوں یا صفات میں رہنے والے لوگ مجھ لافانی کو پہچان نہیں سکتے۔ ایسی میری ان تینوں صفات سے مرکب کھیل ہے۔ اس سے پار ہو جانا مشکل ہے۔ لیکن جو میری پناہ میں آتے ہیں، وہ اس مایا یعنی کھیل کو جو تین صفات سے مرکب ہے پار کر سکتے ہیں۔ لیکن جن کے چال چلن اور خیالات کا ٹھکانہ نہیں ہے، وہ بے وقوف لوگ میری پناہ میں کیوں آنے لگے؟ وہ تو مایا میں پڑے رہ کر اندھیرے میں بھٹکا کرتے ہیں اور گیان حاصل نہیں کرتے۔ لیکن اچھے چال چلن والے میرا بھجن کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی اپنا دُکھ مٹانے کے لئے میرا بھجن کرتے ہیں اور کوئی میرے حصول کی خواہش سے اور کوئی کچھ حاصل کرنے کی خواہش سے اور کئی ایک فرض سمجھ کر گیان پورک میرا بھجن کرتے ہیں۔ میرا بھجن کرنا اس دنیا کی خدمت کرنا ہے۔ اس میں کوئی دُکھ کے مارے، کوئی کسی فائدہ کی اُمید پر، کوئی یہ سمجھ کر کہ چلو دیکھیں تو، کیا ہوتا ہے۔ خدمت کرتے ہیں اور کوئی گیان پورک اس کے بغیر رہ ہی نہیں سکتے، اس لئے خدمت میں لگے رہتے ہیں۔ یہ آخری میرے گیانی بھگت ہیں اور سب سے زیادہ پیارے ہیں، یا یوں کہوں کہ یہ مجھ کو زیادہ سے زیادہ پہچانتے ہیں اور میرے نزدیک ترین ہیں۔ انسان کو یہ گیان کئی جنموں کے بعد ہی حاصل

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہوتا ہے۔ اور حاصل ہونے کے بعد وہ اس دُنیا میں مجھ واسدیو کے سوائے اور
کچھ دیکھتا ہی نہیں۔ لیکن جو خواہشات رکھنے والے ہیں، وہ تو الگ الگ دیوتاؤں کی
پرستش کرتے ہیں۔ اور جیسے جس کی بھگتی ہے، اس کے مطابق پھل دینے والا تو میں ہی
ہوں۔ ایسے کم سمجھ لوگوں کو جو پھل ملتا ہے، وہ بھی ایسا ہی کم ہوتا ہے۔ اور انہیں
اتنے میں اطمینان بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اپنی تھوڑی عقل کی وجہ سے یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ
وہ اندریوں کے ذریعے مجھے پہچان سکتے ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ میری لافانی اور بے نظیر شکل
اندریوں سے پرے ہے اور ہاتھ، کان، ناک، آنکھ وغیرہ کے ذریعے نہیں پہچانا جا سکتا
اس طرح سب اشیاء کا پیدا کرنے والا ہوتے ہوئے بھی اگیانی لوگ مجھے نہیں پہچان سکتے۔
میری اس طرح یوگ مایا کو تو جان لے۔ محبت اور نفرت کی وجہ سے سُکھ دُکھ ہوا ہی کرتے
ہیں۔ اور اس سے دنیا بے ہوشی میں جہالت میں رہتی ہے۔ لیکن جو اس سے چھوٹ گئے ہیں۔
اور جن کے چلن اور خیالات پوتر ہوتے ہیں، وہ تو اپنے برت میں مضبوط رہ کر لگاتار
مجھے ہی بھجتے ہیں۔ وہ میرے مکمل پرم روپ کو، سب جانداروں میں الگ الگ ظاہر
ہونے والے جیو کی شکل میں موجود مجھے اور میرے کرم کو جانتے ہیں۔ اس طرح جو مجھے سب
شکلوں میں سب طاقتوں اور سب رفاہِ عام کے کاموں میں جانتے ہیں۔ اور اس کے
نتیجہ کے طور پر عالمِ محویت کو پہنچ گئے ہیں، وہ موت کے بعد پیدائش اور موت کی زنجیروں
سے چھوٹ جاتے ہیں ۔

کیونکہ اتنا جان چکنے کے بعد ان کا من کسی دوسری طرف نہیں بھٹکتا اور ساری
دُنیا کو ایشور سے بھرپور دیکھ کر وہ ایشور میں ہی سما جاتے ہیں ۔

پرووا مندر۔ مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء

(۷)

اس ادھیائے میں ایشور کیا ہے، ایشور بھگتی کیا ہے۔ یہ سمجھانے کی ابتداء کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

گئی ہے ۞

شری بھگوان نے کہا :- ہے پارتھ - میرے میں من پرو کر اور میرا سہارا لے کر یوگ کرتا ہوا تو بے شک و شبہ اور مکمل طور پر مجھے کس طرح پہچان سکتا ہے - وہ طریقہ سنو!

یہ تجربہ کیا ہوا گیان میں تجھے مکمل طور پر کہوں گا - اسے جان لینے کے بعد اس دنیا میں اور کچھ جاننے لائق رہ نہیں جاتا - ۲

ہزاروں انسانوں میں سے شاذ و نادر ہی کوئی کامیابی کے لئے کوشش کرتا ہے - کوشش کرنے والے کامیابیوں میں سے بھی شاذ و نادر ہی مجھے اصلی حالت میں پہچانتا ہے ۳

مٹی، پانی، آگ یا ہوا - آکاش میں بدھی اور اہنکار اس طرح آٹھ طرح کی میری قدرت ہے - ۴

نوٹ :- ان آٹھ عناصر والی شکل کھشیتر یا کشتر (قابل فنا) ہے - دیکھو ادھیائے ۱۳ شلوک ۵ - اور ادھیائے ۱۵ - شلوک ۱۶

یہ مادی قدرت کہلاتی ہے اس سے بھی اعلےٰ غیر مادی قدرت یہ جیو ہے ارجن! یہ دنیا اس کے سہارے چل رہی ہے - ۵

سب جانداروں کی پیدائش کا موجب تو ان دونوں کو سمجھ - سارے جگت کی پیدائش اور فنا کا موجب میں ہوں - ۶

ہے ارجن! مجھ سے اونچا دوسرا کچھ نہیں ہے، جیسے دھاگے میں منکے پروئے رہتے ہیں - ویسے یہ سب مجھ میں پرو دیا ہوا ہے - ۷

ہے کنتی کے پتر جل میں رس میں ہوں، سورج چاند میں چمک میں ہوں - سب ویدوں میں اونکار (اوم شبد) میں ہوں - آکاش میں آواز میں ہوں - اور انسانوں میں کام کی طاقت میں ہوں - ۸

مٹی میں خوشبو میں ہوں، آگ میں حرارت میں ہوں اور سب جانداروں میں زندگی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

مَیں ہُوں، تپ کرنے والوں کا تپ مَیں ہوں - ۹

ہے ارجن ! سب جانداروں کا تخمِ اولین مَیں ہُوں۔ عقلمند کی عقل مَیں ہوں۔ تیج والے کا تیج مَیں ہوں - ۱۰

بلوان کا خواہش اور محبت کے بغیر بَل (طاقت) مَیں ہُوں، اور ہے ارجن، جانداروں میں دھرم کی غیر مخالف خواہش مَیں ہُوں - ۱۱

جو جو بھلائی کے، تیزی اور غرور اور جہالت کے کام ہیں۔ اُنہیں مجھ سے پیدا ہُوا سمجھو۔ لیکن مَیں اُن میں ہوں - ایسا نہیں ہے - وہ مجھ میں ہیں - ۱۲

نوٹ :- ان خیالات پر ایشور کی ہستی منحصر نہیں ہے - بلکہ وہ خیالات ایشور پر منحصر ہیں - اس کے سہارے پر رہتے ہیں اور اس کے اختیار میں ہیں -

ان تینوں خواص والے خیالات سے ساری دُنیا جکڑی ہوئی ہے اور اس لئے ان سے اُونچے اور الگ مجھ کو جو لافانی ہوں، وہ دُنیا نہیں پہچانتی - ۱۳

میری ان تینوں خواص والی قدرت کو پار کرنا مشکل ہے - پر جو میرا ہی سہارا لیتے ہیں - وہ اس قدرت (مایا) کو پار کر جاتے ہیں - ۱۴

بدچلن، جاہل، نیچ آدمی میرا سہارا نہیں لیتے، بدی کے خیالات والے ہوتے ہیں - اور مایا کے ذریعہ ان کا گیان دُور ہُوا ہُوا ہوتا ہے - ۱۵

ہے ارجن ! چار قسم کے نیک چلن آدمی مجھے یاد کرتے ہیں - دُکھی، متلاشی کچھ حاصل کرنے کی خواہش والے اور گیانی - ۱۶

اُن میں سے جو ہمیشہ یکساں نظر رکھنے والا، ایک کو ہی یاد کرنے والا وہ گیانی اعلےٰ ہے - مَیں گیانی کا بہت پیارا ہوں اور گیانی مجھے پیارے ہیں - ۱۷

یہ سبھی بھگت اچھے ہیں، لیکن گیانی تو میری جان ہے - ایسی میری رائے ہے - کیونکہ مجھے حاصل کرنے کی نسبت دُوسری زیادہ اچھی حالت ہے ہی نہیں - یہ جانتا ہُوا وہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یوگی میرا ہی سہارا لینا ہے - ۱۸

بہت جنموں کے آخر گیانی حاصل کرتا ہے۔ سب میں واسدیو سمارہے ہیں۔ اس طرح جاننے والا ایسا مہاتما ملنا مشکل ہے - ۱۹

بیشمار خواہشات سے جن کا گیان دُور ہو گیا ہے۔ ایسے لوگ اپنی فطرت کے مطابق الگ الگ طریقوں سے سہارا لے کر دوسرے دیوتاؤں کی شرن میں جاتے ہیں - ۲۰

جو جو آدمی جس شکل کی بھگتی یقین کے ساتھ کرنا چاہتا ہے۔ اُس اُس شکل میں اس کے یقین کو میں مضبوط کرتا ہوں - ۲۱

یقین کے ساتھ اس اس شکل کی وہ پوجا کرتا ہے، اور اس کے ذریعہ میری پیدا کی ہوئی اور اپنی دل پسند خواہش پوری کرتا ہے - ۲۲

ان محدود العقل لوگوں کو جو جو پھل ملتا ہے، وہ فنا ہونے والا ہوتا ہے - دیوتاؤں کے یاد کرنے والے دیوتاؤں کو پاتے ہیں۔ مجھے یاد کرنے والے مجھے پاتے ہیں - ۲۳

میرے بڑھیا، لاثانی اور بے مثال سروپ کو نہ جاننے والے بے وقوف لوگ اندریوں سے نہ پہنچنے لائق مجھ کو اندریوں سے رسائی کے لائق مانتے ہیں - ۲۴

ایسے لوگ مایا سے ڈھکا ہوا میں سب کے لئے ظاہر نہیں ہوں - یہ نادان دنیا مجھ کو نہ پیدا ہونے والے اور جسم کے بغیر کو اچھی طرح نہیں پہچانتی - ۲۵

نوٹ :- اس نظر آنے والی دنیا کو پیدا کرنے کی طاقت ہوتے ہوئے بھی نرلیپ رہنے کی وجہ سے پرماتما کے نظر نہ آنے کا خیال ہے - وہ اس کی یوگ مایا ہیں - ہے ارجن! ماضی، حال اور مستقبل کے سبھی جانداروں کو میں جانتا ہوں، لیکن مجھے کوئی نہیں پہچانتا - ۲۶

ہے ارجن! ہے دشمنوں کو دُکھ دینے والے خواہش اور نفرت سے پیدا ہونے والے، سُکھ، دُکھ وغیرہ جھمیلوں کے دھوکے سے سب جاندار اس دُنیا میں بے حس و حرکت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

رہتے ہیں۔ ۲۷

لیکن جن نیک چلن لوگوں کے گناہوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور جو دنیاوی بکھیڑوں کے وہم سے آزاد ہو گئے ہیں۔ وہ پکا عہد کرنے والے مجھے یاد کرتے ہیں۔ ۲۸

جو میرا سہارا لے کر بڑھاپے اور موت سے آزاد ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ پورن برہم کو آتما کے گیان کو سب کرموں کو جانتے ہیں۔ ۲۹

اجسام سے بھی اوپر اور جیووں سے بھی اور یگیوں سے بھی اوپر جنہوں نے مجھے پہچانا ہے، وہ یکسانیت کو حاصل ہوئے۔ مجھے موت کے وقت بھی پہچانتے ہیں۔ ۳۰

نوٹ:۔ ادھی بھوت وغیرہ کا مطلب آٹھویں ادھیائے میں آتا ہے۔ اس شلوک کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں ایشور کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے، اور سب کرموں کا کرنے والا اور بھوگنے والا وہی ہے۔ ایسا سمجھ کر موت کے وقت شانت رہ کر ایشور میں محو رہتا ہے۔ اور کوئی خواہش اس وقت جسے نہیں ہوتی اس نے ایشور کو پہچانا ہے ؛

اوم تت ست

اس طرح شری مد بھگوت گیتا روپی اپنشد برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا گیان وگیان یوگ نام کا ساتواں ادھیائے ختم ہوا ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

آٹھواں ادھیائے

اکھشر برہم یوگ

ارجن پُوچھتا ہے، کہ آپ مالک کُل، روحانیت، کرم، سب اجسام میں موجود، سب طاقتوں کا سہارا، یگیوں کی جان وغیرہ نام بتلا چکے ہیں۔ لیکن میں ان سب کے معانی کو نہیں سمجھتا۔ ساتھ ہی آپ کہتے ہیں۔ آپ کو سب جانداروں میں موجود شکل میں جاننے والے، غیر متبدل حالت کو پائے ہوئے لوگ موت کے وقت آپ کو پہچانتے ہیں۔ یہ سب مجھے سمجھایئے ؂

بھگوان نے جواب دیا "جو سب سے اعلیٰ لافانی شکل میں ہے، وہ پُورن برہم یا مالک کُل ہے اور سب جانداروں میں افعال کا فاعل و مفعول حالت میں جو جسم اختیار کئے ہوئے ہے۔ وہ روحانیت یا ادھیاتم ہے۔ سب جانداروں کی پیدائش جس فعل سے ہوتی ہے۔ اس کا نام کرم ہے۔ یعنی یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس فعل سے پیدائش عالم میں ظہور پذیر ہوتی ہے، وہ کرم ہے۔ ادھی بھوت یا سب اجسام میں موجود کے معنی میری فانی شکل ہے اور ادھی یگیہ کے معنی یگ کے ذریعے بنا ہُوا ادھیاتم یعنی روحانیت کی شکل ہے اسطرح جسمانی شکل میں بینجر جیو کی شکل میں، حاضر جیو کی شکل میں اور پورن برہم میں سب جگہ میں ہُو۔ اور ایسا جو میں ہوں، اس کا جو مرتے وقت دھیان کرتا ہے، اپنے کو بھُول جاتا ہے کسی طرح کی تشویش نہیں کرتا، خواہش نہیں کرتا۔ وہ میرے سروپ کو پاتا ہے اسے پکّی بات سمجھنا انسان جس شکل کا ہمیشہ خیال کرتا ہے، آخری وقت میں بھی اسی شکل کو پاتا ہے اور اسی لئے تو ہمیشہ میری ہی یاد کیا کر۔ مجھ میں ہی من اور بدھی کو پروئے رکھنا، تو مجھے ہی پائے گا۔ لیکن تو کہے گا کہ اس طرح من نہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ڈِگتا۔ تو یاد رکھ، کہ روز کی مشق سے، ہر روز کی کوشش سے، ایسی یکسوئی حاصل ہو ہی جاتی ہے۔ کیونکہ ابھی ابھی تجھ سے کہا ہے کہ مختلف اجسام میں رہنے والے بھی اگر اصلیّت کا خیال کریں، تو میری ہی شکل ہیں۔ اس لئے انسان کو پہلے ہی سے تیاری کرنی چاہیئے جس سے مرتے وقت من پریشان نہ ہو، بھگتی میں محو رہے، سانس قابو میں رکھے اور عالمِ کُل، قدیمی منتظم، بینائی کی طاقت سے پرے ہوتے ہوئے بھی سب کی پرورش کی طاقت رکھنے والا ہے، اور جس کا خیال کرتے ہوئے بھی اُسے جانا ہی نہیں پہچانا جا سکتا، اور جو سورج کی طرح اندھیرے اور جہالت کو ناش کرنے والا پرماتما ہے۔ اس کی یاد میں محو رہے۔ اس نہایت اُونچے درجے کو، ویداکھشر برہم کے نام سے پکارتے ہیں۔ محبّت اور نفرت کو چھوڑ دینے والے مُنی اسے پاتے ہیں اور اس درجہ کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والے سب لذّات نقصانی تینوں طرح سے چھوڑ دیتے ہیں۔ اندریوں کو سمیٹ کر اوم کا اُچارن کرتے ہوئے میری ہی یاد کرتے کرتے جو مرد و عورت جسم چھوڑتے ہیں، وہ اس اعلےٰ درجہ کو حاصل کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا دل نہیں بھٹکتا، اور اس طرح مجھے حاصل کرنے والے کو پھر سے جنم پانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، جو دُکھوں کا گھر ہے۔ اس پیدائش اور موت کے چکّر سے چھُٹنے کا طریقہ میرا ہی حصُول ہے۔

اِنسان اپنی سو برس کی زندگی سے وقت کا اندازہ لگاتا ہے، اور اتنے وقت میں ہزاروں جال بچھاتا ہے، لیکن وقت کا تو کہیں خاتمہ نہیں ہے۔ یوں سمجھو کہ ہزاروں یُگ برہما کا ایک دِن ہے۔ اس لئے اِنسان کے ایک دِن یا سو برس کی کیا بساط؟ اتنے تھوڑے وقت کا حساب لگا کر بے فائدہ ہی ہائے ہائے کیوں مچائی جائے۔ وقت کے اس لا اِنتہا چکّر میں انسانی زندگی ایک لمحہ کے برابر ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں ایشور کا دھیان کرنے میں ہی کس کی بُرائی ہے۔ لمحہ بھر رہنے والی خوشیوں کے پیچھے وہ کیوں بھاگے۔ برہما کی رات دِن میں پیدائش اور فنا ہوتی ہی رہتی ہے۔ اور ہوتی رہے گی۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پیدائش اور فنا کرنے والا یہ برہما بھی میرا ہی خیال ہے اور یہ نظر آنے والا
نہیں ہے۔ اندریوں سے جانا نہیں جا سکتا۔ اس سے بھی پرے میری ایک اور
نظر نہ آنے والی شکل ہے۔ اس کا کچھ بیان میں نے تیرے سامنے کیا ہے، اسے
جو حاصل کر لیتا ہے، وہ زندگی اور موت سے چھوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ اس شکل میں دن
رات وغیرہ تبدیلیاں نہیں ہوتیں۔ وہ صرف غیر متبدل شکل ہے۔ اس کے درشن بلا
شرکت غیر عبادت سے ہی ہو سکتے ہیں۔ اُسی کے سہارے ساری دنیا قائم ہے۔
اور وہ شکل سب جگہ پھیلی ہوئی ہے ؛

یہ کہا جاتا ہے کہ اترائن کے روشن پندرہ دنوں میں مرتا ہے، وہ اوپر بتائے
ہوئے طریقوں کے مطابق یاد کرتے ہوئے مجھے حاصل کر لیتا ہے۔ اور دکشنائن
کے اندھیرے پندرہ دنوں میں رات کے وقت مرنے والے کے پیچھے بار بار پیدائش
اور موت کا چکر لگا رہتا ہے۔ اس کے یہ معنی کئے جا سکتے ہیں۔ کہ اترائن اور روشن
پندرہ دن بغیر کسی خواہش کے خدمت خلق کا راستہ ہے اور دکشنائن و اندھیرے
پندرہ دن خود غرضی کی راہ، خدمت کے راستے، آزادی اور خود غرضی کے راستے
سے قید حاصل ہوتی ہے۔ خدمت کی راہ گیان مارگ ہے۔ گیان مارگ پر چلنے والے
کے لئے مکتی ہے، اور اگیان مارگ سے جانے والے کے لئے بندھن۔ یعنی جنم مرن
کی قید۔ ان دو راستوں کو جان چکنے کے بعد موہ میں پھنس کر اگیان مارگ کو کون لیتا
کریگا۔ اتنا جان چکنے پر انسانوں کو سب نیکیوں کا پھل چھوڑ کر، بے لگاؤ رہ کر فرض
کی ادائیگی میں ہی لگے رہ کر میرے بتائے ہوئے اعلیٰ درجہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

یرودا مندر۔ ۲۹؍ دسمبر ۱۹۳۰ء

(۸)

اس ادھیائے میں ایشور کی اصلیت کو خاص طور پر سمجھایا گیا ہے ؛

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ارجن نے کہا:- ہے اشرف الانسان (کرشن) اس برہم کی کیا ہئیت ہے؟ ادھیاتم کیا ہے، کرم کیا ہے، ادھی بھوت کسے کہتے ہیں، ادھی دیو کسے کہتے ہیں۔ ۱

ہے مدھوسودن۔ اس جسم میں ادھی یگیہ کیا ہے، اور کس طرح ہے۔ اور خود ضبط انسان موت کے وقت کس طرح آپ کو پہچان سکتے ہیں۔ ۲

شری بھگوان نے کہا:- جو سب سے اعلیٰ ہے، وہ برہم ہے۔ سب جانداروں میں اپنی قدرت سے جو سما رہا ہے، وہ ادھیاتم ہے، اور سب جانداروں کو پیدا کرنے والا کائنات کا کاروبار کرم کہلاتا ہے۔ ۳

ادھی بھوت میری فانی شکل ہے۔ ادھی دیوت اس میں رہنے والا میرا جیو سُتر یہ ہے۔ اور ہے اشرف الانسان ادھی یگیہ اس میں رہتا ہوا بھی یگیہ سے پاکیزہ شدہ رُوح ہے۔ ۴

نوٹ:- مطلب بے شکل وصورت برہم سے لیکر فانی نظر آنیوالی اشیاء تک پرماتما ہی ہے۔ اور سب اسی کا کیا ہوا ہے، تب پھر انسان خود فاعلیت کا غرور کرنے کی جگہ پرماتما کا غلام بن کر سب کچھ اسی کی نذر کیوں نہ کرے؟

سوم:- انت کال میری ہی یاد کرتے کرتے جو قالب کو چھوڑتا ہے، وہ میرے درجہ کو پاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ ۵

ورنہ ہے کنتی کے پتر۔ ہمیشہ جس جس شکل کا خیال انسان کرتا ہے۔ اس شکل کی یاد کرتے ہوئے دم آخر میں جسم چھوڑتا ہے۔ اور اس لئے وہ اسی شکل کو حاصل کرتا ہے۔ ۶

اس لئے ہمیشہ میری یاد کر اور لڑتا رہ۔ اس طرح مجھ میں دل اور عقل کو لگانے سے تو ضرور مجھے پائے گا۔ ۷

ہے پارتھ۔ چت کو مشق سے ٹکا کر کسی دوسری جگہ بھاگنے نہ دے کر جو ایک

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

خیال میں محو رہتا ہے، وہ عظیم الشان ہستی کو حاصل کرتا ہے - ۸

جو انسان موت کے وقت مضبوط دل سے یقین کرکے یوگ کی طاقت سے بھووں کے بیچ میں اچھی طرح سانس کو ٹھہرا کر، ہر دان قدیمی، منتظم، باریک ترین، سب کے رازق، عقل کی پہنچ سے پرے، سورج کی طرح چمکدار، جہالت کی تاریکی سے دور ہستی کی یاد کرتا ہے، وہ اس عظیم الشان ہستی کو حاصل کرتا ہے - ۹-۱۰

جسے وید جاننے والے اکھشر برہم کے نام سے بیان کرتے ہیں، جس میں نفرت اور محبت سے خالی منی غوطہ لگاتے ہیں، اور جس کے حصول کی خواہش سے لوگ برہمچرج کا پالن کرتے ہیں۔ اس درجے کا مختصر بیان میں تجھ سے کروں گا - ۱۱

جو اس کے سب دروازوں کو روک کر، طاقت خیال کو دل میں لگا کر ماتھے میں سانس کو روک کر سمادھی لگائے ہوئے "اوم" اس ایک حرفی برہم کا ورد کرتا ہوا، اور میری یاد میں لگا ہوا جو انسان جسم چھوڑتا ہے، وہ سب سے اونچے درجے کو حاصل کرتا ہے - ۱۲-۱۳

ہے پارتھ - چت کو کسی دوسری جگہ رکھے بغیر ہمیشہ اور لگاتار میری ہی یاد کرتا ہے، وہ ہمیشہ مجھ میں محو رہنے والا یوگی مجھے آسانی سے حاصل کر لیتا ہے - ۱۴

مجھے پا کر سب سے اونچے درجے کو پائے ہوئے مہاتما دکھ کا گھر جو یہ بار بار مرن جنم لیتا ہے - اسے نہیں پاتے - ۱۵

ہے کنتی کے پتر - برہم لوک سے لیکر سبھی لوک بار بار آنے والے ہیں، لیکن مجھے پانے کے بعد انسان کو پھر جنم لینے کی ضرورت نہیں پڑتی - ۱۶

ہزار یگ تک برہما کا ایک دن ہے، اور ہزار یگ کے برابر برہما کی ایک رات جو جانتے ہیں - وہ رات دن کے جاننے والے ہیں - ۱۷

نوٹ:- مطلب یہ کہ ہمارے ۲۴ گھنٹے کے دن رات گردش زمانہ کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نیچ ایک لمحہ سے بھی کمتر ہے، اُن کی کوئی قیمت نہیں ہے۔ اس سے اُتنے وقت میں حاصل ہونے والی لذّات آسمان میں اُگنے والے پھولوں کی طرح ہیں۔ اس طرح سمجھ کر ہمیں اُن کی طرف سے بے پرواہ رہنا چاہیئے، اور جتنا وقت ہمارے پاس ہے، اُسے یادِ خدا میں خدمتِ خلق میں لگا کر فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اگر آج ہی اپنی ماہیت کا علم نہ ہو، تو حوصلہ رکھنا چاہیئے ؛

برہما کا دن شروع ہو جانے پر سب نہ نظر آنے والی اشیاء، نظر آنے والی حالت میں مبدل ہو جاتی ہیں۔ اور رات ہونے پر سب پہلے کی طرح نہ نظر آنے والی حالت میں تبدیل ہو جاتی ہیں، جسے قیامت کہا جاتا ہے ؛

یہ جان کر بھی انسان کو سمجھنا چاہیئے، کہ اس کے ہاتھ میں بہت تھوڑی طاقت ہے۔ پیدائش اور فنا کا جوڑا ساتھ ساتھ چلتا ہی رہتا ہے۔ ۱۸

ہے پارتھ! یہ جانداروں کا گروہ اسی طرح پیدا ہو کر رات پڑنے پر مجبوراً فنا ہو جاتا ہے، اور دن نکلنے پر پیدا ہو جاتا ہے۔ ۱۹

اس ناپید حالت سے دُور ایسا دُوسرا قدیمی ناپید خیال ہے۔ سب جاندار فنا ہوتے ہوئے بھی یہ قدیمی ناپید خیال فنا نہیں ہوتا۔ ۲۰

جو ناپید لافانی کہلاتا ہے۔ اسی کو پرم گتی کہتے ہیں۔ جسے حاصل کرنے کے بعد لوگوں کا دوبارہ جنم نہیں ہوتا۔ وہ میرا پرم دھام ہے۔ ۲۱

ہے پارتھ۔ اس اُتم پُرش کے دیدار مخصوص بھگتی سے ہوتے ہیں۔ اِس میں سب جاندار قائم ہیں۔ اور یہ سب اس سے ڈھکا ہوا ہے۔ ۲۲

جس وقت موت ہو جانے پر یوگی مکتی پاتے ہیں اور جس وقت موت ہو جانے پر اس کا دوبارہ جنم ہوتا ہے، وہ وقت ہے ارجن! میں تمہیں بتاؤں گا۔ ۲۳

اترائن کے چھ مہینوں میں چاندنی والے پندرہ دنوں میں جس وقت آگ کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شعلے جل رہے ہوں اس وقت جس کی موت ہوتی ہے، وہ برہم کو جاننے والا برہم کو پاتا ہے۔ ۲۴

دکھشائن کے چھ مہینوں میں اندھیرے پندرہ دِنوں میں جس وقت دھواں پھیلا ہوا ہو۔ اس وقت مرنے والا چندر لوک کو حاصل کر کے دوبارہ جنم پاتا ہے۔ ۲۵

نوٹ:۔ اُوپر کے دو شلوکوں کو میں پورے طور پر نہیں سمجھتا۔ اُن کے لفظی معنی گیتا کی تعلیم سے ٹکر نہیں کھاتے۔ اس تعلیم کے مطابق نِشکھیگنی والا انسان جو خدمت خلق میں مشغول ہے، اور جسے گیان ہو چکا ہے، وہ چاہے جب مرے، مُکتی پاتا ہے۔ اس سے ان شلوکوں کے لفظی معنی مختلف ہیں۔ اس کے عام معنی یہ ضرور نکل سکتے ہیں کہ جو یگیہ کرتا ہے، یعنی رفاہِ عام میں ہی جس کی زندگی بسر ہوتی ہے۔ جسے گیان ہو چکا ہے۔ جو برہم کو جاننے والا یعنی گیانی ہے۔ وہ موت کے وقت بھی اگر ایسی ہی حالت میں ہو، تو مکتی حاصل کرتا ہے۔ اس کے برخلاف جو یگیہ نہیں کرتا، جسے گیان نہیں ہے، جو بھگتی نہیں جانتا، وہ چندر لوک یعنی جلدی تبدیل ہونے والے لوک کو حاصل کر کے پھر دُنیاوی چکر میں گھومتا ہے۔ چاند کی اپنی روشنی نہیں ہے:

دنیا میں گیان اور اگیان یہ دو قدیمی اور مسلسل راستے مانے گئے ہیں۔ ایک یعنی گیان کے راستے سے انسان نجات حاصل کرتا ہے اور دوسرے یعنی اگیان کے راستے سے آسے دوبارہ جنم حاصل ہوتا ہے۔ ۲۶

ہے پارتھ ان ہر دو راستوں کو جاننے والا کوئی کبھی یوگی دھوکا نہیں کھاتا اس لئے ہے ارجن۔ تم ہر وقت یوگ میں لگے رہو۔ ۲۷

نوٹ:۔ دونوں راستوں کا جاننے والا اور یکساں خیال رکھنے والا تاریکی یعنی اگیان کی راہ اختیار نہیں کرتا۔ اسی کا نام ہے دھوکا نہ کھانا:

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یہ سب باتنا جان لینے کے بعد وید پڑھنے میں، یگیہ کرنے میں اور تپ اور دان میں جو حصول ثواب بتلایا ہے۔ اس سب کو پار کر کے یوگی اعلیٰ پہلے درجہ کو حاصل کرتا ہے ؂

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا اکھشر برہم یوگ نام کا آٹھواں ادھیائے ختم ہوا ؂

نواں ادھیائے

راج ودیا راج گہیہ یوگ

پچھلے ادھیائے کے آخری شلوک میں یوگی کا اونچا درجہ بتایا۔ اس لئے اب بھگوان کو بھگتی کی مہما بتانی ہی رہ گئی۔ کیونکہ گیتا کا یوگی خشک گیانی نہیں۔ دکھاوے کا ترک کرنے والا تیاگی بھی نہیں۔ گیتا کا یوگی تو بھگتی سے بھرپور بے لگاؤ ہو کر کرم کرنے والا ہے۔ ارجن تو ابھیمان نہیں ہے۔ مجھ میں نفرت نہیں ہے۔ اس لئے میں تجھے پوشیدہ گیان بتاتا ہوں۔ جسے حاصل کر کے تیری عاقبت سدھرے۔ یہ گیان سب سے اعلیٰ ہے، پاکیزہ ہے اور آسانی کے ساتھ اس پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ اس میں جسے یقین نہ ہو، وہ مجھے حاصل نہیں کر سکتا۔ انسان حواس کے ذریعے میری ہستی کو نہیں پہچان سکتے۔ پھر بھی وہ اس دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ اور دنیا اس کے سہارے قائم ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

وہ دُنیا کے سہارے پر نہیں، اور ایک طرح سے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جاندار مجھ میں نہیں اور مَیں اُن میں نہیں۔ اگرچہ ان کی پیدائش کا موجب مَیں ہوں۔ اور ان کا پرورش کنندہ ہوں۔ وہ مجھ میں نہیں اور مَیں اُن میں نہیں، کیونکہ وہ جہالت میں رہ کر مجھے جانتے نہیں، اُن میں بھگتی نہیں، اسے تو میرا معجزہ سمجھ۔

لیکن یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ مَیں جانداروں میں نہیں ہوں۔ ہَوا کی طرح سب جگہ پھیلا ہُوا ہُوں، اور سب رُوحیں یُگ کا خاتمہ ہوتے ہی سما جاتی ہیں۔ اور شروع ہوتے ہی پھر پیدا ہو جاتی ہیں۔ ان کرموں کا کرنے والا مَیں ہُوں، تو بھی یہ میرے لیئے رُکاوٹ پیدا کرنے والے نہیں، کیونکہ ان میں مجھے لگاؤ نہیں۔ ان کے تعلق سے مَیں آزاد ہوں۔ یہ کرم ہوتے رہتے ہیں، کیونکہ یہ میری پرکرتی ہے، میری عادت ہے۔ لیکن میری اس شکل کو لوگ پہچانتے ہیں۔ اس لیئے ناستک رہتے ہیں۔ میری ہستی ہی سے انکار کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بے فائدہ ہی اُمیدوں کے محل کھڑے کرتے ہیں۔ ان کے کام بھی نکمے ہوتے ہیں، اور وہ جہالت سے بھرپُور رہتے ہیں۔ اس لیئے شیطانی ترغیب والے کہلاتے ہیں۔ لیکن جو فرشتوں کی ترغیب والے ہیں۔ وہ مجھے لافانی اور خالق سمجھ کر میری یاد کرتے ہیں۔ اُن کے یقین پختہ ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ محنت کرتے رہتے ہیں۔ میری یاد میری حمد و ثنا کرتے ہیں اور میرے ہی خیال میں محو رہتے ہیں۔ کچھ تو یہ ماننے والے ہیں کہ مَیں ایک ہی ہوں، اور کچھ مجھے بے شمار شکلوں میں ماننے والے مختلف صفات کو علیحدہ علیحدہ شکلوں میں دیکھتے ہیں۔ لیکن ان سب کو بھگت سمجھ۔

یگیہ کا ارادہ مَیں ہوں، یگیہ مَیں ہُوں۔ مُردہ بزرگوں کی رُوحوں کا سہارا مَیں ہوں۔ یگیہ میں ڈالی جانے والی بُوٹیاں مَیں ہوں، منتر مَیں ہوں، آہوتی مَیں ہوں، ہون میں ڈالی جانے والی سامگری میں اور آگ بھی مَیں ہوں۔ اس دُنیا کا ماں باپ میں ہوں۔ ان کا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پرورش کنندہ مَیں ، دادا اور جانتے والا لائق بھی مَیں ہُوں ، اونکار منتر مَیں ، رگ وید ، یجر وید ، شام وید مَیں ۔ گیت مَیں پرورش مَیں ، مالک مَیں ، گواہ مَیں اور سہارا مَیں ہوں ۔ بھلائی چاہنے والا بھی مَیں ہوں ، اور پَید اَئش اور فنا بھی مَیں ۔ سردی گرمی میں اور ہستی نیستی بھی مَیں ہوں ۔

جو ویدوں میں بتلائے ہوئے کرم کرتے ہیں ، وہ پھل حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں ۔ اس لئے چاہے وہ سُورگ پاویں ۔ لیکن اُن کے لئے زندگی اور موت کا چکّر تو بنا ہی رہتا ہے ۔ لیکن جو ایک ہی خیال سے میری یاد میں محو رہتے ہیں ، اور میری ہی یاد کرتے ہیں ، اُن کا سب بوجھ مَیں اُٹھاتا ہوں ، اُن کی ضرورتیں پوری کرتا ہوں ۔ اور مَیں ہی انہیں بنائے اور سنبھالے رکھتا ہوں ۔ دوسرے کچھ لوگ اور دیوتاؤں میں یقین رکھتے ہیں ، اُنہیں یاد کرتے ہیں ، اس میں جہالت ہے ، تو بھی وہ آخر کار وہ میرا ہی بھجن کرنے والے مانے جاتے ہیں ، کیونکہ سب یگوں کا مالک مَیں ہوں لیکن بغیر میری اس وسیع شکل کے سمجھے وہ آخری حالت کو نہیں پہنچ سکتے ۔ دیوتاؤں کو پوجنے والے دیولوک پاتے ہیں ۔ پتروں کی پوجا کرنے والے پتری لوک کو اور بھوت پریت وغیرہ کے پوجنے والے اس لوک کو حاصل کرتے ہیں ۔ اور گیان پوروک میرا بھجن کرنے والے مجھے پالیتے ہیں ۔ جو مجھے ایک پتّا بھی عقیدت کے ساتھ میری نذر کرتے ہیں ۔ اُن محنت کش لوگوں کی عقیدت کو مَیں قبول کرتا ہوں ۔ اس لئے تو جو کچھ بھی کرے ، میری نذر کر کے ہی کرتا ۔ اس سے بھلے بُرے نتائج کی ذمہ داری تیری نہ رہے گی ۔ تُو نے سبھی کرموں کے پھلوں کو چھوڑ دیا ہے ۔ اس لئے تیرے واسطے جنم مرن کا چکّر نہیں رہا میری رائے میں سب جاندار برابر ہیں ۔ ایک پیارا اور دُوسرا پیارا نہیں ۔ ایسا نہیں ہے لیکن جو عقیدت کے ساتھ میری یاد کرتے ہیں ، وہ مجھ میں ہیں ، اور مَیں ان میں ہوں ۔ اس میں رُو رعایت نہیں لیکن وہ اپنی بھگتی یا عقیدت کا پھل پاتے ہیں ۔ اس بھگتی کا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کرشمہ ایسا ہے کہ جو مجھ کو ایک بھاؤ سے بھجتا ہے، وہ بدچلن بھی ہو تو نیک بن جاتا ہے۔ سورج کے سامنے جس طرح اندھیرا نہیں ٹکتا، اُسی طرح میرے پاس آتے ہی انسان کی بُرائیوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس لئے تو یقین رکھ کہ میری بھگتی کرنے والے کبھی فنا ہوتے ہی نہیں، وہ تو دھرماتما بنتے اور شانتی بھوگتے ہیں۔ اس بھگتی کی مہما ایسی ہے کہ جو پاپی جسم میں پیدا ہوئی مانی جاتی ہیں۔ اور ان پڑھ عورتیں، بنئے اور شودر جو میرا سہارا پکڑتے ہیں، وہ مجھے پاتے ہی ہیں، تو پھر بھلائی کرنے والے برہمن کھشتریوں کا تو کہنا ہی کیا۔ جو بھگتی کرتا ہے، اُسے اُس کا پھل ملتا ہے۔ اس لئے تو اس فانی دُنیا میں پیدا ہوا ہے۔ تُو میرا بھجن کرکے اس سے پار ہو جا۔ اپنا تام مجھ میں پرو دے۔ میرا ہی بھگت رہ۔ اپنے یگ بھی میرے لئے کر۔ اپنی بندگی بھی مجھے ہی پہنچا۔ اس طرح تو مجھ میں محو ہو جائے گا۔ اور اپنی رُوح کو مجھ میں فنا کرکے صفر کی طرح ہو جائے گا، تو تُو مجھے ہی پائے گا ؛

اس سے ہم دیکھتے ہیں، کہ بھگتی کا مطلب ایشور میں لگاؤ ہے۔ بے لگاؤ پن سیکھنے کا بھی یہ آسان سے آسان طریقہ ہے۔ اسلئے ادھیائے کے شروع میں دعوے کیا ہے کہ بھگتی راج یوگ ہے اور سہل راستہ ہے۔ دل میں سما جائے تو آسان، نہ سمائے تو مشکل ہے۔ اس لئے اسے "سر کا سودا" بھی کہا ہے۔ لیکن یہ تو وہی بات ہے۔ دیکھنا داواجے جونے۔ ماہی پڑیا مہا سنگھ مانے۔ یعنی (باہر سے) دیکھنے والے جلتے ہیں، جو اندر پڑے ہیں وہ مہا سکھ مانتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے۔ کہ سدھنوا کھولتے ہوئے تیل کی کڑاہی میں ہنستا تھا، اور باہر کھڑے ہوئے لوگ کانپ رہے تھے۔ کہتے ہیں کہ جب اتیج جاتی کے نند کی اگنی پریکشا کی گئی۔ تب وہ آگ پر ناچتا تھا۔ یہ سب واقعات ان لوگوں کی زندگی میں ہوئے یا نہیں۔ اس کی پڑتال کرنے کی یہاں ضرورت نہیں۔ جو کسی بھی چیز میں محو ہو جاتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اُسکی ایسی ہی حالت ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے آپکو بھول جاتا ہے۔ لیکن مالک کو چھوڑ کر دوسروں میں محو کون ہوگا۔

ساکر تیل ڈی نو سواد تجیئے کرڑو الینو گھول ما

چاندا سورج نو تیج تجیئے آگیا سنگا تھے جوت جوڑ ما

یعنی شکر اور گنّے کا مزّہ چھوڑ کر کرڑوی نیم مت گھول۔ سورج چاند کی روشنی چھوڑ کر جگنو میں اپنا من مت لگا۔ اس طرح لوال ادھیائے بتلاتا ہے کہ پربھو میں من لگن یعنی بھگتی کے بغیر نتائج سے علیٰحدگی ناممکن ہے۔ آخری شلوک سارے ادھیائے کا نچوڑ ہے اور ہماری زبان میں اس کا مطلب ہے "تو مجھ میں سما جا"۔

یرودا مندر۔ ۱۶ر جولائی ۱۹۳۱ء

(۹)

اس میں بھگتی کی بزرگی کا گیت گایا ہے:۔

شری بھگوان نے کہا:۔ تو نفرت سے خالی ہے۔ اس لئے میں تجھے پوشیدہ راز بتلاؤں گا۔ اور تجربے سمیت گیان دوں گا۔ جسے پا کر تو بُرائی سے بچے گا۔ ۱

ودّیاؤں میں یہ راجا ہے۔ پوشیدہ اشیاء میں بھی راجا ہے۔ یہ علم پاک ہے۔ اعلےٰ ہے۔ ظاہرہ تجربہ میں آنے لائق، دھارمک، برتاؤ میں آسانی سے آنے لائق اور لاثانی ہے۔ ۲

ہے دشمنوں کو ستانے والے ارجن! اس دھرم پر جنہیں یقین نہیں ہے۔ ایسے لوگ مجھے نہ پا کر موت والی دنیاوی راہ پر بار بار بھٹکتے ہیں۔ ۳

میری نظر نہ آنے والی شکل سے ساری دنیا بھری ہوئی ہے۔ مجھ میں میرے سہارے پر سب جاندار ہیں۔ میں ان کے سہارے پر نہیں ہوں۔ ۴

پھر بھی جاندار مجھ میں نہیں۔ ایسا بھی کہا جا سکتا ہے۔ یہ میرا یوگ بل تو دیکھ۔ میں جانداروں کی پرورش کرنے والا ہوں۔ پھر بھی میں اُن میں نہیں ہوں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

لیکن ہَیں اُن کی وجہ پَیدائش ہوں ۔ ۵

نوٹ :۔ مجھ میں سب جاندار ہیں اور نہیں ہیں ۔ اُن میں مَیں ہوں اور نہیں ہیں ۔ یہ ایشور کا یوگ بل، اس کی مایا، اس کا معجزہ ہے ۔ ایشور کا بیان بھگوان کو انسانی زبان میں ہی کرنا ہوا ۔ اس لئے بے شمار قسم کی زبان دانی کی اصطلاحیں استعمال کر کے اُسے تسلی دیتے ہیں ۔ سب ایشور میں محو ہیں ۔ اس لئے سب کچھ ایشور میں ہے ۔ وہ نرلیپ ہے، جسمانی فاعل نہیں ہے ۔ اس لئے اس میں جیو نہیں ۔ یہ کہا جا سکتا ہے ۔ لیکن جو اس کے بھگت ہیں ۔ اُن میں وہ ضرور ہے ۔ جو خدا کی ہستی سے منکر ہے ۔ اس میں اس کی نظر سے تو وہ نہیں ہے ۔ اور یہ اس کا معجزہ نہیں تو اور کیا کہا جاوے ؟

جیسے ہر جگہ چلتی ہوئی ہوا لا فانی خلا میں موجود ہے، ویسے سب جاندار مجھ میں ہیں ۔ ایسا جان ۔ ۶

ہے کنتی کے پتر ۔ سب جاندار کلپ کے آخر میں میری قدرت میں سما جاتے ہیں اور کلپ کے آغاز میں اُنہیں پھر پَیدا کرتا ہوں ۔ ۷

مَیں اپنی قدرت کے بھروسے پر فطری اثرات کے ماتحت رہنے والے جانداروں کے سب گروہوں کو بار بار پَیدا کرتا ہوں ۔ ۸

ہے ارجن ! یہ کرم مجھے باندھتے ہیں ۔ کیونکہ مَیں اُن کے تعلق میں علیحدہ کی طرح اور خواہش کے بغیر برتاؤ کرتا ہوں ۔ ۹

میرے اختیار میں رہ کر قدرت متحرک اور غیر متحرک دُنیا کو پَیدا کرتی ہے ۔ اور اس وجہ سے ہے کنتی کے پتر دُنیا کنوئیں کی ٹنڈوں کی طرح گھوما کرتی ہے ۔ ۱۰

سب جانداروں کے مالک اعلیٰ میرے خیالات کو نہ جان کر بے وقوف لوگ مجھ انسانی جسم والے کی حکم عدولی کرتی ہیں ۔ ۱۱

نوٹ :۔ کیونکہ جو لوگ قدرتِ ایزدی کو نہیں جانتے ۔ وہ جسم میں قائم ہر جگہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

حاضر و ناظر کو نہیں پہچانتے، اور اس کی ہستی کو نہ مان کر مادہ پرست ہو رہتے ہیں۔
بے فائدہ امید لگانے والے، بے فائدہ کام کرنے والے، نکمے گیان والے، بے وقوف لوگ دھوکے میں ڈال رکھنے والی شیطانی طبیعت کا سہارا لیتے ہیں۔ ۱۲

اس کے برخلاف ہے پارتھ مہاتما لوگ فرشتوں کی خصلت کا سہارا لیکر سب جانداروں کا موجب اولین اور لافانی مجھے جان کر غیر مبدل یقین سے میری عبادت کرتے ہیں۔ ۱۳

پختہ یقین والے، محنت کرنے والے، وہ لگاتار میری تعریف کے گیت گاتے ہیں۔ مجھے بھگتی کے ساتھ نمسکار کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ خیال میں محو رہتے ہوئے میری عبادت کرتے ہیں۔ ۱۴

اور دوسرے لوگ وحدانیت یا غیر وحدانیت حالت سے یا بے شمار اجسام والے میں رہنے والے مجھ کو گیان کے ذریعے پوجتے ہیں۔ ۱۵

یگیہ کا ارادہ میں ہوں، یگیہ میں ہوں، یگیہ کے ذریعے پتروں کا سہارا میں ہوں۔ یگیہ کی جڑی بوٹی میں ہوں۔ منتر میں ہوں۔ آہوتی میں ہوں، آگ میں ہوں اور ہَون کی چیز میں ہوں۔ ۱۶

اس جگت کا باپ میں ہوں، ماں میں ہوں سہارا دینے والا میں۔ دادا میں، جاننے لائق میں، پاک اوم لفظ میں، رگ وید، یجر وید اور سام وید بھی میں ہی ہوں۔ ۱۷

حرکت میں پرورش کرنے والا میں، مالک میں، شاہد میں، مقام میں، سہارے کی جگہ میں، خیر خواہ میں، پیدائش میں، فنا میں، قیام میں، خزانہ میں اور لافانی بیج بھی میں ہوں۔ ۱۸

دھوپ میں دیتا ہوں، بارش کو بھی میں ہی کرتا اور روکتا ہوں۔ لافانیت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

میں ہوں، موت میں ہوں اور سے اور جن ہست اور نیست بھی میں ہی ہوں - ۱۹

تین وید کے کرم کرنے والے، سوم رس پی کر، پاکیزہ بنے ہوئے یگیہ کے ذریعے مجھے پُوج کر بہشت کے لیئے دُعا کرتے ہیں۔ وہ پاک دیولوک کو حاصل کر کے بہشت میں عجیب و غریب خوشیاں مناتے ہیں - ۲۰

نوٹ :- سبھی ویدک کرم پھل کی خواہش سے ہی کی جاتی تھیں۔ اور ان میں کئی کرموں میں سوم پینے کا رواج تھا۔ اس کا یہاں ذکر ہے۔ یہ کرم کیا تھے، سوم رس کیا تھا۔ یہ آج کل کوئی ٹھیک ٹھیک نہیں بتلا سکتا۔ اس بڑے بہشت کی خوشیاں منا کر وہ لوگ نیکیوں کے ختم ہو جانے پر فانی دنیا میں واپس آتے ہیں۔ اس طرح تین وید کے کرم کرنے والے پھل کی خواہش رکھنے والے موت اور پیدائش کے چکر میں پڑے رہتے ہیں - ۲۱

جو لوگ مجھے لاشریک مان کر میری یاد کرتے ہیں، میری عبادت کرتے ہیں۔ اُن ہمیشہ مجھ میں ہی محو رہنے والوں کی خیر و عافیت کا بوجھ میں اُٹھاتا ہوں - ۲۲

نوٹ :- اس طرح یوگی کی پہچان کے لیئے تین خوبصورت تعریفیں ہیں۔ یگانگت فعل میں مہارت۔ خدا کو لاشریک مان کر صرف اُسی کی عبادت کرنا۔ یہ تینوں ایک دوسرے میں ملی ہوئی ہونی چاہئیں۔ بھگتی بغیر یگانگت کے نہیں ملتی۔ یگانگت (سب میں ایک سی نظر) بغیر بھگتی کے حاصل نہیں ہوتی اور مہارت افعال کے بغیر بھگتی اور یگانگت کے محض نمائش ہونے کا ڈر ہے۔ یوگ کا مطلب غیر حاصل چیز کا حاصل کرنا اور کھیم کا مطلب حاصل شدہ کو سنبھالنا ہے۔ یوگ کے معنی خیر و عافیت کئے گئے ہیں ؛

اور ہے کُنتی کے پتر، جو یقین کے ساتھ دوسرے دیوتاؤں کو یاد کرتے ہیں، وہ بھی چاہے بغیر طریقہ کے مگر مجھے ہی یاد کرتے ہیں - ۲۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuyan Vani Trust Donations

نوٹ :- بغیر طریقہ کے معنی جہالت کے سبب مجھے پاکیزہ اور بے شکل نہ جان کر یگیں ہی سب یگیوں کے قبول کرنے والا مالک ہوں ۔ میری ایسی سچی حالت کو وہ نہیں پہچانتے ۔ اس لئے وہ گرتے ہیں ۔ ۲۴

دیوتاؤں کی پوجا کرنے والے دیو لوک کو حاصل کرتے ہیں ۔ پتروں (بزرگوں) کی پوجا کرنے والے پتری لوک کو حاصل کرتے ہیں، اور میری یاد کرنے والے مجھے پاتے ہیں ۔ ۲۵

نوٹ :- مطلب یہ کہ راہِ خدا میں جو کچھ خدمت کے خیال سے دیا جاتا ہے ۔ اس کی قبولیت اس انسان کے دل میں رہنے والے بھگوان ہی کرتے ہیں ؛

پھل، پھول، پتے یا جل جو مجھے بھگتی کے ساتھ نذر کرتا ہے ۔ وہ اس محنتی آدمی کے ذریعے بھگتی کے ساتھ دیا ہوا ہیں استعمال کرتا ہوں ۔ ۲۶

اس لئے ہے کنتی کے پتر جو کرے، جو کھائے، جو ہون میں ڈالے جو تُو دان میں دیوے اور جو تپ کرے وہ سب مجھے نذر کرکے ہی کرنا ۔ ۲۷

اس سے تو بھلے بُرے پھل دینے والے کرم کی پھانسی سے چھوٹ جائے گا ۔ اور پھل تیاگ کی شکل میں یگانگت کو پاکر پیدا ہونے اور مرنے کے سلسلے سے چھوٹ کر مجھے پاوے گا ۔ ۲۸

سب جانداروں میں یکساں رہتا ہوں ۔ میرے لئے نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن ۔ جو مجھے بھگتی کے ساتھ یاد کرتے ہیں، وہ مجھ میں ہیں ۔ میں بھی ان میں ہوں ۔ ۲۹

سخت بدچلن آدمی بھی اگر یک دل ہو کر مجھے یاد کرے، تو اُسے بھی نیک ہوا ہی ماننا چاہیئے ۔ کیونکہ اب اس کا اچھا ارادہ ہے ۔ ۳۰

نوٹ :- کیونکہ یک دل ہو کر محض یادِ خدا میں محو ہونا بدچلنی کو دور کر دیتا ہے ؛ یہ فوراً دھرماتما ہو جاتا ہے اور لگاتار شانتی حاصل کرتا ہے ۔ ہے کنتی کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پُتر تو یقین کر کے جانتا کہ میرے بھگت کبھی فنا نہیں ہوتے۔ ۳۱
پھر ہے پارتھ! جو پاپی اجسام ہیں، وہ بھی اور عورتیں، ویش اور شودر جو میرا سہارا لیتے ہیں، وہ پرم گتی کو پاتے ہیں۔ ۳۲
تو پھر نیک برہمن اور راج رشی جو میرے بھگت ہیں، اُن کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ اس لئے تو اس فانی اور سکھ سے خالی دنیا میں جنم لے کر مجھے یاد کر۔ ۳۳
مجھ میں دِل لگا۔ میرا بھگت بن۔ میرے لئے یگیہ کر، مجھے نمسکار کر یعنی مجھ میں ہی محو ہو کر آتما کو میرے ساتھ جوڑ کر تو مجھے پائے گا۔ ۳۴

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم وِدّیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا راج ودیہہ راج گہیہ نام کا نواں ادھیائے ختم ہوا۔

دسواں ادھیائے

وبھوتی یوگ

بھگوان کہتے ہیں۔ پھر بھگتوں کی بھلائی کے لئے کہتا ہوں۔ وہ سُن دیوتا اور مہرشی تک میری پیدائش نہیں جانتے۔ کیونکہ مجھے پیدا ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ میں ان کی اور دوسرے سب کی پیدائش کا موجب ہوں۔ جو گیانی مجھے ازلی اور ابدی شکل میں پہچانتے ہیں۔ وہ سب گناہوں سے چھوٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ پرمیشور کو اس شکل میں جاننے کے بعد اور اپنے آپ کو اس کی اولاد یا اس کے ٹکڑے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کی شکل میں پہچاننے کے بعد انسان میں گناہ کی ترغیب کی جڑھ ہی اپنے تعلق کی لاعلمی ہے۔

جس طرح جاندار مجھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اُسی طرح اُن کی جُدا جُدا صفات یعنی گھشما، راست گوئی، سکھ، دُکھ، پیدائش، موت، خوف، بے خوفی وغیرہ بھی مجھ سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ خودی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان کا دِل مجھ میں ہی لگا رہتا ہے۔ وہ مجھے اپنا سب کچھ نذر کر دیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے میرے متعلق ہی بات چیت کرتے ہیں، میری ہی حمد و ثنا کرتے ہیں اور قناعت اور خوشی سے رہتے ہیں۔ اس طرح جو محبت کے ساتھ میرا بھجن کرتے ہیں۔ اور مجھ میں ہی جن کا من لگا رہتا ہے۔ اُنہیں میں گیان دیتا ہوں۔ اور اس کے ذریعے وہ مجھے پا لیتے ہیں۔

اس پر ارجن نے تعریف کرنی شروع کی۔ آپ ہی مالک کُل ہیں۔ اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ آپ کا ہے۔ آپ پاکیزہ ہیں۔ رِشی وغیرہ آپ کو دیو۔ ازلی مالک کے نام سے پکارتے ہیں۔ خود جناب نے یہ فرمایا ہے۔ ہے مالک! ہے پِتا آپ کی شکل کوئی نہیں جانتا۔ آپ ہی اپنے آپ کو جانتے ہیں۔ اب اپنی وبھوتیاں مجھے بتایئے اور بتایئے کہ آپ کا خیال کرتے ہوئے میں کس طرح آپ کو پہچان سکتا ہوں۔

بھگوان نے جواب دیا:- میری وبھوتیاں بے شمار ہیں۔ ان میں سے کچھ بڑی بڑی تجھے بتلاتا ہوں۔ میں سب جانداروں کے دِل میں رہنے والا ہوں۔ میں ہی اُن کی پیدائش، جوانی اور انجام ہوں۔ آدتیوں میں وشنو، چمکتی ہوئی چیزوں میں سورج۔ ہواؤں میں مریچی، ستاروں میں چندرما، دیوتاؤں میں اندر۔ اندریوں میں من۔ جانداروں کی قوت احساس، رُدروں میں شنکر، یکھش راکھشسوں میں کبیر، دَیتوں میں پرہلاد، چوپاؤں میں شیر، پرندوں میں گرڑ، میں ہوں، حِیل کرنے والوں کا جوا بھی میں ہی ہوں۔ اس دُنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، وہ میرے حکم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بھلا بُرا بھی میں ہی ہونے دیتا ہوں۔ تبھی ہوتا ہے۔ یہ سمجھ کر انسان کو خودی چھوڑ دینی چاہیئے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کیونکہ اچھے بُرے کا پھل دینے والا بھی میں ہُوں۔ یہ نوجوان ہے کہ ساری دُنیا میری
وبھوتی کے ایک چھوٹے سے حصّے پر قائم ہے ؛

پردو اسندر ۔ ۱۲ جنوری ۱۹۳۱ء

(۱۵)

ساتویں آٹھویں اور نویں ادھیائے میں بھگتی وغیرہ کا بیان کرنے کے بعد
بھگوان اپنی بے شمار وبھوتیوں کا تھوڑا سا تماشہ اپنے بھگتوں کے لئے کرتے ہیں ؛
شری بھگوان نے کہا :- پھر بھی میری اعلیٰ بات سُن۔ یہ میں تجھ کو جو مجھے
پیارا ہے، تیرے بھلے کے لئے کہوں گا - ۱
دیوتا اور مہرشی میری پیدائش کو نہیں جانتے، کیونکہ میں ہی دیوتاؤں اور
مہرشیوں کا سب طرح سے وجہ اولین ہوں - ۲
فانی دُنیا میں رہتا ہُوا جو گیانی سب دُنیاؤں کے مالک، اعلیٰ مجھ کو پیدا نہ
ہونے والا اور ازلی شکل میں جانتا ہے، وہ سب گناہوں سے چھوٹ جاتا ہے - ۳
عقل، علم، عدم جہالت، معافی، سچائی، ضبطِ حواس، اطمینان، خوشی،
رنج، پیدائش، موت، خوف اور ساتھ ہی بے خوفی، کسی کو ایذا نہ دینا - ہر ایک سے
یکساں برتاؤ - قناعت، ریاضت، خیرات، شہرت، بدنامی - اس طرح کے جانداروں کے
مختلف خیالات مجھ سے پیدا ہوتے ہیں - ۴ - ۵
سات رشی - ان کے پہلے کے سنک وغیرہ کے چار اور منو، میرے ارادہ سے
پیدا ہوئے ہیں - اور اُن میں سے یہ دُنیائیں پیدا ہوئی ہیں - ۶
اس میری قدرت اور طاقت کو جو ٹھیک ٹھیک جانتا ہے - وہ مضبوط
یگانگت کو حاصل کرتا ہے - اس میں شک نہیں ہے - ۷
مَیں سب کی وجہ پیدائش ہوں - اور سب مجھ کو ہی ترغیب دیتے جاتے ہیں - یہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جان کر گیانی لوگ لگن کے ساتھ میری یاد کرتے ہیں - ۸

مجھ میں دِل لگانے والے، مجھ پر جان نثار کرنے والے، ایک دوسرے کو سمجھاتے ہوئے اور ہمیشہ میری یاد کرتے ہوئے اطمینان اور خوشی میں رہتے ہیں - ۹

اس طرح مجھ میں محو رہنے والے اور محبت سے یاد کرنے والوں کو میں گیان دیتا ہوں - اور اس کے ذریعے وہ مجھے حاصل کرتے ہیں - ۱۰

ان پر رحم کر کے اُن کے دلوں میں ٹِکا ہُوا میں گیان کے چراغ سے ان کی جہالت کی تاریکی دُور کرتا ہوں - ۱۱

ارجن نے کہا :- ہے بھگوان، آپ پر برہم ہیں۔ سب سے اُونچا درجہ ہیں، نہایت پاک ہیں۔ سب رشی، دیو رشی، نارد، اسِت، دیول اور ویاس آپ کو لافانی اور عجوبہ ہستی - پہلا دیوتا، پیدا نہ ہونے والا اور مالک مانتے ہیں۔ اور خود بھی ویسا ہی کہتے ہیں ۱۲، ۱۳

ہے کیشو - آپ جو کہتے ہیں، اُسے میں ٹھیک مانتا ہوں۔ ہے بھگوان! آپ کی شکل نہ دیوتا جانتے ہیں اور نہ راکھشس - ۱۴

ہے پرشوتم! ہے سب جانداروں کے پتا - سب جانداروں کے مالک آپ خود ہی اپنے ذریعہ اپنے آپ کو جانتے ہیں - ۱۵

جن قدرتوں اور بھوتیوں کے ذریعے ان لوگوں میں آپ سما رہے ہیں - آپ کو اپنی قدرتوں کا بیان اچھی طرح سے مجھے بتلانا چاہیئے - ۱۶

ہے یوگی راج! آپ کو سدا یاد کرتے کرتے آپ کو میں کیسے پہچان سکتا ہوں۔ ہے بھگوان کس کس شکل میں آپ کا خیال کرنا چاہیئے - ۱۷

ہے جناردن (کرشن)، اپنی طاقت اور اپنی قدرت کا بیان مفصل طور پر پھر مجھ سے کیجیئے - آپ کی اَمرت بانی سُنتے سُنتے میرا دل نہیں بھرتا - ۱۸

شری بھگوان نے کہا :- ہے کوروؤں میں اعلیٰ (ارجن) اچھا، میں اپنی خاص

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

خاص حیران کُن قدرتیں تجھے بتلاؤں گا۔ اِن کی تفصیل کی حد تو ہے ہی نہیں - ۱۹
ہے گڑاکیش (ارجن) مَیں سب جانداروں کے دِل میں موجود آتما ہوں مَیں
ہی سب جانداروں کا آغاز، بیچ اور آخر ہوں - ۲۰
آدیتیوں میں وشنو مَیں ہوں، منور ہستیوں میں جگمگاتا سورج مَیں ہُوں۔
ہواؤں میں مریچی مَیں ہوں ستاروں میں چاند مَیں ہوں - ۲۱
ویدوں میں شام وید میں ہوں، دیوتاؤں میں اندر مَیں ہوں - اندریوں میں
من میں ہوں - اور جانداروں میں حس و حرکت مَیں ہوں - ۲۲
رُدروں میں شنکر مَیں ہوں - یکھش اور راکھشسوں میں کبیر مَیں ہوں، وسوؤں
میں آگ مَیں ہوں - پہاڑوں میں میرو مَیں ہوں - ۲۳
ہے پارتھ، پروہتوں میں بڑا برہسپتی مجھے سمجھ، سپہ سالاروں میں کارتک
سوامی مَیں ہوں، اور پانی والی جگہوں میں سمندر مَیں ہوں - ۲۴
مہرشیوں میں بھرگو مَیں ہوں زبان میں ایک حرفی اُوم مَیں ہوں، یگیوں میں
جپ یگیہ مَیں ہوں، اور پہاڑوں میں ہمالہ مَیں ہُوں - ۲۵
سب درختوں میں پیپل مَیں ہوں، دیورشیوں میں نارد مَیں ہوں - گندھروں میں
چتررتھ مَیں ہوں اور سدھوں میں کپل مُنی مَیں ہوں - ۲۶

گھوڑوں میں امرت سے پیدا شدہ اُچے سروا مجھے سمجھ، ہاتھیوں میں ایراوت اور آدمیوں میں راجہ
میں ہوں - ۲۷ ؛ —— ہتھیاروں میں بجر مَیں ہوں. گئووں میں کام دھین مَیں ہوں - تولید کا
موجب کام دیو مَیں ہوں، سانپوں میں باسوکی مَیں ہُوں - ۲۸ ؛ —— ناگوں میں شیش ناگ مَیں
ہوں، آبی جانوروں میں ورُن مَیں ہُوں، پتروں میں اریما مَیں ہوں اور سزا دینے والوں میں یم مَیں ہوں - ۲۹
دیتوں میں پرہلاد مَیں ہُوں، شمار کنندوں میں کال مَیں ہُوں - جانوروں میں شیر مَیں
ہُوں - پرندوں میں گرڑ مَیں ہوں - ۳۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

صفات کرنے والے میں ہوا مَیں ہوں، ہتھیار بندوں میں پرشو رام مَیں ہوں۔ مچھلیوں میں مگر مچھ مَیں ہوں، دریاؤں میں گنگا مَیں ہوں۔ ۳۱

ہے ارجن۔ مخلوقات میں آغاز، آخر اور بیچ میں مَیں ہوں۔ علموں میں (برہم ودیا) علم معرفت مَیں ہوں۔ اور بحث مباحثہ کرنے والوں میں بحث مَیں ہوں۔ ۳۲

حروف میں اکار مَیں ہوں۔ سماسوں (مرکبات) میں دوندو مَیں ہوں، لافانیوں میں کال مَیں ہوں اور سب جگہ حاضر و ناظر اور سب کا سہارا بھی مَیں ہوں۔ ۳۳

سب کو فنا کرنے والی موت مَیں ہوں۔ مستقبل میں پیدا ہونے والے کا موجب پیدائش مَیں ہوں۔ اور مؤنث قسم کے ناموں میں کیرتی (شہرت) لکشمی (دھن و دولت) باتی (زبان) سمرتی (مذہبی کتب) میدھا (عقل) دھرتی (استقلال) کشما (معافی) مَیں ہوں۔ ۳۴

ساموں میں سام مَیں ہوں۔ چھندوں میں گائتری چھند مَیں ہوں، مہینوں میں مگھر مَیں ہوں۔ موسموں میں موسم بہار مَیں ہوں۔ ۳۵

دھوکے کرنے والے کا جوا مَیں ہوں، بارعب آدمی کا رعب مَیں ہوں، فتح مَیں ہوں۔ یقین مَیں ہوں۔ نیک خیالات والوں کی نیکی مَیں ہوں۔ ۳۶

نوٹ:۔ دھوکا کرنے والے کا جوا مَیں ہوں۔ اس بات سے جوش میں آنے کی ضرورت نہیں ہے، یا کہ جو کچھ ہوتا ہے، وہ بنا ایشور کے حکم کے نہیں ہوتا۔ یہ جتلانے کا خیال ہے، اور سب اس مالک کے ماتحت ہیں۔ یہ جان کر دھوکے باز بھی اپنا چھوڑ کر دھوکے بازی چھوڑ دے :۔

برشنی خاندان میں واسودیو مَیں ہوں۔ پانڈوؤں میں ارجن مَیں ہوں، منیوں میں بیاس مَیں ہوں اور شاعروں میں اُشنا مَیں ہوں۔ ۳۷

حاکموں میں سزا مَیں ہوں۔ فتح کے خواہشمندوں کی نیتی میں ہوں۔ پوشیدہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

باتوں میں خاموش میں ہوں، اور گیان والوں کا گیان میں ہوں - ۳۸
ہے ارجن - سب جانداروں کی پیدائش کا موجب میں ہوں - جو کچھ ساکن یا
متحرک ہے، نہ میرے بغیر نہیں ہے - ۳۹
ہے ارجن! میری عجیب قدرتوں کی حد ہی نہیں ہے۔ قدرتوں کی تفصیل صرف
مثال کے طور پر میں نے کی ہے - ۴۰
جو کچھ بھی صاحب قدرت، صاحب زر یا صاحب اثر ہے، اُسے میری
طاقت کے حصہ سے ہی بنا ہُوا سمجھ - ۴۱
یا ہے ارجن! اسے مفصل طور پر جان کر تجھے کیا کرنا ہے - اپنی اپنی قدرت
کے ایک ذرہ سے اس کُل دُنیا کو سہارا دے کر میں موجود ہوں ؞

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھاگوت گیتا رُوپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے
شری کرشن ارجن واز نالاپ کا وبھوتی یوگ نام کا دسواں ادھیائے ختم ہوا ؞

گیارھواں ادھیائے

وشوُروپ درشن یوگ

ارجن نے عرض کی، ہے بھگوان! آپ نے مجھے رُوح کے متعلق جو بات کہی
ہے، اِس سے میری جہالت دُور ہو گئی ہے - آپ ہی سب کچھ ہیں - آپ ہی فاعل ازلی
ہیں - آپ ہی روزِ آخر لانے والے ہیں - آپ لافانی ہیں - اگر ممکن ہو اپنے وسیع رُوپ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کا درشن مجھے کرائیے ۔

بھگوان بولے: - میرے رُوپ ہزاروں ہیں اور بے شمار رنگت والے ہیں۔ اُن میں آدِتیہ، وسو، رُدر وغیرہ سمائے ہوئے ہیں۔ مجھ میں ساری دنیا، بے جان اور جاندار سمائی ہوئی ہے۔ اس روپ کو تو اپنی چمڑی کی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے مَیں تجھے عجیب آنکھیں دیتا ہوں۔ ان کے ذریعے اسے دیکھ ۔

سنجے نے دھرت راشٹر سے کہا ہے۔ راجا، اس طرح بھگوان نے ارجن سے کہکر اپنا جو حیران کُن رُوپ دکھایا، اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ ہم تو ہر روز ایک سورج دیکھتے ہیں۔ لیکن فرض کر لیجئے کہ ہزاروں سورج چمک رہے ہیں، تو ان کی جتنی روشنی ہوگی اس کی نسبت وہ روشنی زیادہ چوندھیانے والی تھی۔ اُن کے زیور اور اوزار بھی ویسے ہی تھے۔ اس کا درشن کر کے ارجن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اس کا سر گھومنے لگا۔ اور وہ کانپتے کانپتے حمد و ثنا کرنے لگا ۔

ہے دیو! آپ کے وسیع جسم میں مَیں تو سب کچھ اور سب کسی کو دیکھتا ہوں۔ برہما اس میں ہے، مہا دیو اس میں ہے، رشی اس میں ہے، سانپ اس میں ہیں۔ آپ کے ہاتھ منہ گنے نہیں جاتے۔ آپ کا نہ آغاز ہے نہ انجام ہے، نہ بیچ ہے۔ آپ کا رُوپ تو مانو تیج کا پہاڑ ہے۔ دیکھتے ہی آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ دہکتی ہوئی آگ کی طرح جگمگا رہے ہیں اور گرم ہو رہے ہیں۔ آپ ہی دُنیا کا سہارا ہیں۔ آپ ہی شخصیت ازلی ہیں۔ آپ ہی محافظ دھرم ہیں۔ جدھر نظر دوڑاتا ہوں، آپ کے اعضا ہی نظر آتے ہیں۔ سورج چاند تو ایسے ہی معلوم ہوتے ہیں، مانو آپ کی آنکھیں ہیں۔ آپ ہی اس زمین اور آسمان میں پھیل رہے ہیں۔ آپ کا نُور سارے عالم کو منوّر کرتا ہے۔ یہ دُنیا تھرّا رہی ہے، کانپ رہی ہے، دیوتا، رِشی، سادھو وغیرہ سب ہاتھ جوڑے کانپتے کانپتے آپ کی حمد و ثنا کر رہے ہیں۔ یہ وسیع شکل اور اس تیج کو دیکھ کر مَیں تو حیران و ششدر

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہو گیا ہوں۔ سکون و قرار نہیں رہا۔ ہے دیو خوش ہو جئیے۔ آپ کی داڑھیں ڈراؤنی ہیں۔ آپ کے مُنہ میں ان سب کو اس طرح داخل ہوتے دیکھ رہا ہوں، جس طرح شمع پر پروانے آتے ہیں۔ آپ انہیں چُور چُور کر رہے ہیں۔ اس ہیبت ناک شکل والے آپ کون ہیں؟ آپ کی خواہش میں نہیں سمجھ سکتا۔

بھگوان بولے:- لوگوں کو فنا کرنے والا عزرائیل میں ہوں، تو لڑے یا نہ لڑے، مگر ان سب کا فنا تو یقینی ہی ہے، تو تو صرف ایک ذریعہ ہے۔

ارجن بولا:- ہے دیو! دُنیا میں بھرپور آپ لافانی ہیں، ہست ہیں، نیست ہیں، اور اس سے بھی جو پرے ہے، وہ بھی آپ ہیں۔ آپ ازلی دیوتا ہیں، ازلی شخصیت ہیں۔ آپ اس دنیا کا سہارا ہیں۔ آپ ہی جاننے لائق ہیں۔ وایو، یم، اگنی، پرجاپتی آپ ہی ہیں۔ آپ کو ہزاروں نمسکار ہیں۔ آپ اپنی اصلی شکل اختیار کیجئے۔

یہ سُن کر بھگوان نے کہا۔ تجھ پر خوش ہو کر تجھے اپنا وشو رُوپ دکھایا ہے۔ ویدوں کے پڑھنے سے، یگیہ سے، دوسرے شاستروں کے مطالعہ سے خیرات سے اور تپ سے بھی جو روپ نہیں دکھایا جاتا، وہی آج تُو نے دیکھا ہے، اسے دیکھ کر تو گھبرا مت۔ بے خوف ہو جا، اور میرا وہی پُرانا رُوپ دیکھ۔ میرے یہ درشن دیوتاؤں کے لئے بھی ناممکن ہیں۔ میرا درشن صرف خالص بھگتی سے ہی ہو سکتا ہے، جو اپنے سب کرم میری نذر کر دیتا ہے، مجھ میں ہی محو رہتا ہے، میرا ہی بھگت بنتا ہے۔ سب تعلقات کو چھوڑ دیتا ہے، اور سب جانداروں سے محبت کرتا ہے۔ وہی مجھے حاصل کرتا ہے۔ دسویں ادھیائے کی طرح اس ادھیائے کو بھی میں نے بیان بوجھ کر مختصر کر دیا ہے۔ یہ ادھیائے شاعرانہ انداز میں ہے۔ اس لئے اصلی یا ترجمہ کی صورت میں یہ جیسا ہے۔ ویسا ہی بار بار پڑھنے لائق ہے۔ ایسا کرنے سے ممکن ہے۔ بھگتی رس پیدا ہو۔ یہ رس پیدا ہُوا ہے یا نہیں۔ یہ جاننے کی کسوٹی آخری شلوک

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے۔ بغیر سب کچھ بھینٹ کئے اور سرو دیاپک پریم کے بھگتی ممکن نہیں۔ ایشور کے کال رُوپ پر وچار کرنے سے اور اس بات کا احساس ہوتے سے کہ اس کے منہ میں ساری خلقت نے سماجانا ہے۔ ہر لمحہ کال کا یہ کام ہوتا ہی رہنا ہے۔ سب کچھ نذر کر دینا اور سب جانداروں کے ساتھ یکسانیت کا خیال اپنے آپ حاصل ہو جاتا ہے۔ اپنی خواہش سے یا بغیر خواہش سے جب ہمیں اس مُنہ میں کسی غیر مقررہ اور نامعلوم لمحہ میں سماجانا ہے۔ تو پھر چھوٹے بڑے کا، اونچ نیچ کا، عورت مرد کا، انسان کا، حیوان کا، فرق نہیں رہ جاتا۔ سب کال دیوتا کا ایک لقمہ ہیں۔ اسے جان کر ہم حاجت اور ناچیز کیوں نہ بنیں؟ کیوں نہ سب کے ساتھ دوستی گانٹھیں۔ ایسا کرنے والے کو یہ کال روپ ڈراؤنا نہیں معلوم ہوگا، بلکہ شانتی کی جگہ بن جائے گا۔

یرودا مندر۔ ۱۹ جنوری ۱۹۳۱ء

(۱۱)

اس ادھیائے میں بھگوان اپنی وشو روپ شکل ارجن کو دکھاتے ہیں۔ بھگتوں کو یہ ادھیائے بہت پیارا ہے۔ اس میں دلائل نہیں، بلکہ صرف شاعری ہے۔ اس ادھیائے کا پاٹھ کرتے انسان تھکتا ہی نہیں۔

ارجن نے کہا:۔ آپ نے مہربانی فرما کر روحانیت کا پوشیدہ راز بتایا ہے۔ آپ نے مجھے جو باتیں کہی ہیں، ان سے میرا یہ وہم دُور ہو گیا ہے۔ ۱

جانداروں کی پیدائش اور فنا کے متعلق میں نے آپ سے مفصل سُنا۔ اس طرح آپ کی لافانی بزرگی بھی سے۔ کمل نینر میں نے سُنی۔ ۲

ہے پرمیشور، آپ نے جیسا اپنے آپ کو بتلایا۔ ٹھیک ویسے ہی ہیں۔ ہے پرشوتم۔ آپ کی اس ایشوری شکل کے دیدار کی مجھے خواہش ہوتی ہے۔ ۳

ہے پربھو۔ اس کا دیکھنا اگر آپ میرے لئے ممکن سمجھتے ہیں، تو ہے یوگیشور۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اس لافانی صورت کا درشن کرائیے - ۴
شری بھگوان نے کہا :- ہے پارتھ، میری ہزاروں صورتیں دیکھ - وہ مختلف قسم
کی عجیب ہیں علیحدہ علیحدہ رنگ اور شکل کی ہیں - ۵
ہے بھارت آدتیہ، وسو، رودر، دو اشونی، کماروں اور مرتوں کو دیکھ پہلے
کبھی نہ دیکھی ہوئی حیران کن چیزوں کو دیکھ - ۶
ہے گڑاکیش - یہاں میرے جسم کے اندر ایک شکل میں ٹکے ہوئے کل متحرک
اور غیر متحرک دنیا کو اور جو کچھ تو دیکھنا چاہتا ہے - آج دیکھ لے - ۷
ان اپنے چمڑے کی آنکھوں سے تو مجھے نہیں دیکھ سکتا - تجھے میں عجیب آنکھیں
دیتا ہوں - تو میری قدرت کا تماشا دیکھ - ۸
سنجے نے کہا :- ہے راجن! یوگیشور کرشن نے ایسا کہہ کر پارتھ کو اپنی
خدائی شکل دکھائی - ۹
وہ بے شمار منہ اور آنکھوں والی - بے شمار اور عجیب نظر آنے والی، بے
شمار زیورات پہنے اور بے شمار اٹھائے ہوئے ہتھیاروں والی تھی - ۱۰
اس نے بے شمار عجیب وغریب ہار اور کپڑے پہنے ہوئے تھے - اور عجیب
خوشبودار لیپ کیا ہوا تھا - ایسے وہ سب طرح سے حیران کن بے حد اور سب جگہ
حاضر و ناظر دیوتا تھے - ۱۱
آسمان پر ہزار سورج کی روشنی اکٹھی چمک اٹھے تو وہ روشنی اس مہاتما کے
تُو جیسی شاید ہی ہو - ۱۲
وہاں اس دیوتاؤں کے دیوتا کے جسم میں ارجن نے کئی طرح سے منقسم کل دنیا
ایک شکل میں موجود دیکھی - ۱۳
پھر اچنبھے سے حیران کن ہو کر اور رونگٹے کھڑے ہوئے ارجن سر جھکا کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہاتھ باندھے اس طرح بولا - ۱۴

ارجن نے کہا :- ہے دیو - آپ کے جسم میں دیوتاؤں کو قسم قسم کے سب جانداروں کے گروہوں کو، کمل کے آسن کو بیٹھے ہوئے مہاراج برہما کو، سب رشیوں کو اور عجیب سانپوں کو دیکھتا ہوں - ۱۵

آپ کو میں بے شمار ہاتھ، پیٹ، منہ اور آنکھوں والا، بے شمار شکلوں والا دیکھتا ہوں - آپ کی کوئی حد نہیں ہے، وسط نہیں ہے - اور نہ آپ کی ابتدا ہے۔ ہے سب جگت کے مالک آپ کی اس وسیع شکل کے دیدار میں کر رہا ہوں - ۱۶

مکٹ پہنے، گدا اُٹھائے، چکر پکڑے نور مجسم سب جگہ چمکتی ہوئی روشنی والے ساتھ ہی مشکل سے نظر آنے والے بے اندازا اور روشن آگ یا سورج کی مانند سب اطراف میں چمکتے ہوئے آپ کو میں دیکھ رہا ہوں - ۱۷

آپ کو میں جاننے لائق، بڑی ہی غیر فانی شکل والا - اس دنیا کا آخری سہارا - سناتن دھرم کا لافانی محافظ اور قدیم ہستی مانتا ہوں - ۱۸

جس کا آغاز - درمیان اور آخر نہیں ہے جس کی طاقت بے حد ہے جس کے بے شمار بازو ہیں - سورج اور چاند کی شکل میں جس کی آنکھیں ہیں جس کا منہ جلتی ہوئی آگ کی طرح ہے اور اپنے تیج سے اس دنیا کو حرارت پہنچا رہا ہے - ایسے آپ کو میں دیکھ رہا ہوں - ۱۹

آسمان اور زمین کے بیچ کے اس فاصلہ میں اور سب اطراف میں آپ ہی اکیلے پھیل رہے ہیں مہاتما - یہ آپ کا عجیب تیز روپ دیکھ کر تینوں لوک تھرتھراتے ہیں - ۲۰

اور یہ دیوتاؤں کی منڈلی آپ میں داخل ہو رہی ہے - خوفزدہ ہوئے ہوئے کتنے ہی ہاتھ جوڑ کر آپ کی تعریف کے گیت گا رہے ہیں - مہرشی اور سدھوں کا گروہ (دنیا کا) بھلا ہو - یوں کہتا ہوا کئی طرح سے آپ کی تعریف کے گیت گاتے ہیں - ۲۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

رُدّر، آدیتیہ، وسو، سادھیہ یوگ، وشوے دیوا، اشونی کمار، مرُوت پتروں کے
گنے۔ گن دھرو یکش، راکھشس اور سِدھوں کا گروہ۔ یہ سبھی حیران ہو کر آپ کی تعریف دیکھ
رہے ہیں۔ ۲۲

ہے بڑی بڑی باہوں والے۔ بے شمار مُنہ اور آنکھوں والا۔ بے شمار ہاتھ
اور ٹانگوں اور پاؤں والا، بے شمار پیٹ والا اور بے شمار آنکھوں والا ہونے سے ہیبت ناک
نظر آنے والا۔ بڑا اونچا لمبا دیکھ کر لوگ پریشان ہو گئے ہیں۔ ویسے ہی مَیں بھی گھبرا اُٹھا
ہُوں۔ ۲۳

آسمان کو چھُوتے جھلملاتے، مختلف رنگوں والے، کھُلے ہُوئے مُنہ والے اور
بڑی بڑی چمکتی ہوئی آنکھوں والے، آپ کو دیکھ کر ہے وشنو میرا دِل گھبرا گیا ہے۔
اور مَیں استقلال اور اطمینان نہیں رکھ سکتا۔ ۲۴

قیامت کے وقت آگ کی طرح اور ڈراونی داڑھوں والے۔ آپ کا مُنہ
دیکھ کر، نہ مجھے اطراف سُوجھتی ہے، نہ شانتی ملتی ہے۔ دیوتاؤں کے مالک جگت
کے سہارے، آپ خوش ہوویں۔ ۲۵

سب راجاؤں کے گروہ کے ساتھ دھرت راشٹر کے یہ لڑکے بھیشم، دروناچاریہ، یہ سوت کا لڑکا (کرن) اور ہمارے بڑے سپاہی ڈراؤنی داڑھوں والے،
آپ کے ڈراؤنے منہ میں تیزی سے داخل ہو رہے ہیں۔ کتنے ہی کے سر چھپ کر
جا کر آپ کے دانتوں کے بیچ میں لگے ہُوئے دکھائی دیتے ہیں۔ ۲۶۔ ۲۷

جس طرح دریاؤں کی بڑی دھاریں سمندر کی طرف تیزی کے ساتھ جاتی
ہیں۔ اُسی طرح آپ کے جلتے ہُوئے مُنہ کے بیچ میں یہ راجہ داخل ہو رہے ہیں۔ ۲۸

جس طرح پتنگ اپنے کو فنا کرنے کے لئے بڑی تیزی کے ساتھ جلتے ہوئے
چراغ میں کُود پڑتے ہیں۔ اُسی طرح آپ کے مُنہ میں بھی سب لوگ بڑی تیزی کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ساتھ داخل ہو رہے ہیں۔ ۲۹

سب لوگوں کو سب اطراف سے نگل کر آپ اپنے جلتے ہوئے منہ سے چاٹ رہے ہیں۔ ہے ہر جگہ حاضر و ناظر وشنو۔ آپ کی تیز روشنی سارے جگت کو روشنی سے بھر رہی ہے اور تپا رہی ہے۔ ۳۰

ہے ہیبت ناک شکل والے! آپ کون ہیں۔ یہ بات مجھے بتلائیے۔ ہے دیوتاؤں میں اعلیٰ! آپ خوش ہوویں۔ آپ جو وجہ اوّلین ہیں۔ انہیں میں جاننا چاہتا ہوں۔ آپ کا رجحان میں نہیں جانتا۔ ۳۱

شری بھگوان نے کہا:۔ لوگوں کو فنا کرنے والا بڑھا ہوا میں کال ہوں۔ دنیاؤں کو فنا کرنے کے لئے یہاں میں آیا ہوں، ہر ایک فوج میں جو یہ سب سپاہی آئے ہوئے ہیں۔ اُن میں سے کوئی تیرے لڑنے سے انکار کرنے پر بھی بچ کر نہیں جا سکتا۔ ۳۲

اس لئے تو کھڑا ہو، شہرت حاصل کر۔ دشمن کو جیت کر روپے، پیسے اور اناج سے بھرا ہوا راج بھوگ۔ انہیں میں نے پہلے سے مار ڈالا ہے، تو تو محض ایک ذریعہ بن جا۔ ۳۳

درون، بھیشم، جیدرتھ، کرن اور دوسرے لڑنے والوں کو میں مار ہی چکا ہوں۔ انہیں تو مار۔ ڈر مت۔ لڑائی کر۔ دشمن کو تو لڑائی میں جیتنے ہی والا ہے۔ ۳۴

سنجے نے کہا۔ کیشو کی یہ بات سن کر ہاتھ جوڑے، کانپتے ہوئے بار بار نمسکار کر کے ڈرتے ڈرتے جھک کر مکٹ پہنے۔ ارجن نے شری کرشن سے رُکے ہوئے گلے سے اس طرح کہا:۔

ارجن نے کہا:۔ ہے کرشن! آپ کی تعریف کے گیت گا کر دنیا خوش ہوتی ہے اور آپ کے لئے جو محبّت پیدا ہوتی ہے، وہ ہونی ہی چاہیئے۔ ڈرے ہوئے راکشس

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اِدھر اُدھر بھاگتے ہیں۔ اور سادھوؤں کا کل مجمع آپ کو نمسکار کرتا ہے۔ ۳۶
ہے مہاتما۔ وہ آپ کو کیوں نمسکار نہ کریں۔ آپ برہما سے بھی بڑے فاعل اولین
ہیں۔ ہے لاثانی، ہے دیوتاؤں کے مالک، ہے دُنیا کے سہارے۔ آپ لافانی ہیں
غیر مبدّل ہیں، مبدل ہیں۔ اور اس سے بھی آگے جو ہے۔ وہ بھی آپ ہی ہیں۔ ۳۷
آپ شروع کے دیوتا ہیں۔ آپ قدیمی ہستی ہیں۔ آپ اس ساری دُنیا کے آخری
سہارے کی جگہ ہیں۔ آپ جاننے والے ہیں، اور جاننے لائق ہیں۔ آپ سب سے اُونچا
درجہ ہیں۔ ہے لا انتہا شکلوں والے، آپ اس دُنیا میں سما رہے ہیں۔ ۳۸
ہوا، یم، آگ، ورن، چاند، پرجاپتی، پڑدادا آپ ہی ہیں۔ آپ کو ہزاروں
بار نمسکار پہنچے اور پھر بھی آپ کو نمسکار پہنچے۔ ۳۹
ہے سب کچھ۔ آپ کو آگے پیچھے سب طرفوں سے نمسکار ہو۔ آپ کا تیج بے حد
ہے۔ آپ کی طاقت کا کوئی پار نہیں پا سکتا۔ سب کچھ آپ کے ہی سہارے ہے۔ اس
لئے آپ ہی سب کچھ ہیں۔ ۴۰
دوست سمجھ کر اور آپ کی یہ بزرگی نہ جانتے ہوئے ہے کرشن، ہے یادو، ہے
دوست، اس طرح مخاطب کرنے میں مجھ سے غلطی سے محبت کی وجہ سے بھی جو بے
تمیزی ہوئی ہو، اور دل بہلانے کے لئے کھیلتے، سوتے بیٹھتے یا کھاتے یعنی
ملاقات میں آپ کی جو کچھ گستاخی ہوئی ہو۔ اُسے معاف کرنے کے لئے میں آپ سے
درخواست کرتا ہوں۔ ۴۱-۴۲
غیر متحرک اور متحرک دُنیا کے آپ پتا ہیں۔ آپ اس کے قابل پرستش اور اعلیٰ
گورو ہیں۔ آپ کے برابر کوئی نہیں ہے، تو آپ سے بڑھ کر کوئی کہاں سے ہو سکتا
ہے۔ تینوں لوک میں آپ کی طاقت کے مقابل کوئی نہیں ہے۔ ۴۳
اِس لئے بڑے ادب سے نمسکار کر کے آپ کو پوجیہ ایشور کو خوش ہونے کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

درخواست کرتا ہوں مہاراج ۔ جس طرح باپ بیٹے کو، دوست دوست کو برداشت کرتا ہے ویسے ہی آپ میرے پیارے ہونے کی وجہ سے، میری بھلائی کے لئے سب مجھے برداشت کرنے کے قابل ہیں۔ ۴۴

پہلے نہ دیکھی ہوئی آپ کی ایسی شکل دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں، اور ڈر کے سبب میرا دل گھبرا گیا ہے اس لئے ہے مہاراج! اپنی پہلی شکل دکھلایئے۔ ہے دیوتاؤں کے مالک، دنیا کی جائے پناہ خوش ہو جیئے۔ ۴۵

پہلے کی طرح آپ کے مکٹ پہنے، گدا لئے، چکر اُٹھائے، جسم میں آپ کے درشن کرنا چاہتا ہوں، ہے ہزار بازو والے، ہے عالم کی شکل والے۔ اپنی چتربھج (چار بازوؤں والی) شکل پھر اختیار کیجئے۔ ۴۶

شری بھگوان نے کہا۔ ہے ارجن، تجھ پر خوش ہو کر تجھے مَیں نے اپنی طاقت سے اپنی منوّر ساری دنیا میں پھیلی ہوئی بے حد اور سب سے پہلی شکل دکھائی ہے۔ وہ تیرے سوا اور کسی نے پہلے نہیں دیکھی ہے۔ ۴۷

ہے کورو دھ میں بہادر، وید کے پڑھنے سے، یگیہ سے مختلف شاستروں کے مطالعہ سے خیرات کئے کاموں سے یا بڑے بھاری تپ کرنے سے۔ تجھے چھوڑ کر کوئی دوسرا یہ میری شکل دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ۴۸

یہ میری ڈراؤنی شکل دیکھ کر تو گھبرا مت۔ وہم میں نہ پڑ۔ خوف چھوڑ کر دل کا اطمینان حاصل کر۔ اور یہ میری پہلے دیکھی ہوئی شکل پھر دیکھ۔ ۴۹

اس طرح واسدیو نے ارجن سے کہہ کر اپنی شکل پھر دکھائی اور سنجیدہ شکل اختیار کر کے ڈرے ہوئے ارجن کو اس مہاتما نے اطمینان دلایا۔ ۵۰

ارجن نے کہا۔ ہے جناردن۔ یہ آپ کا مطمئن انسانی جسم دیکھ کر اب مجھے اطمینان حاصل ہوا ہے۔ اور جی ٹھکانے ہوا۔ ۵۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شری بھگوان نے کہا۔ جو میری شکل تُو نے دیکھی ہے۔ اس کا دیکھنا بڑا مشکل ہے۔ دیوتا بھی اس شکل کو دیکھنے کے لیئے ترستے ہیں۔ ۵۲

جو میرے درشن تُو نے کیئے ہیں۔ وہ درشن نہ وید سے، نہ تپ سے، نہ دان سے اور نہ ہی یگیہ سے ہو سکتے ہیں۔ ۵۳

لیکن ہے ارجن، ہے دشمنوں کو ستانے والے میرے متعلق ایسا گیان ایسے میرے درشن اور مجھ میں اصلی محویت صرف غیر منقسم بھگتی سے ہی ہو سکتے ہیں۔ ۵۴
ہے ارجن۔ جو سب کرم مجھے نذر کرتا ہے، مجھ میں محو رہتا ہے، میرا بھگت بنتا ہے۔ پھنساوٹ چھوڑ کر سب جانداروں سے عدم نفرت کا برتاؤ کرتا ہے۔ وہ مجھے پاتا ہے۔ ۵۵

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا رُوپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر شری کرشن ارجن وارتالاپ کا وشوروپ پر درشن یوگ کا نام کا گیارھواں ادھیائے ختم ہوا۔

بارھواں ادھیائے

بھگتی یوگ

آج تو بارھویں ادھیائے کا اختصار دینا چاہتا ہوں۔ یہ بھگتی یوگ ہے بیاہ کے وقت ہم جوڑے کو پانچ یگوں میں سے ایک یگ کی صورت میں اس ادھیائے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کو لوگ بر زبان یاد کر کے اس پر غور و فکر کرنے کے لیئے تاکید کرتے ہیں۔ بھگتی کے
بغیر گیان اور کرم خشک ہیں۔ سوکھے ہیں۔ اور قید کی کڑیاں بھی ہو سکتے ہیں۔
اس لیئے بھگتی وان ہو کر گیتا کا یہ ودیا رہم شروع کریں۔

ارجن بھگوان سے پوچھتے ہیں۔ ساکار کو پوجنے والے اور نراکار کو پوجنے
والے بھگتوں میں زیادہ اچھے کون ہیں؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے بھگوان کہتے ہیں۔ جو میرے ساکار روپ کا
شردھا کے ساتھ دھیان کرتے ہیں، اس میں محو ہوتے ہیں۔ وہ شردھالو میرے
بھگت ہیں۔ لیکن جو نراکار عنصر کو بھجتے ہیں۔ اور اس کی اپاسنا کے لیئے جو سب اندریوں
کو بس میں کیئے رہتے ہیں۔ سب جانداروں سے یکساں برتاؤ کرتے ہیں، اُن کی خدمت کرتے ہیں۔
کسی کو اونچ نیچ نہیں سمجھتے، وہ بھی مجھے پاتے ہیں۔ اس لیئے یہ نہیں کہا جاتا۔ کہ
ان دونوں میں فلاں اعلےٰ ہے۔ لیکن انسان سے نراکار کی بھگتی مکمل طور پر ہونی ناممکن
خیال کی جاتی ہے۔ نراکار بغیر صفات کے ہے۔ اور اس لیئے انسانی خیال سے بھی پرے
ہے۔ اس لیئے سب انسان جان کر یا بغیر جانے ساکار کے ہی بھگت ہیں۔ اس لیئے
تو میرے ساکار روپ میں ہی اپنا من پرو دے، سب اس کے پاس رکھ دے
اگر یہ نہیں کیا جا سکتا، تو چیت کے وکاروں کو روکنے کی مشق کر۔ یعنی یم نیم وغیرہ پالن
کر کے پرانایام آسن وغیرہ کی امداد لیکر من پر قابو حاصل کر۔ یہ بھی نہیں کر سکتا ہو تو جو کچھ میرے لیئے
ہی کرتا ہے، اس خیال سے تو اپنے سب کام کر۔ اس سے تیری جہالت اتری خودی جوں جوں کم ہوگی۔
ویسے ویسے تو پاکیزہ اور صاف ہوتا جائیگا، اور تجھ میں بھگتی رس آئیگا۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو سبھی کرموں
کے پھل کا خیال چھوڑ دے، یعنی پھل کی خواہش چھوڑ دے۔ تیرے حصے جو کام آجائے، وہ کیا کر۔
انسان پھل کا مالک ہو نہیں سکتا۔ پھل کو پیدا کرنے کیلئے بےشمار وجوہات اکٹھی ہو جاتی ہیں۔
تب وہ پیدا ہوتا ہے۔ اسلیئے تو صرف وجہ بن جا۔ میں نے جو چار طریقے بتائے ہیں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بہ مت سمجھ کہ ان میں کوئی گھٹیا ہے اور کوئی بڑھیا۔ ان میں سے جو لیستا آ دے۔ جو ہو سکے۔ اس سے تو بھگتی کا مزا چکھ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوپر یم۔ نیم۔ پرانایام آسن وغیرہ کا جو طریقہ بتایا ہے۔ اس کی نسبت سُننا، بھجن کرنا وغیرہ گیان کا راستہ آسان ہے۔ اور اس کی نسبت اُپاسنا یعنی دھیان کرنا سہل ہے اور اس سے بھی آسان کرموں کے پھل چھوڑ دینے کا طریقہ ہے۔ سب کے لیے ایک ہی بات یکساں آسان نہیں ہوتی۔ اور کسی کسی کو تو سب راستے اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے میں ملے ہوئے تو ہیں ہی۔ جہاں تہاں سے جیسے ہو سکے تجھے تو بھگت بننا ہے۔ جس راستے سے بھگتی حاصل ہوتی ہو۔ اسی راہ سے اُسے حاصل کر۔ بھگت کسے کہا جاتے۔ یہ بھی میں تجھے بتائے دیتا ہوں۔ بھگت کسی سے نفرت نہ کرے۔ کسی کے ساتھ دُشمنی کا خیال نہ رکھے۔ سب جاندارون کے ساتھ دوستی قائم کرے۔ سب جانداروں سے رحم کرنے کی کوشش کرے۔

اس کے لیے خودی کو چھوڑ دے۔ آپ فنا ہو کر ناچیز بن جائے۔ دُکھ سُکھ ایک سا سمجھے۔ کوئی قصور کرے، تو معاف کر دے۔ یہ سوچ کر کہ خود بھی اپنے قصوروں کے لیے دُنیا کے آگے ہاتھ پسارتا ہے۔ قانع رہے۔ اپنے نیک خیالات سے کبھی نہ گرے۔ من اور بُدھی کے ساتھ اپنا سب کچھ میری نذر کر دے۔ اُس سے لوگوں کو کسی طرح کی گھبراہٹ نہ ہو۔ اس سے وہ ڈریں نہیں، وہ خود بھی لوگوں سے نہ گھبرائے اور نہ ڈرے۔ میرا بھگت خوشی، غمی، ڈر وغیرہ سے چھوٹا رہے۔ اُسے کسی طرح کی خواہش نہ ہو، وہ پاکیزہ ہو، ہوشیار ہو۔ اُس نے بڑے بڑے آغازوں کو چھوڑ دیا ہو۔ یقین میں مضبوط رہتا ہو۔ یعنی نیک اور بد دونوں طرح کے نتائج کی وہ پرواہ نہ کرے۔ یعنی ان کے متعلق وہ بے فکر رہے۔ اس کے لیے کون دشمن اور کون دوست ہے۔ اس کی نظر میں کیا عزت اور کیا بے عزتی وہ تو خاموش ہو کر جیو مِل گیا ہو۔ رہی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پر قانع رہے۔ اور الگ تھلگ کی طرح گھومتا ہُوا سب حالتوں میں مضبوط رہے۔ اس طرح جو شردھا دان بن کر رہتے ہیں، وہ میرے پیارے بھگت ہیں ؛

پروداسنار۔ ۴ نومبر ۱۹۳۰ء

سوال :۔ بھگت آغازوں کو چھوڑے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ ایک آدھ مثال دیکر سمجھایئے گا۔

جواب :۔ بھگت آغاز نہ کرے۔ یعنی وہ کبھی بھی روزگار کے منصوبے نہ باندھے۔ اگر وہ تاجر ہے۔ اور آج وہ کپڑے کی تجارت کرتا ہے تو کل لکڑی کی اور بڑھا لینے کی کوشش کرے یا کپڑے کے بیوپار کی ہی آج ایک دکان ہے تو کل اور پانچ کھول کر بیٹھ جائے۔ اس کا نام آغاز کرنا ہے۔ بھگت اس میں نہ پھنسے۔ یہ قاعدہ خدمت کے کاموں پر بھی ویسا ہی حاوی ہوتا ہے۔ آج کھادر کے ذریعے خدمت کرے تو کل گانے کے ذریعے اور پرسوں کھیتی کے ذریعے اور اترسوں ڈاکٹری کے ذریعے۔ اس طرح بھگت کبھی ہاتھ پاؤں نہ مارے۔ اس کے حصے جو کام آجائے، وہ اچھی طرح کر چھوڑے۔ جہاں میں نہ رہی، وہاں مجھے کرنا ہی کیا رہا ؟

سوترے تانتنے نے ہرجیے باندھے جیم تانے تیم تیمتی اے

منے لاگی کٹاری پریمنی اے

یعنی بھگوان نے مجھے سوت کے تار سے باندھا ہے۔ وہ جیسے جیسے مجھے کستے ہیں، ویسے ویسے میں ان کی ہوتی جاتی ہوں۔ میں پریم کی کٹار سے بندھ چکی ہوں۔ اس لیئے وہ سنتشٹ ہیں "ینکین چت" یعنی ہر حالت میں قانع رہتا ہے۔ سب آغازوں کا مطلب، سب ترغیبات یا کاموں کا نہیں، بلکہ انہیں کرنے کے وچار یا منصوبے ہیں۔ ان کا چھوڑ دینا یعنی انہیں شروع نہ کرنا، منصوبے باندھنے کی علت ہو تو انہیں چھوڑ دینا۔ اوم اویہ میا سیدھا ام یہ ایسے منور تھم۔ یہ آغاز کے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

چھوڑ دینے کے خلاف ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں تمہارے سوال کا پورا جواب آجاتا ہے۔ کچھ رہ گیا ہو تو پوچھنا ؛

(۱۲)

پرشوتم کے دیدار غیر منقسم بھگتی سے ہی ہوتے ہیں۔ اس طرح بھگوان کے کہنے کے بعد تو بھگتی کی صورت ہی سامنے آنی چاہیئے۔ یہ بارھواں ادھیائے سب کو حفظ کر لینا چاہیئے۔ یہ سب سے چھوٹے ادھیاؤں میں سے ایک ہے۔ اس میں دی ہوئی بھگت کی تعریف ہر روز غور کرنے کے لائق ہے ؛

ارجن نے کہا :۔ اس طرح جو بھگت آپ کا لگاتار دھیان دھرتے ہوئے آپکی پوجا کرتے ہیں اور جو آپ کی لافانی اور نظر نہ آنے والی شکل کا خیال کرتے ہیں۔ ان میں سے کس یوگی کو اعلےٰ ماننا چاہیئے۔ ۱

شری بھگوان نے کہا۔ ہمیشہ دھیان کرتے ہوئے مجھ میں من لگا کر جو یقین کے ساتھ میری پوجا کرتے ہیں، اُسے میں اعلےٰ یوگی مانتا ہوں۔ ۲

سب اندریوں کو قابو میں رکھ کر سب جگہ یگانگت کی نظر رکھ کر جو مستقل مزاج، قائم، صاحب حوصلہ، ناقابل غور و فکر سب جگہ حاضر و ناظر نہ آنے والی نظر ناقابل بیان، لافانی شکل کا جو دھیان کرتے ہیں۔ وہ سب جانداروں کی بھلائی میں لگے ہوئے مجھ کو ہی پاتے ہیں۔ ۳۔۴

جن کا دل نظر نہ آنے والا میں لگا ہے۔ انہیں تکلیف زیادہ ہے۔ نظر نہ آنے والی حالت کا اجسام میں آنے والے مشکل سے ہی حاصل کر سکتے ہیں۔ ۵

نوٹ :۔ جسم والا انسان بے شکل والے پرمیشور کی شکل کا خیال ہی کر سکتا ہے۔ لیکن اس کے پاس بغیر جسم والے کی شکل کے لئے یقینی طور پر ایک بھی لفظ نہیں ہے۔ اس لئے اُسے نفی لفظ نیتی (نہیں ہے خاتمہ جس کا) لفظ پر قناعت کرنی پڑتی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے۔ اس لئے بُت پرستی کے روکنے والے بھی باریک بینی سے دیکھا جائے تو بُت پرست ہی ہوتے ہیں۔ کتاب کی پُوجا کرنی، ایک ہی طرف مُنہ کرکے عبادت کرنی، یہ سبھی شکل والے کی پُوجا کرنا ہی ہے۔ پھر بھی شکل والے کی پرستش کی دوسری طرف بے شکل فکر سے پرے ہے۔ یہ بات سمجھ لینے سے ہی سب کا بھلا ہے۔ بھگتی کی آخری حد یہ ہے کہ بھگت بھگوان میں سما جائے۔ اور آخر میں صرف ایک بے مثال/بے شکل بھگوان ہی رہ جائے۔ لیکن اس حالت میں شکل والے کے ذریعہ ہی آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے۔ اس لئے بے شکل تک سیدھا پہنچنے کا راستہ تکلیف دہ کہا گیا ہے ۵

لیکن ہے پارتھ۔ جو مجھ میں محو رہ کر سب کرم میری نذر کرتا ہے، پُورے یقین سے میرا خیال رکھتا ہے، اور اس طرح میری پرستش کرتا ہے۔ اور مجھ میں جن کا دل پڑا ہوا ہے، اُنہیں موت کے سمندر سے جھٹ پار کر لیتا ہوں ۶۔۷

اپنا من مجھ میں لگا، اپنی عقل مجھ میں رکھ۔ اس سے اس جنم کے بعد بلا شک و شبہ مجھے پائے گا۔ ۸

اگر تو مجھ میں اپنا دل لگانے کی طاقت نہیں رکھتا، تو ہے ارجن! ابھیاس یوگ کے ذریعہ مجھے حاصل کرنے کی خواہش رکھنا۔ ۹

ایسا ابھیاس رکھنے میں بھی تو اسمرتھ ہو۔ تو سب کرم میری نذر کر اور اس طرح میرے لئے کرم کرتے کرتے تُو نجات حاصل کرلے گا۔ ۱۰

نوٹ:۔ ابھیاس کے معنی دل کی خواہشات روکنے کا کام گیان یعنی سُننا اور وچار کرنا وغیرہ دھیان یعنی خیال کرنا۔ ان کے نتیجہ کے طور پر اگر کرموں کے پھل کو چھوڑ دینے کا خیال نظر نہیں آتا۔ تو ابھیاس وہ ابھیاس نہیں ہے۔ گیان وہ گیان نہیں ہے اور دھیان وہ دھیان نہیں ہے ۵

اور جو میرے لئے ہی کرم کرنے کی طاقت بھی تجھے نہ ہو، تو کوشش کرکے سب

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کرموں کا پھل چھوڑ دے۔ ۱۱

ابھیاس کے راستہ سے گیان کا راستہ زیادہ اچھا ہے۔ گیان کی راہ سے دھیان کی راہ بڑھ کر ہے۔ اور دھیان کے راستے سے کرموں کا پھل چھوڑ دینے کی راہ بہت اچھی ہے کیونکہ اس علیحدگی کے آخر میں فوراً شانتی ہی ہوتی ہے۔ ۱۲

جو سب جانداروں کے متعلق بغیر نفرت کے، سب کا دوست، رحیم، میرے تیرے پن سے خالی، تکبر کے بغیر، رنج و راحت میں یکساں، معاف کر دینے والا ہے۔ ہمیشہ قانع یوگ کرنے والا، حواس کو ضبط میں رکھنے والا، اور پکے یقین والا ہے اور جس نے اپنی عقل اور دل ہی نذر کر دیئے ہیں۔ ایسا میرا بھگت مجھے پیارا ہے ۱۳،۱۴

جس سے لوگوں میں گھبراہٹ پیدا نہیں ہوتی، اور جو لوگوں سے گھبرایا ہوا نہیں رہتا۔ جو خوشی، غصہ، نفرت، خوف، گھبراہٹ سے خالی ہے، وہ مجھے پیارا ہے ۱۵

جو خواہش کے بغیر اور پاک ہے۔ محتاط ہے، علیحدگی پسند ہے۔ بے فکر ہے۔ سب ارادوں کو جس نے چھوڑ دیا ہے، وہ میرا بھگت ہے، وہ میرا پیارا ہے۔ ۱۶

جسے خوشی نہیں ہوتی۔ جو نفرت نہیں کرتا، جو فکر نہیں کرتا، جو امید نہیں باندھتا۔ جو بھلے برے سے علیحدہ رہنے والا ہے۔ وہ بھگتی میں لگا ہوا مجھے پیارا ہے۔ ۱۷

دوست، دشمن، عزت، بے عزتی، گرمی، سردی، رنج و راحت۔ ان سب میں ایک سا ہے جس نے لپٹنا چھوڑ دیا ہے۔ جو تعریف اور چغلی کو یکساں سمجھتا ہے، خاموش رہتا ہے۔ جو کچھ مل جائے، اسی پر قانع ہے۔ جس کی اپنی کوئی خاص جگہ نہیں ہے۔ جو مضبوط دل والا ہے۔ ایسا منی بھگت مجھے پیارا ہے۔ ۱۸۔۱۹

یہ پاک گیان کی شکل میں امرت جو مجھ میں محو رہ کر یقین کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، وہ میرے نہائیت پیارے بھگت ہیں۔ ۲۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد. برہم وِدّیا کے بیچ یوگ شاستر شری کرشن ارجن وارتالاپ کا بھگتی یوگ نام کا بارھواں ادھیائے ختم ہوا ۔

تیرھواں ادھیائے

کھشیتر کھشیتر گیہ وبھاگ یوگ

بھگوان بولے :- اس جسم کا دوسرا نام کھشیتر (کھیت) ہے اور اسے جاننے والے کا نام کھشیتر گیہ ہے ۔ سب اجسام میں رہنے والے مجھ کو کھشیتر گیہ سمجھ اور سچا گیان وہ ہے جس سے کھشیتر اور کھشیتر گیہ میں تمیز کی جا سکے ۔ پانچ مہا بھوت مٹی، پانی، خلا، روشنی اور ہوا - اہنکار، بدھی، پرکرتی، دسوں اندریاں - پانچ کرم اندریاں - پانچ گیان اندریاں ایک من، پانچ وشے - اچھا، دویش، سکھ، دکھ، سنگھات یعنی جن تتوؤں کا جسم بنا ہوا ہے - ان کی ایک ہو کر رہنے کی طاقت، قوتِ احساس - جسم کے ذرّات میں ایک دوسرے سے لگے ہوئے کر رہنے کی صفت - یہ سب ملکر وکاروں والا کھشیتر بنا ہے - یہ جسم اور اس کی تبدیلیاں جان لے - کیونکہ ان کو چھوڑنا ہے - اس چھوڑنے کے لئے گیان کی ضرورت ہے - یہ گیان یعنی عزت کا خیال چھوڑ دینا، نمائش کو چھوڑ دینا کسی کو ایذا نہ پہنچانا - معاف کرنا، سیدھا پن، گورو کی خدمت، صفائی، وشیوں پر قابو، وشیوں سے علیحدگی، خودی کا چھوڑ دینا - زندگی، موت، بڑھاپا اور ان کے متعلقہ بیماریاں - دکھ اور درد انہ ہونے والے وشیوں کا احساس - عورت بیٹے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

گھر بار سگے رشتہ داروں وغیرہ سے من کا ہٹا لینا اور دُنیاوی محبّت کا چھوڑنا۔ اپنے پسند کی بات ہو یا ناپسند کی، دونوں کو یکساں سمجھنا۔ ایشور کی بلاشرکت غیر بھگتی، علیحدہ رہنا، لوگوں میں مِل کر حصولِ لذّت کی ناپسندیدگی۔ رُوح کے متعلقہ گیان کی تڑپ اور اندر سے اپنے آپ کو جاننا۔ اس کا جو اُلٹا ہے، وہ اگیان ہے۔ یہ گیان حاصل کر کے جو چیز جاننے کی ہوتی ہے اور جسے جاننے سے مکتی حاصل ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں کچھ سُن۔ وہ جاننے لائق ازلی مالکِ کُل ہے۔ ازلی ہے۔ کیونکہ اس کا جنم نہیں۔ جب کچھ بھی نہیں تھا تب وہ مالکِ کُل تو تھا ہی۔ وہ نہ ہست ہے اور نہ نیست ہی ہے۔ وہ اس سے بھی پرے ہے۔ ایک دوسرے نقطۂ نظر سے اُسے ہست کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ہے تو بھی اس کے ہمیشہ ہونے کو انسان نہیں پہچان سکتا۔ اس لیے اُسے ہست سے بھی پرے کہا ہے۔ اس سے کوئی بھی خالی نہیں ہے۔ اسے ہزاروں ہاتھ پاؤں والا کہہ سکتے ہیں۔ اور اس طرح معلوم ہوتے ہوئے بھی کہ اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ وہ اندریوں کے بغیر ہے۔ اسے اندریوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے وہ ان سے بے لگاؤ ہے۔ اندریاں تو آج ہیں کل نہیں۔ مالکِ کُل تو ہمیشہ سے ہی ہے اور اگرچہ سب میں پھیلا ہوا ہے اور سب کو سہارا دیئے ہوئے رہتا ہے۔ اس لیے اُسے صفات کا استعمال کرنے والا کہہ سکتے ہیں۔ پھر بھی وہ صفات سے خالی ہے۔ صفات کے معنی ہی تبدیلی ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ جانداروں کے باہر ہے۔ کیونکہ جو اُسے نہیں پہچانتے۔ اُن کے لئے تو وہ باہر ہی ہے اور جانداروں کے اندر تو ہے ہی۔ کیونکہ سرب دیاپک ہے۔ اس طرح وہ متحرک ہے، اور ساکن بھی ہے۔ باریک ہے۔ اسی لئے ایسا ہے کہ جانا نہیں جا سکتا۔ دُور بھی ہے اور نزدیک بھی ہے۔ نام روپ کا ناش ہے تو بھی وہ تو ہے ہی۔ اس طرح غیر منقسم ہے۔ لیکن یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ بے شمار جانوروں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

میں ہے۔ اس لیئے منقسم شکل میں بھی معلوم ہوتا ہے، وہ پیدا کرتا ہے، پرورش کرتا ہے۔ اور وہی مارتا ہے، نوروں کا نور ہے۔ اندھکار سے پرے ہے۔ گیان کی حد اس میں آپہنچی ہے۔ ان سب میں رہنے والا مالک کُل ہی جاننے لائق ہے۔ سب علوم کا حصول اُسے پانے کے لئے ہی ہے ؛

مالک اور اس کی مایا دونوں ازل سے چلے آتے ہیں۔ مایا سے تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ اور ان سے بے شمار طرح کے بے شمار کرم پیدا ہوتے ہیں۔ مایا کی وجہ سے رُوح سُکھ دُکھ نیکی بدی کے حاصل کرنے والی بنتی ہے۔ یہ جان کر جو الگ تھلگ رہتا ہے اور اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے کرم کرتا ہے۔ وہ کرم کرتے ہوئے بھی پھر جنم نہیں لیتا۔ کیونکہ وہ سب جگہ ایشور کو ہی دیکھتا ہے۔ اور اس کی ترغیبات کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ یہ سمجھ کر وہ اپنے تعلق میں اہنکار کو مانتا ہی نہیں اور اپنے کو جسم سے علیحدہ دیکھتا ہے اور سمجھتا ہے کہ آکاش سب جگہ ہوتے ہوئے بھی جیسے خشک ہی رہتا ہے، ویسے ہی رُوح جسم میں ہوتے ہوئے بھی گیان کے ذریعہ خشک رہ سکتا ہے ؛

بدھوار مندر - ۲۶ جنوری ۱۹۳۱ء

(۱۳)

اس ادھیائے میں جسم اور جسم میں رہنے والی روح کا فرق بتلایا گیا ہے :-

شری بھگوان نے کہا :- ہے کنتی کے پتر - یہ جسم کھشیتر (کھیت) کہلاتا ہے۔ اسے جو جانتا ہے، اُسے تتو گیانی (فلاسفر) کھشیتر گیہ کہتے ہیں ۔ ۱

اور ہے بھارت سب کھیتوں میں ٹکا ہؤا مجھے کھشیتر گیہ سمجھ۔ کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے فرق کا گیان ہی گیان ہے۔ ایسا میرا مت ہے ۔ ۲

یہ کھیت کیا ہے، کیسا ہے، کیسے تبدیل ہونے والا ہے؟ کہاں سے ہے؟

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور کھیت کا جاننے والا کون ہے؟ اِس کی طاقت کیا ہے۔ یہ مختصر طور پر مجھ سے سُن ۔ ۳۔

مختلف اشعار میں مختلف طور پر تمثیلات اور دلائل کے ذریعے یقینی طور پر برہم کو ظاہر کرنے والے فقرات میں رشیوں نے اس مضمون پر بہت کچھ کہا ہے۔ ۴

مہا بھوت (عناصر خمسہ) اہنکار، عقل، قدرت، دس اندریاں۔ ایک من، پانچ وشئے، خواہش، نفرت، سُکھ دُکھ، سنگھات (مل کر کام کرنا) قوتِ احساس، استقلال۔ یہ مجموعہ اپنی تبدیلیوں کے کشیتر کہا گیا ہے۔ ۵۔ ۶

نوٹ:۔ مہا بھوت یا عناصر خمسہ یہ ہیں۔ زمین، پانی، روشنی، ہوا، خلاء اہنکار یعنی جسم کے متعلق موجودہ غرور۔ مَیں ہوں۔ مَیں کرتا ہُوں وغیرہ کا خیال نظر نہ آنے والی مایا۔ پرکرتی یا قدرت۔ دس اندریوں میں سے پانچ گیان اندریاں، ناک، کان، آنکھ، زبان، کھال اور پانچ کرم اندریاں۔ ہاتھ پاؤں، منہ اور وضعیہ اندریاں۔ پانچ گوچر یعنی پانچ گیان اندریوں کے وشئے، سُونگھنا، سُننا، دیکھنا، ذائقہ اور چھُونا۔ سنگھات کے معنی۔ اعضائے انسانی کا آپس میں مل کر کام کی طاقت۔ استقلال سے یہاں مطلب سست رہنے کی عادت نہیں ہے۔ بلکہ انسانی جسم کے ذرات کا ایک دُوسرے سے ملے رہنے کی صفت ہے ۔

یہ صفت میرے پن کے خیال کی وجہ سے ہی ممکن ہے اور یہ میرا پن پوشیدہ فطرت میں موجود ہے۔ اس میرے پن کا باہوش انسان سمجھ کے ساتھ تیاگ کرتا ہے۔ اور اس وجہ سے موت کے وقت، یا بے انصافی کے حملوں سے اُسے تکلیف نہیں ہوتی۔ گیانی ہو یا اگیانی۔ آخر میں تو تبدیل ہونے والے جسم سے علیحدگی ہی کا جھگڑا کرنے میں چھٹکارا ہے ۔

اپنی ہستی کا خیال نہ کرنا، تمائش کا خیال چھوڑ دینا اور دوسروں کو ایذا نہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پہنچانا یکسُما، سادگی - اپنے گورو کی خدمت، پاکیزگی، مضبوطی، خود ضبطی، اندریوں کے وشیوں سے علیحدگی۔ تکبّر سے خالی ہونا، زندگی، موت، بڑھاپا، بیماری، دُکھ اور بُرائیوں کا لگاتار احساس، بیٹا، عورت، گھر وغیرہ سے جھُوٹی محبت کا چھوڑنا۔ پیارے اور ناپیارے میں یکسانیت، مُجھ میں غیر منقسم اور پُورے تصوّر سے پُور الیقین، علیحدگی کی عادت، عوام کے مجمع میں شامل ہونے کی رغبت نہ ہونا۔ علم روحانیت کی لافانیت سے خیال اور اپنے ہی اندر دیکھنے کی عادت۔ یہ سب گیان کہلاتا ہے۔ اس کے جو برخلاف ہے، وہ اگیان ہے -۷-۸-۹-۱۰-۱۱

جسے جاننے والے نجات حاصل کرتے ہیں، وہ جاننے لائق کیا ہے، وہ بات تمہیں کہوں گا۔ وہ ازلی پر برہم ہے۔ وہ نہ کہا جا سکتا ہے کہ ہے، اور نہ کہا جا سکتا ہے نہیں - ۱۲

نوٹ :- ایشور ست (ہے) یا است (نہیں) بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کسی ایک لفظ سے اس کی تشریح یا اصلیت نہیں ہو سکتی - وہ ایسی صفات سے خالی شکل ہے ؛

جہاں دیکھو، وہیں اُس کے ہاتھ پاؤں - آنکھ، سر، مُنہ اور کان ہیں - سب جگہ سمایا ہُوا، وُہ اس دُنیا میں موجود ہے - ۱۳

سب اندریوں کی صفات کا احساس اس میں ملتا ہے۔ پھر بھی وہ ہستی اندریوں سے خالی اور سب سے الگ رہنے والی ہے اور ساتھ وہ سب کا سہارا ہے - وہ صفات سے خالی ہونے پر بھی صفات کا استعمال کرنے والا ہے - ۱۴

وہ عناصر کے باہر بھی ہے اور اندر بھی ہے - وہ متحرک بھی ہے اور غیر متحرک بھی ہے - باریک سے باریک ہونے کی وجہ وہ نہ جاننے لائق ہے، وُہ دُور ہے اور نزدیک ہے - ۱۵

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ :- جو اُسے پہچانتا ہے، وہ اس کے اندر ہے۔ حرکت اور قیامِ امن اور گھبراہٹ کو ہم لوگ محسوس کرتے ہیں۔ اور سب خیالات اُسی میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ متحرک اور غیر متحرک ہے ؛

عناصر میں لامنقسم اور منقسم جیسا بھی موجود ہے۔ وہ جاننے لائق برہم جاندار کی پرورش کرنے والا، فنا کرنے والا اور بدلنے والا ہے۔ ۱۶

وہ روشنیوں کی روشنی ہے۔ اندھیرے میں وہ پرے کہا جاتا ہے۔ گیان وہی ہے۔ جاننے لائق وہی ہے اور گیان سے جو حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی وہی ہے ۔ وہ سب کے دل میں حاضر و ناظر ہے۔ ۱۷

اس طرح کھشیتر۔ گیان اور جاننے لائق کے متعلق میں نے مختصر طور پر بتلایا ہے۔ اُسے جان کر میرا بھگت میرے خیال کو پانے لائق بنتا ہے۔ ۱۸

قدرت اور انسان دونوں کو ازلی سمجھ۔ تبدیلیاں صفات تو قدرت سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایسا جان کارج اور کارن کی وجہ پرکرتی کہی جاتی ہے اور انسان سُکھ دُکھ کے بھوگ میں کہا جاتا ہے۔ ۲۰

قدرت میں قائم انسان قدرت میں پیدا ہونے والے صفات کو کام میں لاتا ہے اور یہی صفات کا تعلق اس کے بھلے بُرے قالب میں پیدا ہونے کا سبب بنتا ہے۔ ۲۱

نوٹ :- پرکرتی (قدرت) کو ہم لوگ دنیاوی زبان میں مایا کے نام سے پکارتے ہیں۔ پُرش جو ہے جیو ہے۔ مایا یعنی اصلی سرشت کے بس میں ہو کر جیو۔ نیکی، گھبراہٹ، جہالت سے ہونے والے کاموں کا پھل بھوگتا ہے۔ اور اس سے کرموں کے مطابق دوبارہ جنم لیتا ہے۔

اس جسم میں اٹکا ہوا جو پرم پرش ہے۔ وہ شاہد کُل۔ ترغیب دینے والے پرورش کنندہ۔ سب کو کام میں لانے والا مالک کُل اور پرماتما بھی کہلاتا ہے۔ ۲۲

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جو انسان اِس طرح جیو اور صفات والی پرکرتی کو جانتا ہے ، وہ سب طرح سے کام کرتا ہُوا پھر جنم نہیں پاتا۔ ۲۳

نوٹ :- ۲-۹-۱۲ اور ادھیاؤں کی امداد سے ہم جان سکتے ہیں کہ یہ شلوک من مانے طور پر تائید کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ بھاگتی کی زندگی کا منظر ہے۔ سبھی کرم جیو کے لئے باندھنے والے ہیں۔ لیکن اگر وہ سب کرم ایشور کی نذر کر دے ، تو وہ زنجیروں سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح جس سے مَیں کرتا ہوں۔ یہ غرور کا خیال جاتا رہا۔ اور جو اگیان رہنے والے ایشور کو ۲۴ گھنٹے ہی پہچان رہا ہے ، وہ پاپ کرم کر ہی نہیں سکتا۔ پاپ کی جڑ ہی غرور یا ابھیمان ہے۔ جہاں مَیں نہیں ہے ، وہاں پاپ نہیں ہے۔ یہ شلوک پاپ کرم نہ کرنے کا طریقہ بتلاتا ہے :

کوئی تصوّر کے طریقے سے آتما کے ذریعے آتما کو اپنے اندر دیکھتا ہے۔ کتنے ہی گیان کی راہ سے اور دُوسرے کتنے ہی کرم کے راستے سے۔ ۲۴

اور کوئی ان راستوں کو جاننے کی وجہ سے دُوسروں سے پرماتما کے متعلق سُن کر سُنے ہوئے پر یقین کر کے اور اسی میں محو ہو کر پوجا کرتے ہیں وہ بھی موت کو تر جاتے ہیں۔ ۲۵

جو چیز بھی چاہے وہ متحرک اور غیر متحرک پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہے ارجن کھشیتر اور کھشیتر گیہ کے یعنی پرکرتی اور پرش کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسا جان۔ ۲۶

سب فانی جانداروں میں لافانی پرمیشور کو یکساں طور پر سمایا ہُوا جانتا ہے۔ وہی اُسے جاننے والا ہے۔ ۲۷

ایشور کو سب جگہ یکساں طور پر موجود جو انسان دیکھتا ہے ، وہ اپنے آپ کا گھات نہیں کرتا۔ اور پرم گتی کو پاتا ہے۔ ۲۸

نوٹ :- یکساں طور پر موجودہ ایشور کو دیکھنے والا خود اس میں سما جاتا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے۔ اور دیگر کچھ نہیں دیکھتا۔ اس سے تبدیلی کے بس میں نہ ہو کر مکتی حاصل کرتا ہے۔ اپنا دُشمن نہیں بنتا ÷

سب جگہ قُدرت ہی کرم کرتی ہے۔ ایسا جو سمجھتا ہے اور اسی لیئے آتما کو کرم نہ کرنے والا جانتا ہے، وہی جانتا ہے۔ ۲۹

نوٹ :۔ کیسے جیسے کہ سوتے ہوئے اِنسان کی رُوح نیند کی فاعل نہیں ہے۔ بلکہ پرکرتی نیند کا فعل کرتی ہے مستقل مزاج اِنسان کی آنکھیں کوئی گندگی نہیں دیکھ سکتیں۔ پرکرتی اپنے دھرم سے گرنے والی نہیں ہے۔ مغرور اِنسان جب اِس کا مالک بنتا ہے، تب اُس کی صحبت سے وِشئے اور بُرائیاں پیدا ہوتی ہیں ÷۔

جب وہ جیووں کی ہستی الگ ہونے پر بھی ایک میں ہی قائم دیکھتا ہے۔ اور اس وجہ سے سارے پھیلاؤ کو اُسی سے پیدا ہوا سمجھتا ہے، تب وہ برہم کو پاتا ہے۔ ۳۰

نوٹ :۔ احساس سے سب کچھ برہم میں ہی دیکھنا برہم کو حاصل کرنا ہے اور اس وقت جیو شِو سے الگ نہیں رہ جاتا ÷

ہے کُنتی کے پتر :۔ یہ لافانی پرماتما ازلی اور صفات کے خالی ہونے کی وجہ سے جسم میں رہتا ہوا بھی نہ کچھ کرتا ہے اور نہ کسی کے ساتھ پھنساوٹ میں پڑتا ہے۔ ۳۱

جس طرح نہایت باریک ہونے کی وجہ سے سب جگہ رہنے والا آکاش کسی میں پھنستا نہیں، ویسے ہی سارے جسم میں موجود آتما پھنساوٹ میں نہیں آتا۔ ۳۲

جیسے ایک ہی سورج اس کُل دُنیا کو روشن کرتا ہے، ویسے ہی ہے بھارت کھشیتری کُل کھیت کو روشن کرتا ہے۔ ۳۳

جوگیاں کی آنکھوں سے کھشیتر اور کھشیتر گیہ کا فرق پرکرتی کی زنجیروں سے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جانداروں کی نجات کیسے ہوتی ہے یہ جانتا ہے، وہ برہم کو پاتا ہے۔ ۳۴

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودّیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا کھشیتر کھشیتریہ نام کا تیرھواں ادھیائے ختم ہوا:

چودھواں ادھیائے

گن ترے وبھاگ یوگ

شری بھگوان بولے: جس اعلیٰ گیان کو حاصل کر کے رشی منیوں نے پرم سدھی پائی ہے۔ وہ پھر میں تجھ سے کہتا ہوں۔ اس گیان کو حاصل کر کے اور اس کے مطابق دھرم پر عمل کر کے لوگ زندگی اور موت کے چکّر سے چھوٹ جاتے ہیں۔ ۲

ارتھ:۔ یہ جان لو، کہ میں سب جانداروں کا ماں باپ ہوں۔ مادہ سے پیدا شدہ تین صفات ست، رج اور تم روح کو باندھنے والے ہیں۔ ان صفات کو بالترتیب اعلیٰ، متوسط اور نیچ بھی کہہ سکتے ہیں۔ ان میں ست گن صاف اور پاک ہے اور منور ہے۔ اس لئے اس سے ملاپ سکھ دینے والا ثابت ہوتا ہے۔ رج کی پیدائش محبت اور حرص سے ہوتی ہے۔ اس لئے وہ انسان کو گڑبڑ میں ڈال دیتا ہے۔ تامس کی جڑ جہالت ہے، موہ ہے۔ اس سے انسان کاہل اور سست بنتا ہے۔ اس لئے مختصر طور پر یہ نہ ہوا کہ ستو سے سکھ، رجس سے گڑبڑی اور تامس سے سستی پیدا ہوتی ہے۔ رجس اور تامس کو دبا کر ستو فتح مند ہوتا ہے۔ اور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ستو اور رجس کو پچھاڑ کر تامس فتح حاصل کرتا ہے۔ جسم کے سب کاموں میں جب گیان کا احساس پایا جائے تب سمجھنا چاہیئے، کہ اس میں ستوگن کامیاب ہو کر کام کر رہا ہے۔ جہاں لوبھ، گڑبڑ، بے چینی، حسد پائی جاتی ہے، وہاں رجس کی ترقی سمجھنی چاہیئے۔ اور جہاں جہالت، سستی اور موہ کا احساس ہو، وہاں تامس کی حکومت سمجھنی چاہیئے۔ جس کی زندگی میں ستوگن ودھمان ہوتا ہے، وہ مرنے کے بعد گیان سے بھرپور، بے عیب جگہ پر جنم لیتا ہے۔ رجس پر دھان ہونے پر گرہستی کی جگہ پر انسانی دنیا میں جاتا ہے اور تامس کے طاقتور ہونے پر موڑھ یونی میں جنم لیتا ہے۔ ساتوک کرم کا پھل پاکیزہ راجسی کا دکھ والا اور تامسی کا جہالت سے لبریز ہوتا ہے۔ ساتوک دنیا کی حالت اعلے، راجسی کی متوسط اور تامسی کی نیچی ہوتی ہے۔ جب انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ صفات کے سوائے اور کوئی فاعل نہیں ہے اور صفات سے پرے میں ہوں، تب وہ میرے بھاؤ کو حاصل کرتا ہے۔ جسم میں موجود ان تین صفات کو جو جیو پار کر جاتا ہے۔ وہ جنم، بڑھاپے اور موت کے دکھوں کو پار کرکے امرت سے لبریز موکھش کو حاصل کرتا ہے۔

اس پر ارجن پوچھتا ہے کہ جب صفات سے پرے کی ایسی اعلے گتی ہوتی ہے تو اس کی تعریف کیا ہے اور اس کا عمل کیسا ہے اور وہ تینوں صفات کیسے پار کر لیتا ہے۔

بھگوان جواب دیتے ہیں۔ جب انسان اپنے اوپر جو کچھ بھی آپڑے۔ پھر چاہے وہ روشنی ہو، ترغیب ہو یا ممتا زہو، علم ہو، گڑبڑ ہو یا جہالت ہو۔ اس کے لئے زیادہ دکھ یا سکھ نہیں، خیال کرتا یا خواہش نہیں کرتا۔ یا جو صفات کے تعلق میں الگ تھلگ رہ کر گھبراہٹ میں نہیں پڑتا۔ جو یہ سمجھ کر کہ صفات اپنا کام کرتے ہی رہتے ہیں، مضبوط رہتا ہے۔ جو سکھ دکھ کو برابر سمجھتا ہے، جیسے لوہا، پتھر یا سونا ایک جیسا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کچھ پیارا ہے اور نہ بُرا۔ جس پر تعریف یا بُرائی کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جو عزت اور بے عزتی کو ایک جیسا سمجھتا ہے۔ جو دوست دشمن سے یکساں برتاؤ کرتا ہے۔ جس نے سب آغازوں کو چھوڑ دیا ہے، وہ صفات سے پرے کہلاتا ہے۔ ان تعریفوں کو سُن کر چپ رہنے یا کاہل بن کر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے تو بدھ کی حالت بتائی ہے۔ اس حالت تک پہنچنے کی راہ یہ ہے کہ پاکھنڈ کے بغیر بھگتی کی راہ پر چل کر میری سیوا کر۔ تیسرے ادھیائے کے شروع میں تجھے بتایا ہے کہ کرم کے بغیر گیان کے بغیر کوئی سانس بھی نہیں لے سکتا۔ اس لئے کرم تو سب جانداروں کے پیچھے لگے ہی ہیں۔ جو سادھک صفات سے پرے حالت کو پہنچنا چاہتا ہے۔ اس کو سب کرم میری نذر کرنے چاہئیں اور پھل کی خواہش بھی نہ رکھنی چاہیئے۔ ایسا کرنے سے اُسے اس کے کرم باندھنے والے نہ ہوں گے۔ کیونکہ برہم میں ہوں۔ جو کچھ سو میں ہوں۔ انسان ناچیز ہے تو سب جگہ مجھے ہی دیکھے۔ بس یہی صفات سے پرے ہونا ہے ؛

بردوا مندر - ۲۵ جنوری ۱۹۳۲ء

(۱۴)

صفات والی پرکرتی کا علم تھوڑا علم دینے کے بعد قدرتی طور پر تینوں گُنوں (صفات) کا بیان اس ادھیائے میں آتا ہے۔ اور یہ کہتے ہوئے صفات سے پرے کی تعریف بھگوان بتلاتے ہیں۔ دوسرے ادھیائے میں جو تعریف ستھت پرگیہ (جس کی عقل ٹھیک کام کر رہی ہے) کے دیکھنے میں آتی ہے، بارھویں میں جو بھگت کے دیکھنے میں آتے ہیں۔ ویسے ہی اس میں صفات سے پرے کے ہیں۔

شری بھگوان نے کہا:- گیانوں میں جو اعلےٰ گیان ہے اور جسے پاکر سب منیوں نے یہ جسم چھوڑنے پر پرم گتی پائی ہے۔ وہ میں تجھے کہوں گا۔ ۱

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اس گیان کا سہارا لے کر جنہوں نے میرا خیال حاصل کیا ہے۔ انہیں پیدائش کے زمانہ میں جنم لینے کا کام نہیں رہتا۔ اور قیامت کے زمانہ میں تکلیف اٹھانے کا کام نہیں رہتا۔ ۲

ہے بھارت۔ بڑا برہم یعنی پرکرتی جائے پیدائش ہے۔ اس میں میں قیام حمل کرتا ہوں۔ اور اس سے سب جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے۔ ۳

ہے کنتی کے پتر۔ جانوروں کی جائے پیدائش میں جن جن جانداروں کی پیدائش ہوتی ہے۔ ان کی پیدائش کی جگہ میری پرکرتی ہے اور اس میں تخم ریزی کرنے والا پتا مردمیں ہوں۔ ۴

ہے ارجن۔ ست، رج، تم پرکرتی سے پیدا ہونے والی صفات ہیں وہ لافانی قالب میں آنے والے جیو کو جسم کے متعلق باندھتے ہیں۔ ۵

ان میں ست گن، پاک کی وجہ سے منوّر، صحت دینے والا ہے۔ ہے گناہ سے مبرا وہ جیو کو راحت اور گیان کے تعلق سے باندھتا ہے۔ ۶

ہے کنتی کے پتر۔ رج گن عشق کی شکل والا ہونے کی وجہ سے حرص اور پھنساوٹ کی جڑ ہے۔ وہ جیو کو کرم کی زنجیر میں باندھتا ہے۔ ۷

ہے بھارت، تم گن بنائے جہالت ہے۔ وہ سب جسم میں آنے والوں کو جھوٹی محبت میں پھنساتا ہے۔ اور وہ بے اعتنائی سستی اور نیند کے جال میں جیو کو باندھتا ہے۔ ۸

ہے بھارت۔ ست گن آتما کو شانتی کے سکھ سے ملاتا ہے۔ رج کرم سے ملاتا ہے اور تم گیان کو ڈھک کر جہالت کی نیند میں سلا دیتا ہے۔ ۹

ہے بھارت۔ جب رج اور تم دب جاتے ہیں، تب ست اوپر آتا ہے۔ ست اور تم دبتے ہیں، تب راج اور ست دبتے ہیں، تب تم اوپر آتا ہے۔ ۱۰

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سب اندریوں کے ذریعے اس جسم میں جب روشنی اور گیان کا ظہور ہوتا ہے
تب ست گن کی بڑھتی ہوتی ہے۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔ ۱۱

ہے بھرت کے خاندان میں اعلےٰ ارجن۔ جب رج گن کی بڑھتی ہوتی ہے
تب لالچ، ترغیب، کرموں کا آغاز۔ اشانتی اور خواہش کا ظہور ہوتا ہے۔ ۱۲

ہے ارجن۔ جب تم گن کی بڑھتی ہوتی ہے، تب جہالت، سستی، بے
احتیاطی، اور جھوٹی محبت پیدا ہوتی ہے۔ ۱۳

جب اپنے اندر ست گن کی بڑھتی ہو، ایسے وقت میں اگر انسان کی
موت ہو، تو وہ آتم گیانیوں کی اعلےٰ حالت کو پاتا ہے۔ ۱۴

رج گن میں موت ہونے پر جیو کرم سے پریم کرنے والوں کی حالت میں جنم پاتا
ہے۔ اور تم گن میں موت پانے والا حیوانی جسم میں جنم لیتا ہے۔ ۱۵

نوٹ:۔ کرم سے پیار رکھنے والے کا مطلب ہے۔ منشیہ جنم اور موڑھ
یونی سے مطلب ہے حیوانات وغیرہ کے جسم ۔

ساتوک (نیک) کرم کا پھل نیک اور پاک ہوتا ہے۔ راجسی کرم کا پھل
دکھ ہوتا ہے۔ اور تامسی کرم کا پھل جہالت ہوتا ہے۔ ۱۶

نوٹ:۔ جیسے ہم لوگ سکھ دکھ مانتے ہیں۔ اس سکھ دکھ کا بیان یہاں نہیں
سمجھنا چاہیئے۔ سکھ کے معنی ہیں۔ آتما کا آنند۔ آتما کی پرکاش اس سے جو الٹا ہے
وہ دکھ ہے۔ سترھویں شلوک میں یہ عیاں ہو جاتا ہے۔

ستوگن میں سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن میں سے لالچ اور تموگن میں سے
بے احتیاطی۔ جھوٹی محبت اور جہالت پیدا ہوتی ہے۔ ۱۷

ساتوک انسان اونچے چڑھتے ہیں۔ راجسی بیچ میں رہتے ہیں۔ اور آخری
گن والے تامسی کی نیچ حالت ہوتی ہے۔ ۱۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

گیانی جب دیکھتا ہے کہ صفات کے سوا اور کوئی فاعل نہیں ہے اور صفات سے جو پرے ہے، اسے جانتا ہے، تب وہ میری ہستی کو حاصل کرتا ہے۔ ۱۹

نوٹ :- صفات کو فاعل ماننے والوں کو غرور ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے اُس کے کام قدرتی اور محض جسمانی کاروبار چلانے کے لئے ہوتے ہیں اور جسمانی کاروبار حصول نجات کے لئے ہی ہونے کی وجہ سے اس کے سبھی کاموں سے لگاتار علیحدگی اور ویراگ ہونا چاہیئے ؛

ایسا گیانی قدرتی طور پر ہی صفات سے پرے ایسے صفات سے خالی ایشور کو مانتا اور یاد کرتا ہے۔ جسم کے ملاپ سے پیدا ہونے والے ان تینوں گنوں کو پار کر کے جیو، پیدائش، موت اور بڑھاپے کے دکھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ اور نجات حاصل کرتا ہے۔ ۲۰

ارجن نے کہا :- ہے مالک ان صفات کو تر جانے والا کن نشانات سے پہچانا جاتا ہے، اس کے چال چلن کیا ہوتے ہیں اور وہ تینوں صفات کو کس طرح پار کرتا ہے۔ ۲۱

ہے پانڈو پتر (ارجن) روشنی، ترغیب اور جھوٹی محبت کے ہو جانے پر جو دکھ نہیں مانتا۔ اور ان کے حاصل نہ ہونے پر ان کی خواہش نہیں کرتا علیحدگی پسند کی طرح جو ٹکا ہوا ہے۔ جیسے صفات اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتے۔ صفات اپنا کام کر رہی ہیں۔ یہ مان کر جو مستقل رہتا ہے، اور ادھر اُدھر نہیں ہوتا۔ جو سُکھ دُکھ میں یکساں رہتا ہے۔ ٹھیک حالت میں رہتا ہے۔ مٹی کا ڈھیلا، پتھر اور سونا یکساں دیکھتا ہے۔ پیاری اور جو پیاری نہیں۔ دونوں قسم کی اشیا کے حصول پر ایک سا رہتا ہے۔ اپنی غیبت یا تعریف جسے ایک سی ہے۔ ایسا عقلمند جسے عزت اور بے عزتی ایک جیسی ہے۔ جو دوستوں اور دشمنوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور جس نے سب آغازوں کو چھوڑ دیا ہے، وہ صفات سے پرے کہلاتا ہے۔

۲۲-۲۳-۲۴-۲۵

نوٹ :- ۲۲ سے ۲۵ شلوک تک یہ اکٹھا غور کرنا چاہیئے۔ روشنی، ترغیب اور جھوٹی محبت (پرکاش، پرورتی، موہ) پچھلے شلوک میں کہے کے مطابق ست رج اور تم کے سلسلہ وار نتائج یا نشان ہیں۔ یعنی جس نے صفات کو پار کر لیا ہے۔ اس پر ان نتائج کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ کہنے کا مطلب ہے۔

پتھر روشنی کی خواہش نہیں کرتا۔ نہ ہی ترغیب یا جہالت کی مخالفت کرتا ہے۔ اس کو بغیر خواہش کے شانتی ہے۔ اسے کوئی حرکت دیتا ہے، تو یہ اس کی مخالفت نہیں کرتا۔ حرکت دینے کے بعد اسے ٹکا کر رکھ دیتا ہے۔ اس سے حرکت کی ترغیب پیدا ہو گئی۔ موہ یا جڑپن مل گیا۔ اس خیال سے وہ دُکھی نہیں ہوتا۔ بلکہ تینوں حالتوں میں وہ یکساں رہتا ہے۔ پتھر اور صفات سے الگ انسان میں فرق یہ ہے کہ صفات سے الگ انسان میں علم اور احساس ہے۔ اور اس نے علم رکھتے ہوئے صفات کے نتائج کا تیاگ کیا ہے اور جڑ پتھر کی طرح بن گیا ہے۔ پتھر صفات کا یعنی قدرت کے کاموں کا شاہد ہے۔ لیکن فاعل نہیں ہے، ویسے ہی گیانی اس کا شاہد رہتا ہے، فاعل نہیں رہ جاتا۔ ایسے گیانی کے متعلق فرض کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ۲۳ ویں شلوک کے کہنے کے مطابق صفات اپنا کام کرتی ہیں ؛

یہ مانتا ہوا استقلال نہیں چھوڑتا، اور مستقل رہتا ہے۔ علیحدگی پسند بنا رہتا ہے۔ مضبوط رہتا ہے۔ اس حالت کو صفات میں محو ہم لوگ حوصلہ کے ساتھ صرف خیال میں ہی سمجھ سکتے ہیں۔ محسوس نہیں کر سکتے۔ لیکن اس خیال کو نظر میں رکھ کر ہم "میں" پن کو آہستہ آہستہ گھٹاتے جائیں۔ تو آخر میں صفات سے پرے کی حالت کے نزدیک پہنچکر اس کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ صفات سے پرے اپنی حالت کا احساس

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کرتا ہے۔ اس کا بیان نہیں کر سکتا۔ جو بیان کر سکتا ہے، وہ صفات سے پرے نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں "میں" پن موجود ہے۔ جیسے ست لوگ آسانی سے محسوس کر سکتے ہیں۔ وہ شانتی، روشنی اور گھبراہٹ یعنی کئی کاموں میں لگاؤ یعنی جڑتا یا موہ ہے۔ ستوگنی ہونا صفات سے پرے ہونے کے نزدیک ترین حالت ہے۔ ایسا گیتا میں جگہ جگہ پر صاف کیا ہے۔ اس لیئے سب انسانوں کی کوشش ستوگن کو ترقی دینے کی ہے اُسے صفات سے پرے ہونے کی حالت حاصل ہو جائے گی۔ یہ یقین رکھیئے۔

جو لامنقسم بھگتی یوگ کے ذریعے میری خدمت کرتا ہے، وہ ان صفات کو پار کر کے برہم رُوپ بننے لائق ہوتا ہے۔ ۲۶

اور برہم کی حالت میں ہی ہوں۔ ہمیشہ رہنے والے مکھش کی حالت میں ہوں۔ ویسے ہی قدیمی دھرم کی اور اعلےٰ کی حالت بھی میں ہی ہوں۔ ۲۷

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودّیا کے بیچ یوگ شاستر شری کرشن ارجن وارتالاپ کا گن تریے نام کا چودھواں ادھیائے ختم ہُوا ؛

پندرھواں ادھیائے

پرشوتم یوگ

شری بھگوان بولے :- اس طرح دُنیا کو دو طرح دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک جس کی جڑ اُوپر ہے، شاخیں نیچے ہیں۔ اور جس کے وید روپی پتے ہیں۔ ایسے پیپل کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شکل میں جو دُنیا کو دیکھتا ہے، وہ دید کا جاننے والا گیانی ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سنسار روپی درخت کی شاخ اُوپر نیچے پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں صفات ثلاثہ سے بڑھے ہوئے وشیوں کی شکل میں کونپلیں ہیں، اور وہ رشتے روح کو انسانی دنیا میں کرم کی زنجیر سے جکڑ دیتے ہیں۔ نہ تو اس درخت کی شکل جانی جا سکتی ہے، نہ اس کا آغاز، نہ انتہا اور نہ ٹھکانا، یہ دوسری طرح کا دنیا کا درخت ہے۔ اگرچہ اس نے جڑ تو برابر جمائی ہے۔ پھر بھی اُسے عدم تعاون روپی اوزار سے کاٹنا ہے۔ جس سے رُوح اس دُنیا میں پہنچے، جہاں سے اُسے لوٹنے کی ضرورت نہ رہے۔ ایسا کرنے کے لئے وہ متواتر اس شخصیتِ ازلی کی یاد کرے جس کی مایا کے ذریعہ یہ پُرانی ترغیب پھیلی ہوئی ہے۔ جنہوں نے عزت اور دنیاوی محبت کا خیال چھوڑ دیا ہے۔ جنہوں نے تعلقات سے پیدا ہونے والی بُرائیوں کو جیت لیا ہے۔ جو رُوح میں محو ہیں۔ جو وشیوں سے چھوٹ چکے ہیں۔ جنہیں رنج و راحت یکساں ہے۔ وہ گیانی لافانی درجہ کو حاصل کرتے ہیں۔ اس جگہ نہ تو سورج کو، نہ چاند کو اور نہ آگ کو روشنی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جہاں جانے کے بعد پھر لوٹنا نہیں پڑتا۔ وہ میرا نہایت اعلیٰ درجہ ہے۔

جانداروں میں میرا قدیمی عنصر روح کی شکل میں پرکرتی کی بنی پانچ اندریوں اور من کو کشش کرتا ہے۔ جب رُوح جسم کو اختیار کرتی ہے اور چھوڑتی ہے۔ تب جیسے ہوا بُو کو ساتھ لے کر گھوما کرتی ہے، ویسے ہی یہ روح بھی اندریوں کو ساتھ لیکر گھوما کرتی ہے۔ کان، آنکھ، کھال، زبان، ناک اور من کا سہارا لے کر رُوح وشیوں کا بھوگ کرتا ہے۔ جہالت میں پڑے ہُوئے اگیانی اس صفات والی رُوح کو چلتے۔ ٹھیرے رہتے اور بھوگتے ہُوئے پہچانتے نہیں۔ گیانی یہ پہچانتے ہیں۔ ریاضت کش اپنے اندر رہنے والی اس رُوح کو پہچانتے ہیں۔ لیکن جنہوں نے حالت غیر متبدل کی شکل میں یوگ حاصل نہیں کیا۔ وہ کوشش کرنے پر بھی اُسے نہیں پہچانتے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سُورج کی جو روشنی دُنیا کو روشن کرتی ہے، جو چاند میں ہے، جو آگ میں ہے۔ ان سب کو میرا نُور سمجھو۔ اپنی طاقت کے ذریعہ اجسام میں داخل ہو کر میں روحوں کو سہارا دیتے ہُوئے ہوں۔ رس پیدا کرنے والا سوم بن کر کل دوائیوں کی پرورش کرتا ہوں۔ جانداروں کے اجسام میں رہ کر ہضمہ کی آگ بنتا ہوں اور پران اپان ہواؤں کو یکساں کر کے چاروں طرح کا اناج ہضم کرتا ہوں۔ سب دلوں میں مَیں رہتا ہوں۔ میری وجہ سے ہی حافظہ ہے، علم ہے، اسکی نیستی ہے۔ سب ویدوں کے ذریعے جاننے لائق مَیں ہوں۔ ویدانت بھی مَیں ہوں۔ وید جاننے والا بھی مَیں ہوں ؛

کہہ سکتے ہیں کہ اس دنیا میں دو شخصیتیں ہیں۔ کھشر اور اکھشر یعنی فانی اور لافانی ان میں جو فانی ہیں۔ اور ان میں رہنے والا مَیں لافانی ہوں۔ اور اس سے آگے اعلےٰ شخصیت ہے، وہ پرماتما کہلاتا ہے۔ وہ لافانی ایشور تینوں لوکوں میں داخل ہو کر ان کی پرورش کرتا ہے۔ وہ ایشور بھی مَیں ہی ہوں۔ اس لئے مَیں کھشر اور اکھشر سے بھی اعلےٰ ہوں اور لوک اور وید میں پرشوتم رُوپ مشہور ہوں۔ اس طرح جو گیانی مجھے پرشوتم رُوپ میں پہچانتا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے۔ اور سب خیالات کے ذریعے میری ہی یاد کرتا ہے۔ ہے گناہوں سے بغیر ارجن، یہ نہایت پوشیدہ شاستر مَیں نے تمہیں کہا ہے۔ اسے جان کر انسان : انش مند بنتا ہے اور اپنے قابل پرستش کو پہچانتا ہے ؛

یرونا مندر - ۳۱ جنوری ۱۹۳۲ء

(۱۵)

اس ادھیائے میں کھشر (فنا ہونے والا) اور اکھشر (ناقابلِ فنا) سے پرے ایسا اپنا اوتم سروپ بھگوان نے سمجھایا ہے :-

شری بھگوان نے کہا: جس کی جڑ اُوپر ہے، جس کی شاخیں نیچے ہیں اور وید جس کے پتے ہیں۔ ایسے لافانی پیپل کے درخت کو عقلمند لوگوں نے بیان کیا ہے۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اُسے جو جانتے ہیں، وہ وید کے جاننے والے گیانی ہیں - ا

نوٹ: سنسکرت شو لفظ کے معنی آنے والا کل ہے۔ اس لئے اشوتھ کا مطلب ہے کل تک نہ ٹکنے والا۔ جلدی ناش ہونے والا سنسار ۔

سنسار میں ہر گھڑی تبدیلی ہوا کرتی ہے - اس لئے اس کا نام اشوتھ ہے۔ لیکن ایسی حالت میں وہ سدا رہنے والا ہے۔ اور اس کی جڑ اوپر یعنی ایشور ہے۔ اس لئے وہ لافانی ہے اس میں اگر وید یعنی دھرم کے پاک علم کے پتے نہ ہوں تو اس کی خوبصورتی نہیں رہتی۔ اس طرح سنسار کا ٹھیک ٹھیک گیان جسے ہے اور جو دھرم کو جاننے والا ہے، وہ گیانی ہے ۔

صفات کے چھپنے کی وجہ سے بڑھی ہوئی اور وشے کی کونپلوں والی اس اشوتھ (پیپل) کی ڈالیاں نیچے اوپر پھیلی ہوئی ہیں۔ اور کرموں میں جکڑنے والی اس کی جڑیں انسانی دنیا میں نیچے تک پھیلی ہوئی ہیں - ۲

نوٹ :- یہ دنیاوی درخت کا اگیانی نظر سے بیان ہے۔ اس کی اُوپر ایشور میں رہنے والی جڑ اگیانی نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ لذات کی خوبصورتی پر لٹو ہو کر تینوں صفات کے ذریعہ اس درخت کی پرورش کرتا ہے۔ اور انسانی دُنیا میں کرم کی زنجیروں میں جکڑا رہتا ہے ۔

اس کی اصلی ماہیت دیکھنے میں نہیں آتی - اس کا آخر نہیں ہے آغاز نہیں ہے، بقیاد نہیں ہے۔ خوب گہرائی تک گئی ہوئی جڑوں والے اس پیپل کے درخت کو بے صحبت کے مضبوط ہتھیار سے کاٹ کر انسان کو یہ دعا کرنی چاہیئے "جس سے قدیمی مرغوب یعنی مایا کو پھیلایا ہے۔ اس آدی پُرش یعنی ہستی اولین کی پناہ میں جاتا ہوں"۔ اور اس درجہ کی تلاش کرنی چاہیئے۔ کہ جسے حاصل کرنے والے کو پھر مرنے جینے کے چکر میں پڑنا نہیں پڑتا ۔ ۳ - ۴

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نوٹ :- علیحدگی سے مطلب ہے ناپل ورتی، ویراگ - جب تک انسان وشیوں سے عدم تعاون یا یہ ناپل ورتی نہ کرے - اس کی ترغیبات سے دور نہ رہے۔ تب تک وہ اُن میں پھنستا ہی رہے گا۔ وشیوں کے ساتھ کھیل کھیلنا اور ان سے اچھوت رہنا یہ ناممکن بات ہے۔ یہ اس شلوک کا مطلب ہے :

جس نے عزت اور جھوٹی محبت کو چھوڑ دیا ہے۔ جس نے پھنساوٹ سے پیدا ہونے والے عیبوں کو دور کیا ہے۔ جو آتما میں ہمیشہ محو ہے، جس کے وشے شانت ہو گئے ہیں۔ جو سکھ دکھ کے جھمیلوں سے آزاد ہے۔ وہ گیانی لافانی درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ ۵

وہاں سورج کو چاند کو یا آگ کو روشنی پھیلانے کا کام نہیں ہوتا۔ جہاں جانے والے کو پھر پیدا نہیں ہونا پڑتا، وہ میرا اعلےٰ درجہ ہے۔ ۶

میرا ہی قدیمی جز و جیولوک میں جیو ہو کر پرکرتی میں موجود پانچ اندریاں مع من کو کشش کرتا ہے۔ ۷

(جیو بنا ہوا یہ میرا جزو) ایشور جب شریر دھارن کرتا ہے یا چھوڑتا ہے، تب جس طرح ہوا اس پاس کے دائرہ میں سے خوشبو لے جاتی ہے ویسے ہی یہ من کے ساتھ اندریوں کو ساتھ لے جاتا ہے۔ ۸

اور وہ کان، آنکھ، کھال، زبان، ناک اور من کا سہارا لے کر وشیوں کا استعمال کرتا ہے۔ ۹

نوٹ :- یہاں سے وشے لفظ کا مطلب بُرے وشے نہیں ہے بلکہ ان اندریوں کے قدرتی کاروبار سے مطلب ہے۔ جیسے آنکھ کا وشے ہے دیکھنا - کان کا سننا، زبان کا ذائقہ لینا۔ یہ افعال جب وکار والے میراپن کے خیال والے ہوتے ہیں۔ تب بُرے اور قابل نفرت ٹھہرتے ہیں۔ جب وکار کے بنا یعنی میرا تیرا پن چھوڑ کر کئے جاتے ہیں تو وہ بے عیب ہیں۔ بچہ آنکھ سے دیکھتا ہے، ہاتھ سے چھوتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی وکار

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

یا بُرائی کا خیال پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے مندرجہ ذیل شلوکوں میں کہتے ہیں :۔

جسم کو چھوڑنے یا اس میں رہنے والے یا صفات کا سہارا لیکر کھیلنے والے
(اس جیو کی شکل میں ایشور) کو بے وقوف نہیں دیکھتے لیکن اہلِ بصیرت گیانی دیکھتے ہیں۔۱۰
ریاضت کش یوگی لوگ اپنے آپ میں ٹکے ہوئے (اس ایشور) کو دیکھتے ہیں۔
جنہوں نے آتما کو پاکیزہ نہیں بنایا۔ ایسے نادان لوگ کوشش کرتے ہوئے بھی اُسے
نہیں پہچان سکتے۔ ۱۱

نوٹ :۔ اس میں اور نویں ادھیائے میں بدچلن کی جو بات کہی گئی ہے۔ اس
میں اختلاف نہیں ہے۔ نہ کرنے والی آتما سے مطلب ہے۔ بغیر بھگتی کے اپنی مرضی
سے کام کرنے والا۔ بدچلن جو حلیمی کے ساتھ وشواش کر کے ایشور کو یاد کرتا ہے۔ اس
کی آتما پاکیزہ ہو جاتی ہے، اور ایشور کو پہچانتا ہے۔ جو یم نیم وغیرہ کی پرواہ نہ کر کے صرف
غور و فکر کے ذریعے ایشور کو پہچاننا چاہتے ہیں۔ وہ قوتِ احساس سے خالی رام سے
محروم رام کو نہیں پہچانتے ۔

سورج میں موجود روشنی جو ساری دُنیا کو روشن کرتی ہے، اور جو روشنی چاند
یا آگ میں موجود ہے، وہ میری ہی ہے؛ ایسا جان۔ ۱۲
مٹی میں داخل ہو کر اپنی طاقت سے مَیں جانداروں کو سہارا دیتا ہوں۔
اور امرت پیدا کرنے والا چاند بن کر سب جڑی بُوٹیوں کی پرورش کرتا ہوں۔ ۱۳

جانداروں کے جسم کا سہارا لے کر حرارتِ عزیزی بن کر سانس کی دونوں
قسم کی ہوا اندر جانیوالی اور باہر نکلنے والی کے ذریعے میں چار قسم کا اناج ہضم کرتا ہوں۔۱۴
سب کے دِلوں میں حاضر میرے ذریعے یادداشت اور علم اور اس کی نیستی ہوتی
ہے سب ویدوں کے ذریعے جاننے لائق مَیں ہی ہوں۔ ویدوں کا جاننے والا مَیں ہوں۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

اور ویدانت کا ظاہر کرنے والا بھی مَیں ہی ہُوں - ۱۵

اس دنیا میں کھشر یعنی فانی اَور اکھشر یعنی لافانی ایسی دو ہستیاں ہیں سبھی
بھُوت فانی ہیں اور ان میں سمایا ہُوا دل کی بات جاننے والا جو ہے۔ اُسے اکھشر
(عناصر) لافانی کہتے ہیں - ۱۶

اس کے بعد اُتم پُرش وہ اَور ہے - وہ پرماتما کہلاتا ہے - یہ تغیر نہ آنے
والا ایشور تینوں لوک میں داخل ہو کر اُن کی پرورش کرتا ہے - ۱۷

کیونکہ مَیں فانی سے پَرے اور لافانی سے بھی اعلےٰ ہوں - اس لئے وید اور
دُنیا میں پرشوتم نام سے مشہور ہوں - ۱۸

ہے بھارت - جھوٹی محبّت سے خالی ہو کر مجھ پرشوتم کو اس طرح جو جانتا ہے
وہ سب جانتا ہے، اور مکمّل طور پر میری یاد میں محو رہتا ہے - ۱۹

ہے پاپ سے خالی - پوشیدہ سے پوشیدہ علم مَیں نے تجھے بتلایا ہے - ہے
بھارت - اسے جان کر انسان عقلمند بنے اور اپنی زندگی کامیاب بنا دے - ۲۰

اوم تت سَت

اس طرح شریمد بھگوت گیتا رُوپی اُپنشد یعنی برہم ودّیا کے بیچ یوگ شاستر
کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا پرشوتم یوگ نام کا پندرھواں ادھیائے ختم ہُوا ۔

سولھواں ادھیائے

دیو اسر سپند وبھاگ یوگ

شری بھگوان کہتے ہیں - اَب مَیں تجھے دھرم میں لگانے والی اور دھرم میں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

پھنسانے والی ترغیبات میں فرق بتاتا ہوں۔ دھرم کی ترغیب کے متعلق تو بہت کچھ کہہ چکا ہوں۔ پھر بھی اس کی تعریف کئے ڈالتا ہوں جس میں دھرم کی ترغیب ہوتی ہے۔ اس میں سیلے خوفی، اندر کی صفائی، گیان، سکون، اندریوں پہ قابو، دان، یگیہ، شاستروں کا پڑھنا، تپ، سادگی، کسی کو ایذا نہ پہنچانا۔ صداقت، غصہ نہ ہونا، قربانی، شانتی، کسی کی چغلی نہ کھانا، سب جانداروں پر رحم، لالچ نہ ہونا، نرمی، قواعد کی پابندی، بھڑکتے نہ رہنا، رعب، معاف کر دینا، صبر و استقلال، اندر اور باہر سے طہارت، کسی کے ساتھ دھوکا نہ کرنا، غرور کا نہ ہونا، یہ سب صفات ہوتی ہیں۔

جس میں گناہوں کی ترغیب ہوتی ہے۔ اس میں جھوٹی نمائش، گھمنڈ، غرور، غصہ سختی اور جہالت پائی جاتی ہے۔ دھرم کی ترغیب انسان کو نجات کی طرف لے جاتی ہے۔ پاپ کی ترغیب اُسے قید میں ڈالتی ہے۔ ارجن تو تو دھرم کی ترغیب لیکر پیدا ہوا ہے۔

پاپ کی ترغیب تھوڑے میں کہوں گا جس سے لوگ آسانی سے اس کو چھوڑ دیں۔ پاپ کی ترغیب والا یہ نہیں جانتا۔ کہ کس میں من لگانا ہے، اور کس سے علیحدگی اختیار کرنی ہے۔ اُسے صاف، ناصاف اور سچ جھوٹ کا گیان نہیں ہوتا۔ اس کے چال چلن کا تو پھر ٹھکانہ ہی کیا۔ اس کے خیال میں دنیا جھوٹی اور بے بنیاد ہے، دنیا کا کوئی منتظم نہیں۔ مرد و عورت کا تعلق ہی اس کی دنیا ہے۔ یعنی اس میں وشے بھوگ کو چھوڑ کر اور کوئی خیال ہی نہیں ہوتا۔

ایسے رجحان والے کے کام خوفناک ہوتے ہیں، وہ کند فہم ہوتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے برے خیالات کو پکڑے رہتے ہیں۔ اور دنیا کی تباہی کی طرف ان کا رجحان ہوتا ہے۔ ان کی خواہشات کا خاتمہ ہی نہیں ہوتا۔ وہ جھوٹی نمائش، عزت کے خیال اور خودی میں مست رہتے ہیں۔

اس لئے ان کے تفکرات کا کبھی پار نہیں رہتا۔ انہیں روز نئے نئے بھوگوں کی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ضرورت ہوتی ہے، وہ سینکڑوں ہوائی قلعے بناتے ہیں، اور اپنی خواہشات کے پورا کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں تو وہ انصاف اور بے انصافی میں تمیز کرنا جانتے ہی نہیں ہیں ؛

آج یہ حاصل کیا، کل وہ دوسرا مل جائے گا۔ اس دشمن کو آج مارا، کل دوسروں کو ماروں گا میرے پاس زر و دولت ہے، کامیابی ہے، میرے برابر اور دوسرا کون ہے۔ شہرت حاصل کرنے کے لئے یگیہ کروں گا، دان دوں گا اور موج کروں گا۔ اس طرح من ہی من میں وہ پھولے پھرتے ہیں۔ اور آخر کار موہ جال میں پھنس کر نرک کا دکھ بھوگتے ہیں۔

یہ اسری لوگ اپنے گھمنڈ میں رہ کر دوسرے کی برائی کر کے ہر جگہ حاضر و ناظر ایشور سے عملی طور پر نفرت کرتے ہیں۔ اور اس لئے یہ بار بار اسری اجسام میں پیدا ہوا کرتے ہیں ؛

روح کو تباہ کرنیوالے اس نرک کے تین دروازے ہیں۔ شہوت نفسانی، غصہ اور لالچ سب لوگوں کو ان تینوں کو چھوڑ دینا چاہئے۔ ان کو چھوڑنے والے بھلائی کی راہ پر چلنے والے ہیں، اور وہ نہایت اعلےٰ درجہ حاصل کرتے ہیں ؛

جو ازلی اصولوں کی شکل میں شاستر گیان ہے۔ اسے جو چھوڑ کر اپنی ہی خواہش سے بھوگ میں لگے رہتے ہیں۔ وہ نہ تو خوشی حاصل کرتے ہیں۔ نہ بھلائی کی راہ پر چلنے سے جو شانتی ملتی ہے، اسے ہی بھوگ سکتے ہیں۔ اس لئے بھلے برے کاموں کا فیصلہ کرنے کے لئے تجربہ کار مہاتماؤں سے اٹل اصول جان لینے چاہئیں اور ان کے مطابق ہی عمل اور خیالات بنانے چاہئیں۔ پرودا منڈر۔ ۷ جنوری ۱۹۳۳ء

(۱۶)

اس ادھیائے میں دیوی اور اسری سمپت کا بیان ہے :۔

شری بھگوان نے کہا۔ ہے بھارت، بے خوفی، ضمیر کی پاکیزگی۔ گیان اور یوگ میں یقین، دان، ضبط، یگیہ سوادھیائے، تپ سادگی، کسی کو ایذا نہ دینا، سچائی،

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

غصّہ نہ کرنا۔ قربانی، شانتی، چغل خوری نہ کرنا۔ سب جانداروں پر رحم، لالچ نہ کرنا، نرمی اور مٹھاس حد میں رہنا، معاف کر دینا، استقلال، پاکیزگی، کسی کو دھوکا نہ دینا، عدم بے قراری، بغیر غرور کے ہونا۔ یہ سب صفات اُس میں ہوتے ہیں، جو دیوی سمپدا لے کر پیدا ہوا ہے۔ ۱۔ ۲۔ ۳

نوٹ:۔ دم کا مطلب حواس پر ضبط ہے۔ اسپیشن کسی کی چغلی نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ الولپتا کے معنی حرص کے بغیر ہونا ہے، عیاشی نہ ہونا ہے۔ تیج کے معنی ہر ایک نیچ رغبت کو دبانے کی زبردست خواہش ہے۔ اور دھ کے معنی کسی کا بُرا نہ چاہنا یا کرنا ہے:۔

پاکھنڈ، گھمنڈ، غرور، غصّہ، سخت کلامی، جہالت، (اسری سمپدا۔ دولت بدی) لے کر پیدا ہونے والے میں یہ سب باتیں ہوتی ہیں۔ ۴

نوٹ:۔ جو اپنے میں نہیں، وہ دکھانا پاکھنڈ یا دمبھ ہے۔ اسی کو ڈھونگ کہتے ہیں۔ درپ کے معنی بڑائی یا غرور کا خیال ہے اور پاڑشیہ کے معنی سختی ہے:۔

(دولت نیکی) دیوی سمپد مکتی کے دینے والی اور اسری سمپد زنجیر میں جکڑنے والی مانی گئی ہے۔ ہے پانڈو (ارجن) تو دُکھ مت کر۔ تو دیوی سمپد لیکر پیدا ہوا ہے۔ ۵

اس دنیا میں دو طرح کی خلقت ہے۔ نیک (دیوی) اور (اسری) نیک کا مفصل بیان کیا ہے۔ اب بد (اُسری) کا سُن۔ ۶

اُسر یا بد اخلاق لوگ کرنے لائق کیا ہے۔ اور نہ کرنے لائق کیا۔ یہ نہیں جانتے اُسی طرح نہ انہیں پاکیزگی کا، نہ چال چلن کا احساس ہوتا ہے۔ ۷

وہ کہتے ہیں، دنیا جھوٹی ہے، اس کا کوئی سہارا نہیں۔ نہ ہی کوئی ایشور ہے صرف نر مادہ کے ملنے سے بنی ہے۔ اس میں سوائے عیاشی کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔ ۸

ڈراؤنے کام کرنے والے، کند فہم، بُرے لوگ [illegible] متفرق خلقت

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کے دشمن اُس کے فنا کرنے کے لئے بڑھتے ہیں - ۹

شانت نہ ہونے والی خواہشات سے بھرا ہُوا پاکھنڈی، متکبر، مستی میں اندھا ہُوا ہُوا - نامبارک فیصلے والا - جہالت کی وجہ سے بُری خواہشات میں پڑ کر بُرائیوں میں پھنس جاتا ہے - ۱۰

تاقیامت ختم نہ ہونے والا بے پایاں تفکرات کا سہارا لے کر عیاش آدمی جو عیش و عشرت اور لذات ہی سب کچھ ہیں - ایسا مان لیتا ہے، اور سینکڑوں اُمیدوں کے دام میں پھنسا ہُوا شہوت پرست غصے والا، لذات حاصل کرنے کے لئے بے انصافی کے ساتھ دولت جمع کرنا چاہتے ہیں - ۱۱ - ۱۲

آج مَیں نے یہ پایا - یہ خواہش اب پُوری کروں گا - اِتنی دولت میرے پاس ہے - اِتنی اور میری ہو جاوے گی - اُس دشمن کو تو مار لیا - دوسرے کو بھی مار دوں گا - مَیں سب چیزوں کا مالک ہوں - سب عیش و عشرت کے سامان موجود ہیں - جو چاہوں وہ کر سکتا ہوں، طاقت ور ہوں، سبھی راحتیں مجھے میسر ہیں - مَیں با اقبال ہوں، خاندانی ہوں - میرے برابر دُوسرا کون ہے - مَیں یگیہ کروں گا، دان دُوں گا - آنند لوٹوں گا - ایسا جہالت سے اندھے ہُوئے ہوئے لوگ مانتے ہیں، اور بے شمار توہمات میں پھنسے ہُوئے جھوٹی محبت کے جال میں پڑے ہُوئے لذات کے حاصل کرنے میں مست ہُوئے ہُوئے قعرِ جہنم میں گرتے ہیں - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶

اپنے کو بڑا ماننے والے اکڑ خان، دولت اور عزت کے نشہ میں پھنسے ہُوئے یہ لوگ نمائشی اور بے قاعدہ برائے نام ہی یگیہ کرتے ہیں - ۱۷

اہنکار، طاقت، گھمنڈ، شہوت اور غصے کا سہارا لے کر چغلی کھانیوالے اور ان میں اندر دوسروں میں رہنے والا جو مَیں ہُوں - اس سے نفرت کرنیوالے ہیں - ۱۸

ان نیچ دشمنی کرنے والوں، دوسروں کو بے فائدہ ستانے والیاں اور گرے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہوئے اِنسانوں کو مَیں اِس دُنیا کے نہایت ہی بُرے اجسام میں ہی بار بار ڈالتا ہوں ۔ ۱۹

ہے کنتی کے پتر، کبھی جنم تک بُرے اجسام پا کر اور مجھے نہ حاصل کر کے یہ نادان لوگ اس سے بُری حالت کو پہنچتے ہیں ۔ ۲۰

آتما کا ناش کرنے والا، دوزخ کا یہ تین قسم کا دروازہ ہے، شہوت، غصّہ اور لالچ اس لئے اِنسان کو ان تینوں کو چھوڑ دینا چاہیئے ۔ ۲۱

ہے کنتی کے پتر - اس تین قسم کے دوزخ کے دروازے سے دُور رہنے والا آدمی آتما کی بھلائی کے کام کرتا ہے - اور اس سے پرم گتی کو پاتا ہے ۔ ۲۲

جو اِنسان شاستر کے بتائے راستے کو چھوڑ کر من مانے طور پر عیش و عشرت میں محو ہو جاتا ہے، وہ نہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے، نہ راحت حاصل کرتا ہے، اور نہ مکتی ہی پاتا ہے ۔ ۲۳

نوٹ :- شاستر کے راستے کا مطلب مذہبی مانے جانے والی کتابوں میں بتلائے ہوئے بیشمار کام نہیں - بلکہ عقلمند سنجیدہ عالم باعمل بزرگوں کا دکھایا ہوا خود ضبطی کا راستہ ہے ۔

اس لئے بھلے اور بُرے کام کا فیصلہ کرنے میں شاستر کی بات فیصلہ کُن ماننی چاہیئے - شاستر کا راستہ کیا ہے - یہ جان کر یہاں تجھے کرم کرنا مناسب ہے ۔ ۲۴

نوٹ :- جو اوپر بتلایا جا چکا ہے، وہی مطلب شاستر کا یہاں بھی ہے - سب کو اپنے اپنے تو اعتقاد کر من مانی نہ کرنی چاہیئے، بلکہ دھرم کے پوری طرح جاننے والے کی بات کو ہی سچا ماننا چاہیئے - یہ اس شلوک کا مطلب ہے ۔

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اپنشد یعنی برہم ودیا کے یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ وِبھاگ یوگ نام کا سولھواں ادھیائے ختم ہوا ۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سترھواں ادھیائے

شردھاترے وبھاگ یوگ

ارجن پوچھتے ہیں، جو ظاہری آداب و قواعد کو چھوڑ کر لیکن شردھا کے ساتھ خدمت کرتے ہیں۔ ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ بھگوان جواب دیتے ہیں، شردھا تین طرح کی ہوتی ہے۔ ساتوک، راجسی اور تامسی جیسے جس کی شردھا ہوتی ہے۔ ویسے وہ بنتا ہے۔ ساتوک لوگ، دیوتاؤں کی۔ راجسی یکھش راکھشوں کی اور تامس بھوت پریت کی پرستش کرتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانا جا سکتا۔ کہ کس کی شردھا کیسی ہے۔ اس کے لئے یہ معلوم کرنا چاہیئے کہ اُس کی خوراک کیسی ہے، تپ کیسا ہے، دان کیسا ہے، یگیہ کیسا ہے، اور ان سب کی بھی تین قسمیں ہیں، وہ بھی کہے دیتا ہوں:۔

جس خوراک سے عمر، پاکیزگی، طاقت، تندرستی، خوشی اور پھرتی بڑھتی ہے وہ ساتوک ہے، جو تیز، کھٹی، چٹ پٹی اور گرم ہوتی ہے، وہ راجس ہے۔ اور اس سے دکھ اور بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو پکا ہوا باسی کھانا ہے، جو بدبودار، جھوٹھا اور کسی طرح سے ناپاک ہوتا ہے۔ اُسے تامس سمجھ۔

جس یگیہ کے کرتے پھل کی خواہش نہیں، جو فرض کی ادائیگی کے خیال سے مس میں ہو کر کیا جائے، وہ ساتوک ہے۔ جس میں پھل کی آشا ہے، اور نمائش کا بھی خیال ہے۔ اُسے راجس یگیہ سمجھ، جس میں کوئی قاعدہ نہیں، کچھ پیدا نہیں، کوئی منتر نہیں، کوئی قربانی نہیں، وہ یگیہ تامسی ہے۔ جس میں مہاتماؤں کی پوجا ہے۔ پاکیزگی ہے۔ برہمچریہ ہے۔ دوسروں کو دکھ نہ دیا جائے، وہ جسمانی تپ ہے۔ صداقت سے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

بھرپور پیار سے بھلا کرنے والے: بچن اور دھرم گرنتھوں کا پڑھنا، زبان کا تپ، من کی خوشی، شانتی، خاموشی، من کو قابو میں رکھنا، نیک خیالات۔ یہ من کا تپ ہے۔ جو غیر متبادل خیال سے پھل کی خواہش چھوڑ کر اس طرح کا جسمانی، زبانی یا مانسک تپ کرتا ہے۔ اس کا تپ ساتوک کہلاتا ہے، جو تپ عزت کے خیال سے نمائشی طور پر کیا جائے جس سے جسم میں رہنے والی روح کو بے فائدہ تکلیف ہو، وہ تپ تامسی ہے۔

دینا چاہیے۔ اس لئے پھل کی خواہش کے بغیر دیش، کال، پاتر دیکھ کر دیا ہوا دان ساتوک ہے۔ جس میں بدلے کی اُمید ہے، اور جسے دیتے ہوئے جھجک ہوتی ہے۔ وہ دان راجسی ہے۔ دیش، کال وغیرہ کا خیال کئے بغیر نرادر یا بے عزتی سے دیا ہوا دان تامسی ہے۔

ویدوں میں برہما کا ذکر "اوم تت ست" روپ میں کیا ہے۔ اس لئے شردھالو لوگ یگیہ، دان، تپ وغیرہ یہ بول کر کیا کریں۔ اوم یعنی یک حرفی برہم، تت یعنی وہ ست یعنی ست سروپ کلیان سروپ ہے۔ یعنی ایشور ایک ہے، وہی ہے، وہی ستیہ ہے، وہی کلیان کرنے والا ہے۔ جو اس طرح کا خیال رکھ کر عقل خدا داد سے یگیہ وغیرہ کرتا ہے۔ اس کی شردھا ساتوکی ہے۔ اور وہ ظاہری قواعد کو جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے کبھی خدا کے نام پر اس سمجھ سے قواعد کے برخلاف کبھی کچھ کرتا ہے۔ تو وہ بھی بےگناہ ہے۔ لیکن جو کرم نذر خدا اس سمجھ سے نہیں کئے جاتے۔ وہ شردھا کے بغیر بلائے جاتے ہیں۔ اور اس لئے اسَت ہیں۔

یرودا مندر۔ ۱۴ فروری ۱۹۳۲ء

(۱۸)

شاستر یعنی بزرگوں کے چال چلن کو قابل تقلید ماننا چاہیے۔ یہ سن کر ارجن کو

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

شک ہوا کہ جو بزرگوں کے چال چلن کی تقلید نہ کر سکے۔ لیکن شردھا سے کام کرے اسکی کیسی حالت ہوتی ہے۔ اس کا جواب دینے کی اس ادھیائے میں کوشش کی گئی ہے لیکن بزرگوں کی تقلید کا چراغ رہ چھوڑ دینے سے شردھا میں کتنی خطرات کا امکان بتلا کر بھگوان نے سمجھا کہ مانا ہے اور اس لئے شردھا اور اسکے سہارے پر کئے ہوئے یگیہ، تپ، دان وغیرہ کے صفات کے مطابق تین حصے کر کے دکھائے ہیں اور اوم تت ست کی بزرگی کے گیت گائے ہیں:

ارجن نے کہا:۔ ہے بھگوان، شاستر کے احکام یعنی بزرگوں کے کلام کی تقلید کی پرواہ نہ کر کے جو صرف شردھا سے ہی پوجا وغیرہ کرتے ہیں۔ ان کی حالت کیسی ہوتی ہے۔ ساتوک، راجسی یا تامسی۔ ۱

شری بھگوان نے کہا۔ انسان میں فطرتاً تین قسم کی شردھا یعنی ساتوکی۔ راجسی اور پھر تامسی ہوتی ہے۔ یہ توشن۔ ۲

ہے بھارت۔ سب کی شردھا اپنی عادات کے مطابق ہوتی ہے۔ آدمی کو کچھ نہ کچھ شردھا تو ہوتی ہے۔ جیسے اس کی شردھا ہوتی ہے۔ ویسے وہ ہوتا ہے۔ ۳

ساتوک لوگ دیوتاؤں کو یاد کرتے ہیں۔ راجسی لوگ یکھشوں اور راکھشسوں کا خیال کرتے ہیں۔ اور تامسی لوگ بھوت، پریت وغیرہ کی پوجا کرتے ہیں۔ ۴

پاکھنڈ اور غرور والے، شہوت اور محبت کی طاقت سے کشش کئے گئے جو لوگ شاستر کے احکام کے برخلاف بڑا تپ کرتے ہیں۔ وہ نادان لوگ جسم میں موجود عناصر خمسہ (پانچ بھوتوں) اور دل میں رہنے والے مجھ کو بھی تکلیف پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اسری نشچے والا (بدی میں یقین رکھتے ہوئے حیان) ۵-۶

خوراک بھی تین طرح کی پیاری لگتی ہے۔ اس طرح یگیہ، تپ اور دان (بھی تین قسم سے پیارا ہوتا ہے) اس کی یہ تقسیم توشن:

عمر، نیکی، طاقت، صحت، خوشی اور خواہش بڑھانے والے رس دار،

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

چکنے طاقت دینے والے اور دل پسند کھانے ساتوک لوگوں کو اچھے لگتے ہیں۔ ۸
تیز، کھٹے، کھاری، بہت گرم، چٹ پٹے، روکھے، جلن پیدا کرنے والے کھانے راجسی لوگوں کو پیارے لگتے ہیں۔ اور وہ رنج افسوس اور بیماری پیدا کرنے والے ہوتے ہیں۔ ۹

پھر پھرے، پڑا ہوا، بے ذائقہ، بدبودار، باسی، جوٹھا اور ناپاک کھانا تامس لوگوں کو اچھا لگتا ہے۔ ۱۰

جس میں معاوضے کی خواہش نہیں ہوتی۔ جو حسب قاعدہ اپنا فرض سمجھ کر دل لگا کر یگیہ ہوتا ہے، وہ یگیہ ساتوک ہے۔ ۱۱

ہے بھرت کے خاندان میں اعلیٰ جو معاوضے کے لئے اور پاکھنڈ سے کیا جاتا ہے۔ اس یگیہ کو راجسی جان۔ ۱۲

جس کا کوئی قاعدہ نہیں ہے۔ اناج کی پیدائش نہیں ہے، منتر نہیں ہے قربانی نہیں ہے، شردھا نہیں ہے۔ اس یگیہ کو عقلمند لوگ تامس یگیہ کہتے ہیں۔ ۱۳

دیوتا، برہمن، گورو اور گیانی کی پوجا، صفائی، سادگی، برہمچرج، کسی کو ایذا نہ پہنچانا، جسمانی ریاضت (تپ) کہلاتی ہے۔ ۱۴

کسی کے دل کو نہ دکھاوے، ایسی سچی اور پیاری اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے والی، نیز دھرم پستکوں کا پڑھنا۔ یہ زبان کا تپ (ریاضت) کہلاتا ہے۔ ۱۵

من کی خوشی، شانتی، خاموشی، خود ضبطی، خیالات کی پاکیزگی۔ یہ من کا تپ کہلاتا ہے۔ ۱۶

سب میں یکساں نظر رکھنے والے انسان جب معاوضے کی خواہش چھوڑ کر بڑی شردھا کے ساتھ یہ تین قسم کا تپ کرتے ہیں۔ تب عقلمند لوگ اسے ساتوک تپ کہتے ہیں۔ ۱۷

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

جو عزت بڑائی اور پوجا کے لئے نمائشی طور پر ہوتا ہے - وہ غیر مستقل اور غیر یقینی تپ راجس کہلاتا ہے - ۱۸

جو تپ تکلیف اُٹھا کر ہٹ دھرمی سے یا دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے - وہ تامس تپ کہلاتا ہے - ۱۹

دینا چاہیے ایسا سمجھ کر معاوضہ کی خواہش کئے بغیر جگہ، وقت اور قابلیت جانچکر جو دان کیا جاتا ہے، وہ ساتوک دان کہا گیا ہے - ۲۰

جو دان معاوضہ لینے کے لئے یا کسی اور نتیجے کا خیال کر کے اور دکھ کے ساتھ دیا جاتا ہے، وہ راجسی دان کہا گیا ہے - ۲۱

جگہ، وقت اور قابلیت کا خیال کئے بغیر، عزت کے بغیر اور بے عزتی کیساتھ جو دان دیا جائے، وہ تامسی کہلاتا ہے - ۲۲

برہما کا بیان اوم تت ست - ست اس طرح تین طرح سے کیا گیا ہے اور اس کے ذریعہ زمانہ قدیم میں برہمن، وید اور یگیہ بنائے گئے - ۲۳

اس لئے برہم وادی اوم کا ورد کر کے دان اور تپ کے کرم قاعدے کے مطابق کرتے ہیں - ۲۴

اور طالبان نجات تت کا ورد کر کے کھپل کی اُمید رکھے بغیر یگیہ، تپ اور دان وغیرہ کئی قسم کے کام کرتے ہیں - ۲۵

صداقت اور بھلائی کے لئے ست کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور ہے پارتھ بھلے کاموں میں بھی ست کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے - ۲۶

یگیہ، تپ اور دان میں استقلال کو بھی ست کہتے ہیں - تت کے لئے ہی کرم ہے - ایسا ارادہ بھی ست کہلاتا ہے - ۲۷

نوٹ :- مندرجہ بالا تین شلوکوں کا مطلب یہ تھا - کہ ہر ایک کام نذرِ خدا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کرکے ہی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ ادم ہی ست ہے۔ سچ ہے۔ اس کی نذر کیا ہوا کرم بارآور ہوتا ہے ؞

ہے پارتھ۔ جو یگیہ، دان، تپ یا دوسرا کام شردھا کے بغیر ہوتا ہے۔ وہ است کہلاتا ہے۔ وہ نہ تو یہاں کے کام کا ہے، اور نہ پرلوک کے کام کا۔ ۲۸

ادم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودّیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا شردھا ترے وبھاگ یوگ نام کا سترھواں ادھیائے ختم ہوا ؞

اٹھارھواں ادھیائے

سنیاس یوگ

پچھلے سترھویں ادھیائے کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد ارجن کے من میں اور بھی شک رہ جاتا ہے۔ کیونکہ گیتا کا سنیاس اُسے موجودہ سنیاس سے علیحدہ معلوم ہوتا ہے۔ کیا تیاگ اور سنیاس دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اس شک کو رفع کرتے ہوئے بھگوان اس آخری ادھیائے میں گیتا کی تعلیم کا نچوڑ دے دیتے ہیں، کئی ایک کرم خواہشات سے بھرپور ہوتے ہیں۔ کئی طرح کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے انسان کوشش کرتا ہے۔ وہ خواہش کام ہیں۔ دوسرے ضروری اور قدرتی کرم ہیں۔ جیسے سانس لینا۔ جسم کی حفاظت کے لئے جتنا ضروری ہو۔ اتنا ہی کھانا، پینا، پہننا

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

سونا، بیٹھنا وغیرہ تیسرے کرم حصول نجات کیلئے کرم ہیں۔ ان میں سے خواہش کرموں کو چھوڑ دینا گیتا کا سنیاس ہے۔ اور سبھی کرموں کا پھل تیاگ گیتا کی نظر میں قابل عزت تیاگ ہے۔ یہ چاہے کہا جائے کہ سبھی کرموں میں تھوڑی بہت برائی تو رہتی ہے۔ پھر بھی یگیہ یعنی رفاہِ عام کے کام کے لئے کئے گئے کاموں کا تیاگ نہیں کیا جاتا۔ یگیہ میں دان اور تپ ملے رہتے ہیں لیکن پرمارتھ میں بھی کھساوٹ موہ نہ ہونا چاہیئے۔ نہیں تو اس میں برائی گھس جانے کا امکان ہے :

موہ کے بس کرم کا تیاگ کرنا تامسی تیاگ ہے۔ جسم کو تکلیف ہوگی۔ یہ سمجھ کر کیا گیا تیاگ راجسی ہے۔ لیکن جو خدمت کا کام پھل کی خواہش نہ رکھ کر ادا کرنا چاہیے۔ اس لئے ایسے خیال سے کیا جاتا ہے، وہی سچا ساتوک تیاگ ہے یعنی اس تیاگ میں سبھی کرموں کا تیاگ نہیں ہے۔ بلکہ فرض کی ادائیگی کے لئے کئے ہوئے کام کے پھل کا تیاگ ہے اور دوسرے یعنی خواہش کرموں کا تو تیاگ ہے ہی۔ ایسے تیاگی کے دل میں شکوک اٹھتے ہی نہیں۔ اس کا خیال پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ آسانی یا مشکل کا خیال نہیں کرتا :

جو کرموں کے پھل کا تیاگ نہیں کرتے، انہیں تو اچھے برے پھل بھوگنے ہی پڑتے ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ قید میں رہا کرتے ہیں۔ جس نے پھل تیاگ کیا ہے، وہ قید سے آزاد ہوتا ہے :

اور کرم کی محبت کیا؟ یہ تکبر کہ میں کرتا ہوں۔ جھوٹا ہے۔ سبھی کاموں کی کامیابی کے لئے پانچ وجوہات ہوتی ہیں۔ جگہ، فاعل، ذریعہ، عمل اور ان سب کے ہوتے ہوئے بھی آخری قسمت :

یہ سمجھ کر انسان کو غرور چھوڑ دینا چاہیئے اور جو خودی کو چھوڑ کر کرم کرتا ہے۔ اس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے، وہ کرتے ہوئے بھی نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کرم لئے جکڑتا نہیں۔ ایسے منکسر مزاج ناچیز بنے ہوئے انسان کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ مارتے ہوئے بھی نہیں مارتا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا، کہ کوئی بھی انسان ناچیز ہو کر بھی مردم آزاری کرے اور بے لگاؤ رہے۔ کیونکہ منکسر مزاج آدمی کو دوسروں کو ایذا پہنچانے کا مطلب ہی نہیں رہتا ؟

کرم کی ترغیب میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ گیان یعنی علم، جاننے لائق اور جاننے والا۔ ان کے تین انگ ہوتے ہیں۔ اندریاں، فعل اور فاعل کیا کرتا ہے۔ یہ جاننے لائق ہے۔ اس کا طریقہ گیان ہے، اور اسے جاننے والا پرسی گیاتا یعنی جاننے ہارا ہے ؟

اس طرح ترغیب ہونے کے بعد جو کرم ہوتے ہیں۔ ان میں اندریاں موجب ہوتی ہیں۔ جو کرتا ہے وہ فعل ہے اور اسے کرنے والا فاعل ہے۔ اس طرح سے عمل کی پیدائش ہوتی ہے۔ جس سے ہم سب جانداروں میں ایک ہی خیال سے دیکھیں یعنی سب کچھ علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتے ہوئے بھی عمیق غور و فکر سے ایک ہی لگے، وہ سب ساتوک گیان ہے ؟

اس کے برخلاف جو الگ الگ نظر آتا ہے، وہ الگ ہی معلوم ہو۔ تو وہ راجس گیان ہے۔ اور جہاں کچھ پتہ ہی نہیں چلتا اور سب کچھ بلا وجہ ملاوٹ والا یا کھچڑی معلوم ہوتا ہے۔ وہ تامس گیان ہے ؟

گیان کی طرح کرم کی تقسیم بھی کی جا سکتی ہے۔ جہاں پھل کی خواہش نہیں، محبت اور نفرت نہیں، وہ کرم ساتوک ہے۔ جہاں بھوگ کی خواہش ہے۔ میں کرتا ہوں۔ ایسا غرور ہے اور اسی وجہ سے اندھا دھند ہے، وہ راجسی کرم ہے۔ جہاں نہ نتیجے کا نہ نقصان کا نہ کسی کو دکھ دینے کا اور نہ طاقت کا خیال ہے اور جو جہالت سے کیا جاتا ہے، وہ تامس ہے ؟

کرم کی طرح کرتا کو بھی تین طرح کا سمجھو۔ اگرچہ کرم کو پہچاننے کے بعد کرتا کو پہچاننے میں مشکل ہو ہی نہیں سکتی۔ ساتوک کرتا وہ ہے، جسے راگ نہیں، خودی نہیں اور پھر بھی جس میں مضبوطی ہے، جرأت ہے اور اس پر بھی جسے بھلے برے پھل کے لئے رنج و راحت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نہیں راجس کرتا ہیں راگ ہوتا ہے، لوبھ ہوتا ہے، خوشی غمی تو ہوتی ہی ہے تو پھر کرم پھل کی خواہش کی تو بات ہی کیا، اور جو بد انتظام ہیں، سست ہیں، ضدی ہیں، خراب ہیں، کاہل ہیں، مختصراً نا تربیت یافتہ ہیں، وہ تامس کرتے ہیں ؛

عقل، حوصلہ اور سکھ کی بھی علیحدہ علیحدہ قسموں کو جان لینا اچھا ہے ؛

ساتوک عقل، رجحان، نفرت، بگاڑنا، بنانا، خوف بے خوفی، قید، آزادی وغیرہ میں اچھی طرح تمیز کرتی اور جانتی ہے۔ راجسی بدھی یہ تمیز کرتی تو ہے۔ لیکن اکثر جھوٹی اور اُلٹی تمیز کرتی ہے۔ اور تامسی عقل تو دھرم کو ادھرم مانتی اور سب کچھ اُلٹا ہی دیکھتی ہے ؛

حوصلہ یعنی استقلال کسی بھی چیز کو حاصل کر کے اس میں ڈٹے رہنے کی طاقت۔ یہ طاقت کم و بیش مقدار میں سب میں ہے۔ اگر نہ ہو، تو دُنیا ایک پل بھر بھی قائم نہ رہ سکے تو جس میں من پران اور اندریوں کے فعل میں یکسانیت ہے، برابری ہے، پکا یقین ہے۔ وہ دھیرج ہے۔ جس کے ذریعے انسان دھرم ارتھ اور کام کو پھل کی خواہش کے ساتھ اختیار کرتا ہے، وہ دھیرتی یا دھیرج راجسی ہے۔ جو دھیرج انسان کو نیند، خوف، رنج، مایوسی، تکبر وغیرہ چھوڑنے نہیں دیتی، وہ تامسی ہے ؛

ساتوک سُکھ وہ ہے جس میں دُکھ کا احساس نہیں۔ جو آغاز میں چاہے زہر کی طرح معلوم ہو، لیکن ہم جانتے ہیں، کہ انجام میں وہی امرت کی طرح ہوگا۔ جس میں آتما خوش رہتی ہے۔ وشے بھوگ میں جو شروع میں میٹھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بعد میں زہر سا بن جاتا ہے۔ وہ راجس سُکھ ہے۔ اور جس میں صرف بے ہوشی، سُستی اور نیند ہی رہتے ہیں۔ وہ تامس سکھ ہے ؛

اس طرح ہر ایک چیز کے تین حصے کیے جا سکتے ہیں۔ برہمن وغیرہ چاروں ذاتیں بھی تین صفات کی کمی بیشی کی وجہ سے بنی ہیں، برہمن کے کرم میں شانتی اندریوں کو قابو میں رکھنا۔ تپ، صفائی، معاف کر دینا، سیدھا پن، گیان، احساس اور ایشور میں وشواس ہونا چاہیئے۔ کھشتری میں بہادری، رُعب، حوصلہ، چالاکی، لڑائی میں پیچھے نہ ہٹنا، دان

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

انتظام، سلطنت کی طاقت ہونی چاہیئے، کھیتی، گئو رکھشا۔ تجارت، دلیش کا اور خدمت شودر کا کام ہے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں، کہ ایک دوسرے کی صفات ایک دوسرے میں ہوتی ہی نہ ہوں یا ان صفات کو بڑھانے کا ایک دوسرے کا حق ہی نہ ہو۔ بلکہ اوپر دیئے گئے صفات یا کرم کے مطابق اس اس ذات کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ اگر ہر ایک ذات کے صفات اور کرموں کو پہچانا جائے تو ایک دوسرے کے بیچ میں نفرت کا خیال پیدا نہ ہو، اور نہ ہی نقصان پہنچانے والی حسد ہی پیدا ہو۔ یہاں اونچ نیچ کے خیال کو جگہ نہیں۔ لیکن اگر سب اپنے سوبھاؤ کے مطابق نشکام بھاؤ سے اپنے کرم کیا کریں، تو وہ اُن اُن کرموں کو کر کے نجات کے حقدار بنتے ہیں۔ اس لئے کہا بھی ہے کہ دوسرے کا دھرم چاہے آسان معلوم ہوتا ہو؛ اور اپنا دھرم خشک اور بیکار جان پڑتا ہو تو بھی اپنا دھرم اچھا ہے۔ ممکن ہے کہ سوبھاؤ سے پیدا شدہ کرم میں پاپ نہ ہو۔ کیونکہ اس میں تشنکا منا کی حفاظت ہوتی ہے۔ دوسرے کی چیز کی خواہش کرنے میں ہی کامنا آ جاتی ہے۔ نہیں تو جس طرح سب جگہ آگ میں دھواں ہے۔ اسی طرح سب کرموں میں بُرائی تو ہے ہی۔ لیکن سوبھاؤ سے حاصل شدہ کرم پھل کی خواہش کے بغیر کیا جائے۔ تو کرم کا دوش نہیں لگتا۔

اور اس طرح جو اپنے دھرم کا پالن کرتے ہوئے پاکیزہ بنا ہے۔ جس نے من کو بس میں رکھا ہوا ہے جس نے پانچوں وشیوں کا تیاگ کیا ہے۔ جس نے محبت اور نفرت کو جیت لیا ہے۔ جو گوشہ نشین یعنی دھیان میں محو رہ سکتا ہے، جو تھوڑا کھا کر من بچن اور جسم کو قابو میں رکھتا ہے۔ متواتر ایشور کے دھیان میں لگا رہتا ہے جس نے خودی، کام، کرودھ ضرورت سے زیادہ زر و دولت وغیرہ فراہم کرنا چھوڑ دیا ہے وہ شانت یوگی برہم بھاؤ کو پانے لائق ہے۔ ایسا انسان سب کے ساتھ برابری کے خیال سے برتاؤ کرتا ہے اور شادی غمی نہیں کرتا۔ ایسا بھگت ایشور

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

تو کو ٹھیک ٹھیک پہچانتا ہے، اور ایشور میں محو رہتا ہے۔ اس طرح جو ایشور کا سہارا پکڑتا ہے، وہ امرت پد حاصل کرتا ہے۔ اس لیئے بھگوان کہتے ہیں کہ سب کچھ میری نذر کر، مجھ میں من لگا۔ اور خوب سوچ وچار کر، مجھ میں چت پرو دے۔ ایسا کرے گا، تو ساری الجھنوں سے پار ہو جائے گا۔ لیکن اگر خودی کا خیال نہ رکھ کر میری بات نہ سُنے گا، تو وناش کو پراپت ہو گا۔ مطلب کی بات تو یہ ہے کہ سب بکھیڑوں کو چھوڑ کر میرا ہی دامن پکڑ، جس سے تو پاپ سے چھوٹ جائے گا۔ جو تپ نہیں کرتا، بھگت نہیں، جسے سُننے کی خواہش نہیں ہے اور جو مجھ سے الگ رہنا چاہتا ہے، اُسے یہ گیان نہ بتلانا۔ لیکن یہ نہایت پوشیدہ علم جو میرے بھگتوں کو دے گا۔ وہ میری بھگتی کرنے کی وجہ سے ضرور مجھے حاصل کرے گا۔

آخر میں سنجے دھرت راشٹر سے کہتا ہے:۔ جہاں یوگیشور کرشن ہے، جہاں دھنش دھاری ارجن ہے، وہاں دھن دولت ہے، فتح ہے، سب سامان ہیں۔ اور مضبوط اخلاق ہے۔

یہاں کرشن کو یوگیشور لفظ سے موصوف کیا ہے جس سے اس کا ہر زمانے کے لیئے مطلب پاکیزہ گیان ہوتا ہے اور دھنش دھاری ارجن کہہ کر یہ بات بتائی گئی ہے کہ جہاں ایسا گیان کے مطابق آزمودہ عمل ہے۔ وہاں اعلیٰ اخلاق کے مطابق دلی خواہش حاصل ہوتی ہے۔

یرودا مندر۔ ۱۲ر فروری ۱۹۳۲ء

(۱۸)

یہ ادھیائے نتیجہ کی شکل میں مانا جا سکتا ہے، اس کا اور ساری گیتا کا ہی مول منتر یہ کہا جا سکتا ہے: "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری پناہ لے۔" یہ سچا سنیاس ہے۔ لیکن سب دھرموں کے تیاگ سے مطلب سب کاموں کا تیاگ نہیں ہے۔ پروپکار

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

کے کاموں میں بھی جو سب سے اعلےٰ ہوں۔ انہیں ایشور کی بھینٹ کرنا اور معاوضہ کی خواہش کا چھوڑ دینا یہ پورا تیاگ یا سنیاس ہے ۔

ارجن نے کہا :- ہے لمبے لمبے بازوؤں والے رشی کیش ہے کیشی کے قاتل سنیاس اور تیاگ کا الگ الگ بھید میں جانتا چاہتا ہوں ۔ ۱

شری بھگوان نے کہا :- قابلِ خواہشات (خواہشات کے پیدا ہوئے) کاموں کے تیاگ کا گیانی سنیاس کے نام سے جانتے ہیں۔ کُل کاموں کے معاوضے کے خیال کو چھوڑ دینے کو عقلمند آدمی تیاگ کہتے ہیں ۔ ۲

بے شمار غور و فکر کرنے والے انسان کہتے ہیں۔ کہ سبھی کام جن میں بُرائی کی آمیزش ہو۔ چھوڑ دینے چاہئیں۔ دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ یگیہ دان اور تپ کے کام چھوڑنے لائق نہیں ہیں ۔ ۳

ہے ارجن ۔ اس تیاگ کے متعلق میرا فیصلہ سُن ۔ ہے بہادر انسان تیاگ تین طرح کا بیان کیا گیا ہے ۔ ۴

یگیہ ۔ دان اور تپ کے کام چھوڑنے لائق نہیں ہیں، بلکہ کرنے کے لئے ہیں۔ یگیہ ۔ دان اور تپ باتمیز انسان کو پاکیزہ کرنے والے ہیں ۔ ۵

ہے پارتھ ۔ یہ کام بھی لپٹاؤ اور معاوضہ کے خیال کو چھوڑ کر ہی کرنے چاہئیں۔ ایسا میرا پختہ اور اعلےٰ مقصد ہے ۔ ۶

مقررہ کام کو چھوڑ دینا مناسب نہیں ہے ۔ دھوکے میں پڑ کر اگر اس کو چھوڑ دیا جائے تو وہ قربانی تامسی سمجھی جاتی ہے ۔ ۷

رنجیدہ اور جسمانی تکلیف کے ڈر سے جو کام چھوڑا جاتا ہے، وہ راجسی قربانی ہے۔ اور اس سے اُسے قربانی کا پھل نہیں ملتا ۔ ۸

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے ارجن! کرنا چاہیئے۔ اس سمجھ سے جو مقررہ کام لگاؤ اور معاوضہ کے خیال کو چھوڑ کر کیا جاتا ہے۔ وہ قربانی ہی سچی قربانی مانی گئی ہے۔ ۹

شک وشبہ سے بالاتر، پاکیزہ خیالات والا تیاگی اور عقلمند مشکلات پیدا کرنے والے کام سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور آسانی سے ہونے والے کام میں لگاؤ نہیں رکھتا ۔ ۱۰

کاموں کو بالکل چھوڑ دینا کسی جاندار کے لئے ممکن نہیں ہے۔ لیکن جو کام کے معاوضہ کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے، وہی تیاگی کہلاتا ہے ۔ ۱۱

تیاگ نہ کرنے والے کے کرم کا پھل دوسرے اوقات تین قسم کا ہوتا ہے۔ بُرا بھلا اور ملا جُلا، جو تیاگی سنیاسی ہے، اُسے کبھی نہیں ہوتا ۔ ۱۲

ہے لمبے لمبے بازوؤں والے ارجن۔ سبھی کاموں میں کامیابی کے حصول کے لئے سانکھ شاستر میں پانچ وجوہات دی گئی ہیں۔ وہ مجھ سے سُن ۔ ۱۳

وہ پانچ یہ ہیں۔ قابلیت (کشیتر) فاعل مختلف ذرائع۔ مختلف افعال اور پانچویں قسمت ۔ ۱۴

جسم، زبان اور من سے جو کوئی بھی کام انسان دھرم کے مطابق یا برخلاف کرتا ہے۔ اس میں یہ پانچ وجوہات ہوتی ہیں۔ ۱۵

ایسا ہونے پر بھی عقل سلیم نہ ہونے کی وجہ سے جو اپنے ہی کو فاعل مانتا ہے بے وقوف کچھ نہیں سمجھتا ہے۔ ۱۶

جس میں غرور کے خیال نہیں ہیں۔ جس کی عقل آلودگی سے پاک ہے۔ وہ اس دُنیا کو مارتے ہوئے بھی نہیں مارتا۔ نہ بندھن میں پڑتا ہے ۔ ۱۷

نوٹ: سرسری طور سے پڑھنے پر یہ شلوک انسانوں کو غلطی میں ڈالنے والا ہے۔ گیتا کے کئی شلوک فرضی آدرشی کے سہارے پر ہیں۔ اس کا ہوبہو نمونہ دنیا میں نہیں

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

حل سکتا۔ اور کام چلانے کے لئے بھی اسی طرح اقلیدس میں فرضی اشکال کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دھرم کے کاموں کے لئے بھی ہے۔ اس لئے اس شلوک کے معنی اس طرح کئے جا سکتے ہیں جس کی "میں" جاتی رہی، اور جس کی عقل میں ذرا بھی میل نہیں ہے۔ وہ بھلے ہی ساری دُنیا کو مار ڈالے۔ ایسا کہہ سکتے ہیں ———— لیکن جس میں "میں" نہیں ہے اُسے جسم ہی نہیں ہے۔ جس کی عقل بالکل پاکیزہ ہے، وہ ترکال درشی ہے۔ ایسا شخص تو صرف ایک بھگوان ہے، وہ کرتے ہوئے بھی نہ کرنے والا ہے۔ مارتے ہوئے بھی ایذا دہندہ نہیں ہے۔ اس لئے انسانوں کے سامنے تو ایک نہ مارنے کا اور علم تقلید بزرگان کا ہی راستہ ہے ؀

کرم کی ترغیب میں تین باتیں موجود ہیں۔ علم جاننے لائق اور جاننے والا کرم کے حصے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ اندریاں۔ فعل اور فاعل۔ ۱۸

نوٹ:۔ اس میں خیال اور عمل کی یگانگت ہے۔ پہلے انسان کرنے لائق کرم (جاننے لائق) اس کا طریقہ (علم) جانتا ہے۔ جاننے والا بنتا ہے۔ اس کرم کی ترغیب کے بعد وہ اندریوں (ذریعہ) کے ذریعے کرم کا کرنے والا بنتا ہے۔ یہ کرم سنگرہ ہے ؀

گیان، کرم اور کرنے والا صفات کی تقسیم کے مطابق تین قسم کے ہیں۔ شمار صفات میں ان کا جیسا بیان کیا جاتا ہے، ویسا سُن۔ ۱۹

جس کے ذریعہ انسان جملہ عناصر میں ایک ہی لافانی خیال اور اختلاف میں اتحاد کو دیکھتا ہے۔ اُسے سچا گیان سمجھ۔ ۲۰

مختلف (دیکھنے میں) ہونے کی وجہ سے سب عناصر میں جس کے ذریعے انسان الگ الگ منقسم خیالات کو دیکھتا ہے۔ اس گیان کو راجسی جان۔ ۲۱

جو پھنساؤ میں نہیں آتا، اور غرور سے خالی ہے جس میں مضبوطی اور جرأت

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہے۔ جو کامیابی اور ناکامیابی میں خوش اور رنجیدہ نہیں ہوتا، وہ نیک ساتوک (فاعل) کہلاتا ہے۔ ۲۶

جو پھنسا ہؤا ہے۔ معاوضہ کی خواہش رکھتا ہے۔ لالچی ہے۔ دوسروں کو ایذا پہنچانے والا ہے۔ دل کا میلا ہے۔ رنج و راحت میں مبتلا ہے۔ وہ راجسی فاعل کہلاتا ہے۔ ۲۷

جو غیر مستقل، ناتراشیدہ، فضول، ضدی، سُست، اینچ، رنجیدہ خاطر اور سُست الوجود ہے، وہ تامسی فاعل ہے۔ ۲۸

ہے ارجن۔ عقل اور استقلال کی صفت کے مطابق مکمل اور الگ الگ تین صفتیں بتلاتا ہوں۔ وہ سُن۔ ۲۹

جھکاؤ، بچاؤ، عدم فعل، خوف، بے خوفی، پھنساؤ اور نجات کا فرق جو عقل جانتی ہے، وہ ساتوک عقل ہے۔ ۳۰

جو عقل، دھرم، ادھرم اور کارج اور اکارج کی تمیز نامناسب طور پر کرتی ہے۔ وہ عقل ہے، پارتھ راجسی ہے۔ ۳۱

ہے پارتھ جو عقل تاریکی سے گھری ہوئی ہے۔ ادھرم کو دھرم مانتی ہے اور سب باتیں اُلٹی ہی دیکھتی ہے، وہ تامسی ہے۔ ۳۲

جس ایک نشٹھ (صرف ایک میں قائم) دھیرج سے انسان من۔ سانس اور اندریوں کے کاموں کو یکساں طور پر کرتا ہے۔ اس دھیرج کو ہے پارتھ ساتوک دھیرج سمجھ۔ ۳۳

ہے پارتھ۔ جس دھیرج سے انسان معاوضہ کا خواہشمند ہو کر دھرم کام اور رتھ لگاؤ کے ساتھ کرتا ہے، وہ دھیرج راجسی ہے۔ ۳۴

جس دھیرج سے کم فہم انسان، نیند، خوف، ناامیدی، رنج اور نشہ چھوڑ

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

نہیں سکتا۔ وہ ہے پارتھ تامسی دھیریہ ہے۔ ۳۵

ہے پارتھ۔ اب تین قسم کے سکھ کا بیان مجھ سے سُن جس کی مشق سے انسان خوش رہتا ہے۔ جس سے رنج کا خاتمہ ہوتا ہے۔ جو شروع میں زہر کی طرح لگتا ہے۔ اور آخر میں امرت کی طرح ہوتا ہے۔ جو آتم گیان کی خوشی سے حاصل ہوتا ہے، وہ ساتوک سُکھ کہلاتا ہے۔

وِشے اور اندریوں کے میل سے جو شروع میں امرت کی طرح معلوم ہوتا ہے، وہ سُکھ راجسی کہا گیا ہے۔ ۳۸

جو شروع اور آخر میں بے ہوش کرنے والا ہے، اور نیند، سُستی اور وہم سے پیدا ہوتا ہے، وہ تامسی سکھ ہے۔ ۳۹

زمین پر یا دیوتاؤں کے پاس سورگ میں کوئی چیز ایسی نہیں، جو قدرت سے پیدا ہوئے، ان تین گنوں سے آزاد ہو۔ ۴۰

ہے دشمنوں کو ستانے والے ارجن۔ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر کے کرموں کی کبھی بے شمار عادات سے پیدا شدہ صفات کی وجہ سے تقسیم ہو گئی۔ ۴۱

شانتی، خود ضبطی، تپ، صفائی، کھشما، سادگی، گیان، احساس، ایشور پرستی۔ یہ برہمن کے قدرتی کرم ہیں۔ ۴۲

بہادری، رعب اور استقلال، چالاکی، لڑائی، پیٹھ نہ دکھانا، دان، حکومت یہ کھشتری کے قدرتی کرم ہیں۔ کھیتی، گئووں کی پرورش، تجارت یہ ویش کے قدرتی کرم ہیں اور شودر کا قدرتی کام خدمت ہے۔ ۴۴ — اپنے اپنے کام میں لگا رہ کر انسان نجات حاصل کرتا ہے۔ اپنے کرم میں لگا ہوا انسان کس طرح نجات حاصل کرتا ہے۔ اسے سُن۔ ۴۵

جس کے ذریعے جانداروں کو کام میں لگنے کی خواہش ہوتی ہے، اور جس کے ذریعے سب کچھ ہو رہا ہے۔ جو انسان اپنے افعال سے اس کی یاد کرتا ہے، وہ نجات حاصل کرتا ہے۔ ۴۶

CC-0. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

دُوسرے کا دھرم اچھا ہونے پر اس کی نسبت اُپنا دھرم چاہے وہ صفات سے خالی ہے۔ اچھا ہے۔ قدرت کے مطابق کام کرنے والے انسان کو پاپ نہیں لگتا۔ ۴۷

نوٹ:۔ اپنا دھرم اس کا مطلب ہے۔ اُپنا فرض، گیتا کی تعلیم کا مرکز کرموں کے پھل کا تیاگ ہے۔ اور اپنے فرض کی نسبت زیادہ اچھا کام ڈھونڈنے پر پھل تیاگ کی جگہ نہیں رہتی۔ اس لئے اپنے دھرم کو اعلیٰ بتایا گیا ہے۔ سب دھرموں کا پھل ان کے پالن میں آجاتا ہے ؛

ہے کُنتی کے پتر۔ قدرت سے حاصل شدہ کام چاہے اس میں نقائص ہوں۔ پھر بھی نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ جس طرح آگ کے ساتھ دُھواں ہے۔ اُسی طرح سب کاموں کے ساتھ نقائص موجود ہیں۔ ۴۸

جس نے سب جگہ سے لگاؤ کو ہٹا لیا ہے۔ جس نے خواہشات کو چھوڑ دیا ہے۔ جس نے من کو جیت لیا ہے، وہ سنیاس کے ذریعے نشکام کرم کی شکل میں سب سے بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ ۴۹

ہے کُنتی کے پتر۔ کامیابی ہونے پر انسان برہم کو کس طرح حاصل کرتا ہے۔ اُسے مجھ سے اختصار کے طور پر سُن۔ گیان کی آخری حد وہی ہے۔ ۵۰

جس کی عقل پاکیزہ ہو گئی ہے۔ ایسا یوگی استقلال کے ساتھ اپنے کو قابو میں کر کے شبد وغیرہ ترغیبات کو چھوڑ کر نفرت اور محبّت کا خیال دُور کر کے علیحدگی اختیار کرنے، کھانے مقدار تھوڑی رکھ کر زبان جسم اور من کو قابو میں رکھ کر دھیان یوگ میں ہمیشہ لگا رہ۔ ویراگ کا سہارا لئے ہُوئے، گھمنڈ، طاقت کا خیال، غرور، شہوت غصّہ اور دھن اکٹھا کرنے کے خیال کو چھوڑ کر کے شانتی کے ساتھ برہم بھاؤ کو پانے لائق ہوتا ہے۔ ۵۱-۵۲-۵۳

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

برہم بھاؤ کو پائے ہوئے خوش دل انسان نہ تو رنجیدہ خاطر ہوتا ہے اور نہ کچھ چاہتا ہے۔ سب جانداروں میں ایک سی نظر رکھ کر میری پرم بھگتی کو پاتا ہے۔ ۵۴

میں کیسا اور کون ہوں۔ اسے بھگتی کے ذریعے وہ ٹھیک ٹھیک جانتا ہے۔ اور اس طرح مجھے ٹھیک ٹھیک جان کر مجھ میں داخل ہوتا ہے۔ ۵۵

میرا سہارا لینے والا سدا سب کرم کرتا ہوا بھی میری مہربانی سے سدا رہنے والا اور فنا نہ ہونے والے درجے کو پاتا ہے۔ ۵۶

من سے سب کرموں کو میری نذر کرکے مجھ میں محو ہو کر تمیز اور عقل کا سہارا لے کر لگاتار مجھ میں دل لگا۔ ۵۷

مجھ میں دل لگانے پر مشکلات کے سب پہاڑ میری مہربانی سے پار کر جاویگا لیکن اگر غرور کے بس میں ہو کر میری نہ سنے گا، تو فنا ہو جاوے گا۔ ۵۸

غرور کے بس میں ہو کر "میں لڑائی نہیں کروں گا" ایسا تو مانتا ہو، تو یہ تیرا خیال جھوٹا ہے۔ تیری فطرت ہی تجھے زبردستی اس طرف گھسیٹ کر لے جاوے گی۔ ۵۹

ہے کنتی کے پتر۔ فطرت سے پیدا شدہ اپنے کرم سے مجبور ہونے کی وجہ سے تو جو دھوکے میں پڑ کر نہیں کرنا چاہتا۔ مجبوراً کرے گا۔ ۶۰

ہے ارجن۔ ایشور سب جانداروں کے دل میں رہتا ہے اور اپنی مایا کی طاقت سے چاک پر چڑھے ہوئے گھڑے کی طرح چکر گھماتا ہے۔ ۶۱

ہے بھارت، تو سب طرح سے اس کی شرن لے۔ اسکی مہربانی سے نہایت پرسکون درجہ نجات کو حاصل کرے گا۔ ۶۲

اس طرح خفیہ سے خفیہ گیان میں نے تجھے بتلایا ہے۔ اس سب پر اچھی طرح غور کرکے جو تجھے اچھا لگے وہ کر۔ ۶۳

اور سب سے پوشیدہ ایسی میری بات سن، تو مجھے بہت پیارا ہے۔ اس لئے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

میں تجھے تیرے بھلے کی بات کہوں گا۔ ۶۴

مجھ سے لگن لگا، میرا بھگت بن، میرے لئے یگیہ کر، مجھے پرنام کر، تو مجھے ہی حاصل کرے گا۔ یہ میرا سچا عہد ہے تو مجھے پیارا ہے۔ ۶۵

سب دھرموں کو چھوڑ کر ایک میری ہی شرن لے۔ میں تجھے سب پاپوں سے چھڑاؤں گا۔ افسوس مت کر۔ ۶۶

جو تپسوی نہیں ہے، جو بھگت نہیں ہے، جو سننا نہیں چاہتا ہے اور جو مجھ سے نفرت کرتا ہے، اُسے یہ گیان تو کبھی نہ کہنا۔ ۶۷

لیکن یہ نہایت پوشیدہ گیان جو میرے بھگتوں کو دے گا، وہ میری پرم بھگتی کرنے کی وجہ سے بلاشک و شبہ مجھے ہی حاصل کرے گا۔ ۶۸

اس سے بڑھ کر انسانوں میں میرا کوئی زیادہ پیارا خادم نہیں ہے اور اس زمین پر اس کی نسبت مجھے کوئی زیادہ پیارا ہونے والا بھی نہیں ہے۔ ۶۹

ہماری اس دھرم کی بات کا جو مطالعہ کرے گا، وہ مجھے گیان یگیہ کے ذریعہ یاد کرے گا۔ ایسا میرا مت ہے۔ ۷۰

اور جو انسان نفرت سے خالی ہو کر یقین کے ساتھ صرف سُنے گا، وہ بھی نجات حاصل کرکے، جہاں نیک لوگ بستے ہیں۔ اس سے بھلے لوک کو حاصل کرے گا۔ ۷۱

نوٹ:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس نے اس گیان کو محسوس کیا ہے، وہی اسے دوسرے کو دے سکتا ہے۔ ٹھیک ٹھیک بول کر با معنی سُنا جانے والوں کے لئے یہ دونوں شلوک نہیں ہیں۔

ہے پارتھ۔ یہ تُو نے یک دل ہو کر سُنا۔ ہے ارجن اس نادانی کی وجہ سے جو تجھے وہم ہُوا تھا۔ کیا وہ جاتا رہا ہے۔ ۷۲

ارجن نے کہا۔ ہے لافانی۔ آپ کی مہربانی سے میرا وہم دُور ہو گیا ہے۔ مجھے

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

ہوش آگئی ہے شکوک رفع ہوگئے ہیں - اس لئے میں ٹھیک حالت میں آگیا ہوں - آپ کا کہا ہوا کروں گا - ۷۳

سنجے نے کہا - اس طرح واسدیو اور مہاتما ارجن کی یہ بات چیت جو نہایت عجیب اور رونگٹے کھڑے کرنے والی تھی - میں نے سُنی - ۷۴

ویاس جی کی مہربانی سے یوگیشور کرشن کی زبان مبارک سے نکلا ہوا یہ پوشیدہ اور نہایت اعلےٰ یوگ سُنا - ۷۵

ہے راجن کیشو (کرشن) اور ارجن کی اس عجیب اور پاکیزہ بات چیت کو یاد کرکے میں بار بار خوش ہوتا ہوں - ۷۶

ہے راجن - ہری کے اس انوکھے روپ کو یاد کرکے میں بہت حیران ہوتا ہوں اور بار بار خوش رہتا ہوں - ۷۷

جہاں یوگیشور کرشن ہے، جہاں تیر انداز ارجن ہے، وہاں شری ہے، فتح ہے، دھن دولت ہے اور اعلےٰ مضبوط اخلاق ہے - ایسا میرا کہنا ہے - ۷۸

نوٹ :- یوگیشور کرشن سے مطلب ہے محسوس شدہ گیان اور تیر انداز ارجن سے مُراد ہے - اس کی تقلید میں کئے جانے والا فعل ہے - ان دونوں کا اتفاق جہاں ہو، وہ سنجے کے کہے ہوئے کے سوا دوسرا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے ؟

اوم تت ست

اس طرح شریمد بھگوت گیتا روپی اُپنشد یعنی برہم ودیا کے بیچ یوگ شاستر کے شری کرشن ارجن وارتالاپ کا سنیاس یوگ نام کا اٹھارہواں ادھیائے ختم ہُوا ۔

باہتمام سوم پرکاش ساہنی پروپرائیٹر لاجپت رائے اینڈ سنز بک سیلرز اُردو بازار دہلی
در مطبع محبوب المطابع پریس اردو بازار دہلی چھپا ۔

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative

Vinay Avasthi Sahib Bhuvan Vani Trust Donations

افسانوی ادب

پردۂ مجاز .. .. پریم چند .. .. ناول .. ۶/-

غبن .. .. .. پریم چند .. .. ناول .. ۵/-

کربلا .. .. .. پریم چند .. .. ڈرامہ - ۳/-

خواب و خیال .. پریم چند .. .. افسانے ۲/۸/-

رُوٹھی رانی .. .. پریم چند .. .. ڈرامہ ۱/۴/-

سولہ سنگار .. .. سُدرشن .. افسانے .. ۴/-

ثمر .. .. اے۔ آر۔ خاتون ناول ۲/۴/-

نرم گرم .. کنہیا لال کپور .. مزاح و طنز ۲/۸/-

بال و پر .. کنہیا لال کپور .. مزاح و طنز ۳/-

شاہراہِ زندگی۔ مترجمہ ام شرپ کوشل۔ نفسیات ۱/۱۲/-

پریت کے گیت - الطاف مشہدی۔ گیت ۲/۴/-

مذاہب اور انسانیت۔ ہربال ایم اے ۳/۸/-

کامیابی کی کنجی - شوبرت لال ورمن۔ نفسیات ۱/-

پبلشرز:- لاجپت رائے اینڈ سنز

اردو بازار۔ دلّی

CC-O. Nanaji Deshmukh Library, BJP, Jammu. An eGangotri Initiative